تحقیقات
خواص المفردات
المعروف
خواص الاشیاء
حصہ دوم غذی (مکمل)
LIKE US ON
facebook
Tibbi Books for
Atiba Karam
مصنفہ و مرتبہ
حکیم محمد یٰسین زبدۃ الحکما
شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی
یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دنیاپور ضلع لودھراں

حکیم سخی محمد رضاء

www.facebook.com/tibbi.books/

تحقیقات

خواص المفردات

حصہ دوم غدی مکمل

اس کتاب میں ان تمام اشیاء کے تفصیلی افعال و اثرات اور خواص و فوائد بیان کئے گئے ہیں جو جگر و غدد کے فعل میں تحریک و تیزی پیدا کرتی ہیں۔ ان اشیاء کے افعال و اثرات قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں اس خوبی سے تحریر کئے ہیں کہ صرف ایک بار کے مطالعہ سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں جس سے معالج علم الادویہ پر مکمل دسترس حاصل کر کے بلند مقام پیدا کر لیتا ہے۔

مصنفہ و مرتبہ

حکیم محمد یسین زبدۃ الحکماء

سرپرست تحریک تجدید طب رجسٹرڈ پاکستان

یٰسین طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیاپور

نام کتاب ——— تحقیقات خواص المفردات حصہ دوم غدی

نام مصنف ——— زبدۃ الحکما حکیم محمد یٰسین دنیا پوری

بار اوّل ——— نومبر ۱۹۹۵ء

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— یٰسین طبی کتب خانہ دنیاپور ضلع لودہراں۔

صفحات ——— ۳۴۴

قیمت ——— مبلغ ۱۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک،

بار دوم ——— اگست ۱۹۹۸

ملنے کا پتہ

۱۔ یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دنیاپور ضلع لودہراں فون 06518/2773

۲۔ یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد

معنون

میں اپنی اس علمی وفنی کوشش کو جو خالص صداقت کے تحت قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں اپنے استاد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انکے مشن کی تکمیل کیلئے کی گئی ہے تاکہ احیائے فن اور تجدید طب کا سلسلہ قائم رہے اور قارئین خواص المفردات کی صحیح حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔

اپنے محسن استاد گرامی عالی جناب حکیم انقلاب المعالج الحاج دوست محمد صابر ملتانی بانی تحریک تجدید طب وموجد قانون مفرد اعضاء کے اسم گرامی پر نہایت عقیدت کے ساتھ معنون کرتا ہوں۔

خادم فن

حکیم محمد یٰسین زبدۃ الحکماء دنیاپوری

میرا مطب
مع
علم العلاج

از حکیم محمد یٰسین و حکیم محمد شریف دنیا پوری

کا ساتواں ایڈیشن ترمیم کے ساتھ شائع ہوگیا ہے کتاب خریدتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں تاکہ بعد میں پریشانی کا سامنا نہ ہو

☆ میرا مطب کا نیا ایڈیشن 475 صفحات پر مشتمل ہے

☆ سرورق خوبصورت سبز رنگ میں شائع کیا گیا ہے

☆ صفحہ 4 سے 8 صفحہ تک صفحات اور عبارت کا تسلسل صحیح چلتا ہے کہ نہیں

☆ کتاب کے آخر میں صفحہ 422 سے 475 تک نئے مضامین ضمیمہ کی صورت میں شامل کئے گئے ہیں

قارئین سے دوبارہ التماس ہے ک وہ کتاب خریدتے وقت مندرجہ بالا باتوں کا خاص خیال رکھیں ورنہ استعمال شدہ کتاب واپس یا تبدیل نہ ہوگی البتہ یٰسین دواخانہ سے بزریعہ ڈاک منگوائی جانے والی کتاب خریدار کی عدم موجودگی کی وجہ سے متزکرہ کی بیشی کا ادارہ خود ذمہ دار ہوگا اس کے علاوہ حکیم محمد یٰسین دنیا پوری کی دیگر کتب خریدتے وقت بھی یہ اطمینان ضرور کرلیں کہ یہ کتاب ادارہ یٰسین طبی کتب خانہ کی شائع کردہ ہے

مینیجر یٰسین طبّی کتب خانہ دنیا پور

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

مع بیاض یٰسین

مصنفہ الحاج حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب الحاج صابر ملتانی

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی" غدی اور اعصابی امراض و علامات کی الگ الگ تشریح و توضیح کے بعد ہر ایک کی تحریک مزاج نبض تشخیص اور موثر علاج درج کیا گیا ہے کتاب کے آخر میں یقینی و بے خطا مجربات بھی دیئے گئے ہیں جنہیں بالا عضاء بے خوف و خطر استعمال کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب اپنی انفرادیت کے اعتبار سے واقعی منفرد ہو گئی ہے

علم الامراض اور تشخیص و تجویز علاج کی رو سے یہ کتاب زرد جواہرات میں تولنے کے قابل ہے

صفحات 1328 کاغذ سفید قیمت مجلد 300 روپے علاوہ محصول ڈاک

☆ یٰسین طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

☆ یٰسین طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں فون 2773-06518

سوانح حیات صابر ملتانی

مصنفہ حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

مجدد طب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کی وفات کے بعد آپ کی سوانح حیات آپ کے ابتدائی شاگرد حکیم محمد یٰسین دنیا پوری نے انتہائی آسان انداز میں تحریر کی جس میں آپ کے مکمل حالات زندگی آپ کی تحقیقات نظریہ مفرد اعضاء کا پس منظر اس سلسلے میں آپ کو درپیش مسائل اور آپ کے مختلف اجتماعات سے خطابات لکھے گئے ہیں کتاب کو مفید و وثر بنانے کے لئے آپ کے مجربات اور خواص المفردات بھی شامل کئے گئے ہیں جو آپ نے اپنے قلم سے تحریر کئے تھے

کتاب خریدتے وقت اطمینان کرلیں کہ یہ کتاب 352 صفحات پر مشتمل ہے کیونکہ بعض کتابوں میں صفحات کم رہ گئے ہیں لہٰذا اگر آپ کے پاس کم صفحات والی کتاب چلی گئی ہو تو واپس کرکے نئی لے لیں

قیمت 65 روپے علاوہ محصول ڈاک

ناشر و ملنے کا پتہ

یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں

یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل لاہور

تحقیقات تشریح اعضائے انسان

مصنفہ حکیم محمد یاسین دنیا پوری شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

اس کتاب میں تشریح اعضائے انسان کی ابتدا اعضاء سے نہیں کی گئی بلکہ پہلے کیفیات اور ان کے افعال و اثرات بیان کئے گئے ہیں پھر کیفیات کی بستہ صورت کو ارکان کا نام دے کر آگے پانی آگ اور مٹی کی حقیقت بیان کی گئی ہے جب یہی ارکان (اغزیہ ادویہ) اخلاط کی شکل اختیار کرتے ہیں تو صفراء سودا بلغم اور الحاقی مادہ کہلاتے ہیں اور جب یہی اخلاط بستہ صورت اختیار کر لیتے ہیں تو مفرد اعضاء غدد اعصاب ہڈی اور عضلات بن جاتے ہیں اور جب یہ اعضاء مل کر کام کرتے ہیں تو حضرت انسان وجود میں آجاتا ہے اس کے بعد مفرد اعضاء کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد قانون مفرد اعضاء کی اصطلاحات تحریک تحلیل اور تسکین کے تحت بالا عضاء پیش کئے گئے ہیں اور یہی اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ اس میں ایک حیاتی مفرد اعضاء کی تیزی کے دوسرے حیاتی اعضاء پر جو اثرات پڑتے ہیں وہ بیان کئے گئے ہیں مثلاً جگر کی تیزی کے اثرات قلب و عضلات اور دماغ و اعصاب پر کیا پڑتے ہیں اس طرح حضرت انسان کی ایسی لطیف اور دقیق تشریح کی ہے جس کو آج تک کسی مصنف نے بیان نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے صرف ایک بار مطالعہ سے ہی کیفیات سے اعضاء تک کی حقیقت ماہیت طالب علم کو ذہن نشین ہو جاتی ہے

اس کے علاوہ کتاب کو مفید اور موثر بنانے کے لئے بے شمار صحیح اور پر اسرار حقائق پیش کئے گئے ہیں

قیمت 75 روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ (1) یاسین دواخانہ دنیا پور ضلع لودھراں

(2) یاسین دواخانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

فہرست

اُردو، ہندی، فارسی، عربی نام بترتیب حروف تہجی

ابہال = ہشو بیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میری انتھک کوشش سے خواص المفردات حصہ اوّل عضلاتی ادویہ، حصہ دوم غدی ادویہ اور حصہ سوم اعصابی ادویہ کی ماہیت حقیقت، مقدار خوراک، مزاج اور افعال و اثرات، خواص و فوائد پر لکھنے اور مکمل کرنے کی توفیق فرمائی۔

اس حصہ دوم غدی خواص الادویہ سے پہلے خواص الادویہ عضلاتی جو حصہ اوّل کے نام سے مشہور ہے اور خواص الادویہ حصہ سوم جس میں اعصابی ادویہ اغذیہ پر مفصل بحث کی گئی ہے شائع ہو چکے ہیں

قارئین قانون مفرد اعضاء نے انھیں بے حد مفید پاتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ خواص الادویہ حصہ دوم کے شائع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو چکی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت ہم نے جو خواص المفردات شائع کی ہیں وہ ان حیاتی اعضاء کے نام سے شائع کی گئی ہیں جن حیاتی مفرد اعضاء کو وہ کیمیاوی و مشینی طور پر تیز کرتی ہیں

مثلاً پہلا حصہ عضلاتی ادویہ پر مشتمل ہے اور یہ ادویہ محرک قلب و عضلات ہیں چونکہ قلب و عضلات کے دو افعال ہیں اور کیمیاوی دوم مشینی قانون مفرد

اعضائیں کیمیاوی تحریک سے مراد ایسی اغذیہ ادویہ ہیں جو مزاجاً خشک سرد ہیں اور خون میں خلط سودا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں روکتی ہیں مثلاً ہلیلہ بلیلہ، لسی، دہی، ماملے کنوں فولاد وغیرہ ایسی ادویہ اغذیہ ہیں جو خلط سودا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روکتی ہیں۔ انہیں قانون مفرد اعضا میں عضلاتی اعصابی محرک کہتے ہیں۔ خواص المفردات کے عضلاتی اعصابی حصہ یا باب میں اس قسم کی تمام اغذیہ ادویہ یکجا کر کے افعال واثرات خواص وفوائد لکھے گئے ہیں۔

ان کے بعد مشینی محرکات کا باب ہے اس میں ایسی تمام محرک قلب و عضلات ادویہ درج ہیں جن کے کھلانے سے خلط سودا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ فاضل سودا خارج بھی ہونے لگتا ہے۔ مثلاً صبر، حنظل، لونگ، جائفل، اکجلہ وغیرہ

قانون مفرد اعضا میں اگر عضلاتی اعصابی ادویہ کا مزاج خشک سرد ہے تو عضلاتی غدی ادویہ کا مزاج خشک گرم تسلیم کیا ہے۔

بالکل اسی طرح زیر نظر کتاب خواص المفردات حصہ دوم جو غدی محرکات کا مجموعہ ہے اس میں خواص الادویہ کے دو باب قائم کئے ہیں باب اوّل میں غدی عضلاتی ادویہ اور باب دوم میں غدی اعصابی ادویہ اغذیہ کے مزاج افعال واثرات خواص و فوائد درج کئے گئے ہیں۔

باب اوّل کی تمام ادویہ اغذیہ محرکات جگر و غدد ہیں۔ یہ جگر و غدد کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ خلط صفرا پیدا بھی کرتی ہیں اور اسے خون میں روکتی بھی ہیں۔

باب دوم کی غدی اعصابی ادویہ اغذیہ تمام کی تمام محرکات جگر و غدد ہیں۔ یہ جگر و غدد کو مشینی طور پر تیز کرتی ہیں یعنی یہ صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ فاضل صفرا کو خارج از بدن بھی کرتی ہیں۔

قارئین حامل قانون مفرد اعضا کا عرصہ سے مطالبہ تھا کہ کوئی ایسی خواص المفردات کی کتاب شائع کی جائے جس میں الگ الگ حیاتی مفرد اعضا کی محرکات ایک ہی جگہ موجود ہوں تاکہ قاری ضرورت کے مطابق حسب منشا جس خلط کو پیدا کرنے اور خون میں روکے یا فاضل خلط کو خارج از بدن کرنے کی ضرورت محسوس کرے فوراً اس کے سامنے سینکڑوں اغذیہ ادویہ موجود ہاتھ باندھے کھڑی ہوں تاکہ معالج فوراً ضرورت کے مطابق ادویہ اغذیہ اکٹھی کر کے نسخہ ترتیب دے کر مریض کو مرض سے نجات دلا سکے۔

بعض دفعہ کوئی دوا نایاب ہوتی ہے یا اتنی مہنگی ہوتی ہے کہ ایک طرف مریض اس کی قیمت ادا نہیں کر سکتا دوسری طرف معالج کو اپنی رقم بھی پوری نہیں ہو سکتی چونکہ قدرت نے سینکڑوں ہم مزاج اور سستی یا مہنگی ادویہ پیدا کی ہیں۔ اس لئے ایسی کتاب سے ایک یا دوسری نہ ملے یا مہنگی ہونے کی صورت میں دوسری ہم مزاج ادویہ سے نسخہ ترتیب دیکر مریضوں کو شفایاب کیا جا سکتا ہے۔

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

خود ہمیں یعنی حامل قانون مفرد اعضا کو خواص الادویہ کے متعلق غلط فہمی تھی زیر نظر کتاب میں بہت حد تک دور کر دی گئی ہے۔

مثلاً جن اغذیہ ادویہ کو ہم غدی عضلاتی مزاج کی حامل کہتے ہیں ان کا مزاج ہم گرم خشک قرار دیتے ہیں۔

ان کے افعال اثرات یوں بیان کرتے ہیں۔

مثلاً اجوائن دیسی کے افعال و اثرات یہ ہیں کہ محرک جگر و غدد ہے محلل عضلات و مسکن اعصاب ہے اس کے برعکس جن اغذیہ ادویہ کو ہم گرم تر اور قانون مفرد

اعضائ میں غذی اعصابی محرکات کہتے ہیں ان کے افعال و اثرات بھی یہی بتاتے ہیں یا سمجھتے ہیں۔ مثلاً سنڈھ غذی اعصابی گرم تر مزاج کا حامل ہے یہ جگر و غدد میں تحریک و تیزی کرتا ہے۔ قلب و عضلات میں تحلیل اور دماغ و اعصاب میں تسکین یا دماغ و اعصاب کے لئے مسکن ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اجوائن دیسی کو ہم غذی عضلاتی اور مزاجاً گرم خشک مانتے ہیں اس کے برعکس سنڈھ کو غذی اعصابی گرم تر مانتے ہیں لیکن افعال و اثرات میں دونوں کو مسکن دماغ و اعصاب لکھتے ہیں۔

اب یہاں ہر قاری سوال کر سکتا ہے کہ اگر دونوں مسکن اعصاب ہیں تو دونوں کا مزاج اور تحریکیں ایک دوسری سے مختلف کیوں ہیں۔

اگر اجوائن دیسی گرم خشک اور غذی عضلاتی ہے تو چونکہ اعصاب دماغ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ عضلات کے ساتھ تعلق ظاہر ہے لہذا اجوائن دیسی محرک جگر و غدد ہے محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے اس کے برعکس سنڈھ مزاجاً گرم تر اعصابی ہے ظاہری طور پر بھی دماغ و اعصاب سے تعلق واضح ہے لہذا سنڈھ جگر و غدد کے لئے محرک، عضلات کے لئے محلل اور اعصاب و دماغ کے لئے مقوی ہے

آئندہ ہم تمام غذی عضلاتی ادویہ اغذیہ مسکن اعصاب اور غذی اعصابی اغذیہ ادویہ کو مقوی اعصاب و دماغ تسلیم کریں گے۔

بالکل اسی طرح "عضلاتی اعصابی" املی وغیرہ کو مسکن جگر و غدد اور عضلاتی غذی کچلہ وغیرہ کو مقوی جگر لکھا کریں گے اور یہی صحیح ہے۔

جتنی بھی کتب خواص المفردات لکھی ہوئی ملتی ہیں تقریباً ان کے ہر مصنف نے آٹھ دس باب یا فصلیں قائم کر کے ادویہ کے متعلق ضروری معلومات

درج کی ہیں جن کی موجودگی میں ہر قاری بے حد فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔
مثلاً ادویہ اغذیہ کے مزاج معلوم کرنے کے طریقے، قواعد و ضوابط، ادویہ اغذیہ کی تاثیرات یعنی افعال و اثرات مثلاً کسی دوا کے متعلق تحریر ہوتا ہے کہ وہ اکال۔ جالی، جاذب رادع قاتل کرم شکم، قابض و حابس وغیرہ ہے ان اصطلاحات کا ہر کتاب میں پایا جانا ضروری ہے۔
اسی طرح بعض ایسی طبی اصطلاحات موجود ہیں جن کے نام پر نسخہ لکھا جاتا ہے۔
مثلاً ضماد، طلا، فرزجہ کحل۔ لخلخہ، جوشاندہ، شافہ وغیرہ
بعض ادویہ اغذیہ کو صاف کر کے استعمال کرنا پڑتا ہے مثلاً ملٹھی مقشر یعنی چھلکا اتاری ہوئی۔ ابریشم مقرض۔ پارہ مصفی۔ پھٹکڑی بریاں وغیرہ بے شمار اصطلاحات وضع ہوئی ہیں۔ اسی طرح ادویہ اغذیہ کی قوت اور عمر وغیرہ کے لئے قوانین وغیرہ وضع ہو چکے ہیں جن کا ہر کتاب میں ہونا ضروری ہے۔
میں نے مندرجہ بالا اصطلاحات کی تشریح خواص المفردات حصہ سوم اور تحقیقات طبی اصطلاحات میں درج کر دی ہے۔
تحقیقات تدقیقات و ریسرچ طب کے ہر موضوع پر جاری ہے جس کی ابتدائی تفصیلات ماہنامہ قانون مفرد اعضاء میں شائع کر دی جاتی ہے تاکہ قارئین کی رائے لی جا سکے۔ اکثر ذہین اطباء مجھے آگاہ کرتے رہتے ہیں جس سے مجھے بے حد حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ میں خود بھی بالمشافہ دوستوں سے مشورہ کرتا رہتا ہوں۔ جب تک کسی تحقیق پر متعدد حکماء سے رائے نہ لے لوں نئی تحقیق کو شائع نہیں کرتا۔
اب چونکہ ہمارے سامنے تحقیقات خواص المفردات کا غذی حصہ ہے اس میں ایک مشہور و معروف مؤثر دوا اسطخودوس کا اضافہ کیا جا رہا ہے کیونکہ پہلے اس کا صحیح

مزاج مقرر ہی نہیں گیا۔ اگر بعض حکمائنے اس کا مزاج مقرر کیا ہے تو اس کا استعمال اس کے مزاج کے مطابق نہیں کیا گیا۔ (ہم نے بھی اسے عضلاتی اعصابی باب میں لکھا ہے) مثلاً خواص المفردات کی تمام کتب میں اسطخودوس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے لیکن جب اسے استعمال کیا گیا تو کہیں خشک سرد ادویہ کے ساتھ اطریفل اسطخودوس کی صورت میں استعمال کیا گیا۔ کہیں گرم تر ادویہ کشنیز اور سیاہ مرچ کیا گیا۔ البتہ گرم خشک مزاج مقرر کرنے کے باوجود اسے بطور گرم خشک استعمال نہیں کیا یا جس سے صفرا کی پیدائش مقصود ہو۔

اسے جہاں بھی استعمال کیا گیا ہے بطور جاروب دماغ اور باریک سے باریک شریانوں و وریدوں کے سدے کھولنے کے لئے استعمال کیا گیا چونکہ اطریفل وغیرہ کے اجزاء کے خواص رطوبات کو گاڑھا کر کے خارج کرنے کے ہیں۔ لیکن اسطخودوس غلیظ مادوں کو رقیق کر کے خارج کرتا ہے۔ لہذا اسطخودوس کا مزاج ہم نہ خشک سرد اور نہ گرم خشک تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ دونوں کے افعال اثرات مواد کو روکنے کے ہیں جبکہ اسطخودوس کے افعال مواد کو خارج از بدن کرنے کے ہیں لہذا اس کا مزاج ہم گرم تر مقرر کرتے ہیں۔ آئندہ یہ غدی اعصابی گرم تر افعال اثرات کا حامل قرار پائے گا۔ اور اسی کے مطابق اس سے نئے نسخے ترتیب دیئے جائیں گے۔

بہت سے اہم نکات جو خواص المفردات پر قانون مفرد اعضاء کے تحت پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کی مختصر تفصیل خواص المفردات حصہ اول عضلاتی ادویہ کے مقدمہ میں درج کر دی گئی ہے جسے ہر قاری کو پڑھنا ضروری ہے۔ یہاں طوالت اور غیر ضروری سمجھتے ہوئے درج نہیں کر رہا۔

خواص المفردات کی ہر کتاب بے حد کوشش اور محنت سے لکھی ہے اور اور اسے اغلاط سے پاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن الانسان موکب من الخطاء والنسیان ہے مجھے بھی احساس ہے کہ میں بھی غلطی کر سکتا ہوں۔ لہذا اطبائے کرام سے استدعا کرتا ہوں کہ ان کتابوں کو بہتر اور مفید تر بنانے کے لئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مجھے آگاہ کریں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے۔

مجھے یقین ہے کہ ہر محقق مجدد اور علم دوست میری اس علمی وفنی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا اور یہ کتابیں عطاروں، دواسازوں، پنساریوں، معالجوں اور عوام الناس کے لئے راہنما ثابت ہوگی انشاء اللہ

خادم فن

حکیم محمد یٰسین دنیا پوری

سرپرست تحریک تجدید طب رجسٹرڈ پاکستان

حصہ اوّل

غدّی عضلاتی

۲۔ اسارون

تعارف عربی میں "تگر" کہتے ہیں۔ ایک بوٹی ہے جس کے پتے عشق پیچاں کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اس کے پتے زیادہ چھوٹے اور نہایت گول ہوتے ہیں۔ اس کا پھول نیلے رنگ کا پتوں کے بیچ میں اس کی جڑ کے پاس ہوتا ہے۔ اس کے بیج بکثرت اور قرطم کے مانند ہوتے ہیں۔ اس کی جڑیں باریک گرہ دار اور خوشبودار ہوتی ہیں۔ ان کی گرہیں بے قاعدہ ہوتی ہیں۔ یہ افریقہ اور یورپ سے آتی ہیں۔ اور یہی جڑیں دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

رنگت اور ذائقہ جڑوں کا رنگ مائل بہ زردی یا کسی کا رنگ بھورا ہوتا ہے پھول نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ذائقہ چبانے پر کسی قدر تلخ ہوتا ہے۔

مقدار خوراک: ——— ۲ سے ۵ ماشہ تک۔

مزاج گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجہ میں اور بعض اس کی خشکی بھی تیسرے درجے میں خیال کرتے ہیں۔

افعال واثرات غدی عضلاتی یعنی غدد میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین۔ کیمیادی طور پر جسم میں صفرا پیدا ہوتا ہے۔

خواص. مولد اور مخرج صفرا، محلل عضلات، مفتح سدد، مقوی دماغ اور اعصاب، مدر بول حارہ اور حیض محرک کلیہ و جگر اور طحال۔

یہ چونکہ مفرد اعضا کو مدنظر رکھتے ہوئے خواص الاشیا بیان نہیں کئے گئے۔ اس لئے کتب میں اکثر غلطیاں ہیں۔ مثلاً گرم دوا کو مقوی بھی اور محلل بھی لکھا ہے۔ اور جہاں کہیں مقوی لکھا ہے۔ وہاں پر مقوی اعصاب کو ہی مدنظر رکھا ہے۔ اسی طرح صرع ولقوہ، فالج، استرخائے عذر اور نسیان میں بغیر کسی عضو رئیس کو مدنظر رکھتے ہوئے مفید لکھ دیا گیا ہے۔ اس طرح کے خواص کبھی طالب علم کے لئے مفید نہیں ہو سکتے۔

جاننا چاہئے کہ چونکہ یہ دوا محرک جگر اور غدد ہے۔ اس لئے قلب اور عضلاتی سوزش اور دردوں کے لئے مفید ہے۔ بلکہ زخموں کو دور کر دیتی ہے۔ اس لئے معدہ کی سوزش وزخم اور ورم و درد میں بے حد مفید ہے۔ یعنی اپنی گرمی سے اس کی سختی کو تحلیل کر دیتی ہے۔ اسی طرح جسم میں جہاں جہاں پر عضلات میں سوزش یا دباؤ ہوتا ہے۔ اس کو دور کر دیتی ہے۔ جو فالج عضلات کی تحریک سے ہو اس کے لئے مفید ہے۔ چونکہ محرک جگر اور غدد ہے۔ اس لئے سکون جگر و قلب اور غدد میں تحریک پیدا کر کے ان میں تیزی پیدا کر دیتا ہے جس سے عظم جگر و طحال، عرق النسا اور وجع الورک میں مفید ہے۔ اسی صورت میں مدر بول اور حیض بھی ہے۔ اکثر کتب میں اس کو ورم جگر کے لئے مفید لکھا ہے۔ ورم کے لئے مفید نہیں ہے۔ بلکہ اس کو زیادہ کر دیتا ہے۔ ہمیشہ کسی مقام کے ورم اور عظم میں فرق معلوم کرنا چاہئے۔ چونکہ مسکن دماغ اور اعصاب ہے۔ اس لئے وہاں کی سوزش دور کر کے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔

چونکہ جگر و غدد سے اس کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے۔ اس لئے مفتح جگر ہے۔ یعنی صفرا پیدا کر کے اس کا اخراج بھی کرتی ہے۔ اس لئے جسم کی نالیوں کے عضلاتی حصے ان کے سکڑ کو پھیلا دیتی ہے۔ اور اس کے راستے کھل جاتے ہیں، اور اس طرح دوران خون میں باقاعدگی اور دیگر مواد کے اخراج میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرگی جیسے امراض میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔

اجمود

تعارف عربی میں بزر الکرفس اور فارسی میں کرفس کہتے ہیں اجوائن کی ایک قسم میں شمار کرتے ہیں کیونکہ اس کا ذائقہ اور بو اسکے مشابہ ہوتی ہے مگر اجمود کا بیج اجوائن دیسی سے موٹا ہوتا ہے بعض اجمود کو ماہیتاً کرفس سے ایک جداگانہ دوا خیال کرتے ہیں کیونکہ اجمود کا دانہ اجوائن کے دانے سے دو چند موٹا ہوتا ہے اور کرفس کا دانہ اجمود سے چار گنا باریک ہوتا ہے اور ان ہر سہ اجناس کی ظاہری رنگت بھی مختلف ہوتی ہے البتہ جنسی لحاظ سے اسکو اجوائن دیسی اور کرفس کی ایک ہی قسم خیال کیا جاتا ہے اسلئے اطباء جملہ افعال و اثرات میں اجوائن دیسی کے مشابہ خیال کرتے ہیں اور چہار اجوائن میں اسکو شریک کرتے ہیں اجمود کے پودے بھی اجوائن کی طرح ہوتے ہیں اور پاک و ہند میں ہر جگہ کاشت کئے جاتے ہیں کسان انہیں کھیتوں میں بوتے ہیں خصوصاً پنجاب کے پہاڑوں اور مغربی گھاٹ پر بکثرت پیدا ہوتا ہے اسکی کاشت بھی اجوائن کی طرح ہوتی ہے اجوائن کی طرح اسکی شاخوں پر بھی بڑے بڑے چھتے لگتے ہیں جن میں اس کا بیج ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ :۔ اجمود کا رنگ سبزی مائل ہونے کے باعث اجوائن کے دانوں سے بآسانی پہچانے جاتے ہیں۔ ذائقہ چرپرہ تلخی مائل ہوتا ہے تیزی اور خوشبو میں اجوائن سے کم تند ہوتی ہے۔ مزاج گرم خشک دوسرے درجے ہیں۔

افعال و اثرات غدی عضلاتی یعنی غدد میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین۔ کیمیاوی

طور پر خون میں صفراء اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔

خواص | مسمن و مجفف۔ مسکن دماغ و اعصاب۔ جالی مشتہی۔ کاسر ریاح مدر حار۔ قاتل کرم اور دافع تعفن۔

فوائد ضعف جگر و گردے اور معدہ و امعا کے لئے بے حد مفید ہے جگر اور گردوں سے پتھری کا اخراج کرتی ہے اور ان میں تحریک پیدا کرتی ہے عضلات میں تحلیل پیدا کر کے پسینہ لاتی ہے بخاروں میں مفید ہے جسم کو گرم کر کے حرارت عزیزی کو بڑھاتی ہے بندش حیض اور سردی سے بند شدہ بول کو جاری کرتی ہے صفراء کی پیدائش سے دافع تعفن اور قاتل کرم ہے بدہضمی و نفخ اور قے و اسہال کے لئے بھروسہ کی دوا ہے نقرس اور ہیضے کے لئے یقینی دوا ہے آنکھوں کے سرد امراض میں مفید ہے درد جسم و درد پہلو جو سردی کیوجہ سے ہوں کے لئے اس کا استعمال مفید ہے اسی طرح ہچکی اور پتی اچھلنے میں مفید ہے۔

اجوائن دیسی

تعارف | عربی میں کمون ملوکی، فارسی میں نانخواہ، سنسکرت میں یوانکا، انگریزی میں بشپلی وِنڈ کہتے ہیں اسکا پودا چار فٹ کے قریب ہوتا ہے، پتے چھوٹے نوک دار، پھول سفید اور چھوٹے ہوتے ہیں جن میں چھتوں کی شکل کے خوشے لگتے ہیں جب یہ خوشے پک جاتے ہیں تو انہیں کوٹ کر اجوائن نکال لی جاتی ہے اجوائن کے دانے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں پاک و ہند ایران اور مصر میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

رنگ : ———— رنگ زردی مائل بھورا

ذائقہ : ———— چرپرہ

مزاج : ——— گرم خشک تیسرے درجے میں

افعال و اثرات غدی عضلاتی یعنی غدد میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین. کیمیائی طور پر خون میں صفرا اور حرارت پیدا ہوتی ہے. مقوی روح و حواس اور محرک، نفس ہے.

خواص مسمن جگر، محلل قلب، مسکن دماغ ۔ مجفف ۔ مفتح سدہ جالی مشتہی کاسر ریاح، مدر حار، قاتل اور مخرج کرم. دافع تشنج اور تعفن. مسکن الم و سوزش اور تریاق کرم. زیادہ مقدار میں ملیں ۔

فوائد درد شکم اور ریاح کے لئے بے حد مفید دوا ہے. برودت جگر اور کلیہ کے لئے یقینی دوا ہے اور جسم میں ہر قسم کے سدے کھولتا ہے عام طور پر سُدّوں کے متعلق یہ تصور ہے کہ آنتوں میں سدے ہوتے ہیں لیکن سدوں کی حقیقت سے طبی دنیا اور فرنگی طب ناواقف ہیں جاننا چاہیئے کہ جب غدد میں تسکین ہوتی ہے تو وہاں پر بلغم اور رطوبت غلیظ ہو کر اخراج بند ہو جاتا ہے. جس سے ان اعضا میں مواد رک کر سُدّے بن جاتے ہیں. یہی صورتیں شریانوں کے غدد میں بھی پیدا ہو کر اس میں سُدے پیدا ہو جاتے ہیں. جس سے امراض قلب پیدا ہو جاتے ہیں. اور گردوں کے سدوں کی صورت میں خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) بڑھ جاتا ہے. اجوائن ان ہر قسم کے سدوں کو کھولتی ہے. یہی وجہ ہے کہ ریاح و پتھری اور صلابت جگر و طحال اور، گردوں کو دور کرتی ہے. محلل عضلات ہے پسینہ لاتی ہے. ہر قسم کے بخار دور کر دیتی ہے. اور اس سے جلد کے دانے اور خارش دور ہو جاتی ہے. جسم کو گرم کرتی ہے. جب جلد کے قریب سدے بن کر وہاں پر خون منجمد ہو کر بہق و برص پیدا ہو جاتے ہیں. بے حد مفید. معدہ اور اعضائے کے غدد اور جگر و گردوں سے رطوبات کا اخراج کر کے بھوک بڑھا دیتی ہے. اور ان کے لئے مصلح اور مجفف بھی ہے اور محلل اورام بھی ہے. کثرت استعمال سے ضعف قلب اور محلل عضلات پیدا ہوتا ہے دودھ اور منی کی پیدائش کو کم کر دیتی ہے. غدی محرک ہونے کی وجہ سے اور ار

بول حارہ اور مدر حیض ہے۔ بیرونی کے عسرالبول میں بے حد مفید ہے۔ چونکہ غدد کے فعل میں تیزی پیدا کر کے صفرا کی پیدائش بڑھاتی ہے۔ اس لئے دافع تعفن اور قاتل کرم ہے تشنجی امراض خصوصاً بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ اس کے اندر ایک قسم کا روغن ہوتا ہے جو انتہائی مسکن اعصاب ہے۔ یہ افیون کے مضر اور زہریلے اثرات کو بہت جلد دور کرتی ہے۔ بیرونی طور پر اس کا تیل اور اجوائن کا لیپ درد سوزش عقرب گزیدہ کے لئے سکون پیدا کر دیتا ہے۔ اور زخموں کے تعفن کو روک دیتا ہے۔ اس سے ایک قسم کا ست بنایا جاتا ہے۔ جو اکثر یورپ و امریکہ سے آتا ہے اس کو کسی روغن میں ملا کر تیل بنالیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے روغن غذی عضلاتی ہونا چاہیئے۔ اسی قسم کے روغنوں کا نام امرت دھارا اور آب حیات رکھ دیا گیا ہے یاد رکھیں اجوائن دیسی ایک بھروسہ کی دوا ہے۔

اخروٹ

تعارف

عربی میں جوز، فارسی میں گردگان اور چہار مغز کہتے ہیں ایک قسم کا خشک پھل (میوہ) ہے جس کا مغز بہت نرم ہوتا ہے مگر اسکا چھلکا بہت سخت ہوتا ہے مغز اور چھلکا دونوں گول ہوتے ہیں اسکی ایک قسم کا غذی اخروٹ کی ہوتی ہے جس کا چھلکا ہاتھ سے دبانے سے ٹوٹ جاتا ہے اخروٹ دوائے غذائی ہے مغز میں ایک قسم کا مزاری روغن ہوتا ہے جس میں بے حد تیزی ہوتی ہے اسلئے جب کچھ زیادہ کھایا جائے تو منہ و زبان اور گلے میں سوزش ہو جاتی ہے۔

رنگت اور ذائقہ: چھلکا خام حالت میں سبز اور پختہ ہونے پر خاکی ہو جاتا ہے۔ مغز سفید خاکی مائل ہو جاتا ہے۔ مغز چرب خشک مگر بہت لذیذ ہوتا ہے۔ مزاج گرم دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں بعض

انکے روغن کیوجہ سے گرم تر بھی لکھتے ہیں یاد رکھیں کہ گرم تر شے سے منہ
زبان اور گلے میں سوزش نہیں ہو سکتی اسلئے یہ گرم خشک ہے۔

افعال و اثرات | غدی عضلاتی یعنی غدد میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین کیمیائی طور پر خون
میں صفرا اور حرارت پیدا کر کے حرارت عزیزی کی مدد کرتا ہے یعنی حار عزیزی
ہے یعنی ایسی شے جو حرارت عزیزی کی مدد کرے اس لئے محافظ جوانی اور
اعادہ شباب میں مفید ہے۔

خواص | مقوی خواص ظاہری و باطنی اور روح و نفس مولد حرارت صالح مشتہی و مہی ملین و مقوی معدہ و امعاء اور گردہ و مثانہ محلل اور جالی
ایک بے حد لذیذ میوہ ہے مولد شیر و منی اور محرک ماہ مخرج حیض اور مقوی رحم

خصوصی تاکید | اخروٹ دوائے غذائی ہے اور اس میں روغنیت تا لی ہے اسلئے اسمیں حرارت پیدا کرنے کے لئے دو اثرا
ہیں اول یہ خود غدد میں تحریک دے کر حرارت پیدا کرتا ہے دوسرے اسکے
غذائی اجزاء حرارت میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو نشو و نما کا باعث بنتی ہے۔

فوائد | ضعف گردہ و مثانہ اور جگر کو دور کر کے جسم میں حرارت اور قوت پیدا کرتا ہے اسکا اثر دل و دماغ پر خاص طور پر محسوس ہوتا ہے
بعض حکما ادویہ و اغذیہ کو جسم میں مشابہت کیوجہ سے انکے بالخاصہ افعال و
اثرات کو انہی کی مناسبت سے بیان کرتے ہیں انکا خیال ہے چونکہ اخروٹ
خصوصاً اسکے مغز کی شکل بالکل دماغ کے ساتھ ملتی ہے اسلئے یہ خصوصیت
کے ساتھ مقوی دماغ ہے یہ حقیقت ہے کہ غدی تحریک کیوجہ سے
اور حار عزیزی ہونے کیوجہ سے دماغ کے غدی پردے (غشائے مخاطی) میں
تحریک دینے سے دماغ اور اعصاب کے لئے بے حد مقوی بن جاتی ہے
اسلئے معدہ و امعاء میں مشتہی اور ملین اثر کرتا ہے گردوں کو تقویت دینے

کیوجہ سے ضعف باہ کے لئے خاص شے ہے اسی طرح اس کا مولد منی ہونا بھی تقویت باہ کے لئے مفید ہے اپنے انہی اثرات کیوجہ سے عورتوں کے لئے بھی اخروٹ خاص شے ہے جسم میں خون پیدا کرتا ہے خون کو تقویت دیتا ہے پستانوں میں تناؤ پیدا کر کے ان میں خوبصورتی پیدا کرتا ہے ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے سیلان الرحم کو ختم کر دیتا ہے عورتوں میں ایک نئی زندگی اور جوانی پیدا کرتا ہے خاص بات یہ ہے کہ عورت کے رحم میں تنگی اور تقویت پیدا کرتا ہے۔

مرد اور عورت دونوں کے خواص ظاہری اور باطنی میں تیزی اور روح و نفس میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے سردیوں میں اسکا غذا کے بعد استعمال صحت اور قیام جوانی کے لئے بے حد مفید ہے۔

اُشق

تعارف — کاندر ایک قسم کا گوند ہے جو ایک خاص درخت سے حاصل کیا جاتا ہے یہ درخت پنجاب اور ایران میں پایا جاتا ہے۔ اس کو فارسی میں اوشہ کہتے ہیں اس کو عربی میں اراق اور الذہب بھی کہتے ہیں اس درخت سے ایک قسم کی رطوبت نکل کر جاتی ہے یہی اشق ہے۔ اس کے دانے گول افسوس کے مانند ہوتے ہیں یا مختلف قد کی ڈلیاں ہوتی ہیں۔ ان کو پانی میں حل کرنے سے دودھ کی مانند سفید شیرہ بن جاتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ — رنگت زردی مائل۔ مزہ تلخ اور بو ہلکی خاص قسم کی ہوتی ہے۔

افعال و اثرات — غدی عضلاتی (ملین) یعنی غدد میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین کیمیاوی طور پر خون میں صفرا

پیدا کرتا ہے۔ جسم میں حرارت کی پیدائش بڑھا دیتا ہے۔ مزاج گرم خشک گرمی زیادہ اور خشکی کم تسلیم کی گئی ہے بعض لوگ خشکی ایک درجے کی بعض دو درجے کی تسلیم کرتے ہیں یاد رکھیں کہ جب گرمی زیادہ ہوتی ہے تو خشکی کا کم ہونا لازمی ہے۔ اگر خشکی زیادہ ہو تو گرمی کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر شئے سردی سے سکڑتی ہے۔ اور گرمی سے پھیلتی ہے اس لیۓ ہر خشک شئے میں سردی شامل ہے۔

خاص بات ایک خاص بات یہ ہے کہ صفرا ابھی کیمیاوی طور پر کھار ہے لیکن گرم کھار بھی ہے، صفرا یا گرم کھار ہی ایک ایسی شئے ہے جو تیزابیت یا سودا کو ختم کر دیتا ہے۔ اور سوزش کو رفع کر دیتا ہے۔

خواص محرک و مقوی جگر و غدد اور غشائے مخاطی، مولد صفرا ملین و مسہل محلل و مفتح، منفث و مخرج، بلغم، جالی اور قاتل کرم، مدر حیض اور منقی رحم، جگر و گردے اور مثانہ کی پتھریوں کو ریزہ ریزہ کرتا ہے۔ بواسیر کے مسوں کے لیۓ محلل و مفتح ہے۔

فوائد محرک و مقوی جگر و غدد اور غشائے مخاطی ہونے کی وجہ سے ان کی تسکین کے لیۓ بہترین دوا ہے۔ مولد صفرا ہونے کی وجہ سے ملین و مسہل اور دائمی قبض کے لیۓ یقینی دوا ہے۔ انہی اثرات کی وجہ سے بلغم کو اکھیڑتا ہے اور خارج کرتا ہے اور اندرونی و بیرونی طور پر اعضا میں جلا پیدا کرتا ہے۔ صفرا کی زیادتی اور امعاء کے گرنے سے پیٹ اور آنتوں کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ چونکہ صفرا اور حرارت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں حیض کا اخراج بلکہ جسم کے جن حصوں میں بلغم کی زیادتی ہو وہاں خون کا اخراج شروع ہو سکتا ہے۔ شدید محلل اور مفتح ہونے کی وجہ سے جگر اور گردے اور مثانے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ انہی اثرات سے اندرونی و بیرونی گندے زخموں کو صاف کر کے وہاں پر خون لا کر گوشت پیدا کرتا ہے۔ چونکہ جگر و غدد میں تیزی اور صفرا کی زیادتی سے عضلاتی فالج و لقوہ اور تشنج و نقرس میں بے حد مفید ہے۔ اسی وجہ

سے صلابت طحال اور جگر بلکہ جسم کے ہر قسم کے غدد جو پھول گئے ہوں ان کے لئے بے حد مفید ہے۔ انہی اثرات کی وجہ سے عرق النساء میں بھی یقینی دوا ہے۔ اور پرانی کھانسی اور دمہ و تنگی تنفس کے لئے دعوے کی دوا ہے اور مرگی کو بہت جلد رفع کر دیتا ہے بیرونی درد و کلف اور خنبیل پر طلا کرنے سے مفید ہے اور بواسیر کے مسّوں کے مواد کو خارج کر کے ان میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔ انہی اثرات کے تحت خنازیر کو اندرونی اور بیرونی طور پر محلل اور زخموں کو بھر دیتا ہے۔

بٹیرہ

نام ــــــــ عربی: سمانیٰ، انگریزی QUAILS پنجابی بٹیرا

تعارف مشہور عام پرندہ ہے، مثل چڑیا، تیتر اور فاختہ کے حلال جانور ہے امیر لوگ اسے بہت کھاتے ہیں۔

رنگ: ــــــــ خاکستری

مزاج: ــــــــ غدی عضلاتی، گرم خشک درجہ دوم

مقدار خوراک: ــــــــ حسب ضرورت یا بقدر ہضم

افعال و اثرات محرک جگر و غدد محلل، قلب و عضلات، مسکن اعصاب و دماغ کیمیاوی طور پر صفرا و حرارت عزیزی پیدا کرتا ہے۔

خواص و فوائد بٹیر کا گوشت کثیر الغذا ہے، جید الکیموس ہے۔ حرارت عزیزیہ میں اضافہ کر کے بدن کو فربہ کرتا ہے محلل عضلات ہونے کی وجہ سے خشکی سردی کے دردوں کو تسکین دیتا ہے بے حد مقوی باہ ہے بھوک لگاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے کثرت استعمال سے دردِ سر پیدا کرتا ہے۔ وجع المفاصل، فالج، لقوہ، اور سنگ گردہ و مثانہ کے لئے نافع ہے کمزور مریضوں کے لئے عمدہ غذا ہے۔

یاد رکھیں بعض مزاج و کیفیت اور مادہ کسی دوا کا ہے وہ اسی مزاج، کیفیت و مادہ میں ہی کمی کر سکتی ہے دوسری اخلاط مادوں سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا اسلئے بٹیر کا گوشت تینوں اخلاط کے بگاڑ کو کسی طرح بھی درست نہیں کر سکتا۔

بچھو (عقرب)

نام عربی :- عقرب، فارسی :- کژدم، سندھی :- وچھوں، ہندی بچھو، انگریزی :- سکارپین SCORPION

تعارف بچھو کئی قسم کا ہوتا ہے اس کے کئی رنگ ہوتے ہیں جو بچھو چلتے وقت دم اٹھا کے چلے اس کو شبالہ کہتے ہیں اور جو زمین پر پیٹ رگڑ کے چلے اسکو جرارہ کہتے ہیں یہ شبالہ سے چھوٹا مگر سمیت میں زیادہ بلکہ مہلک ہوتا ہے۔

سنا ہے کہ بعض علاقوں کا بچھو اسقدر زہریلا ہوتا ہے کہ اگر کسی آدمی پر بیٹھ جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے اس طرح یہ بھی سنا گیا ہے کہ اگر بچھو پتھر پر ڈنگ مارے تو وہ پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے چنانچہ ایسے خطرناک بچھو کو ایک شخص نے رسی سے باندھ کر ایک بڑے پتھر کے ساتھ باندھ دیا۔ تو دیکھا گیا کہ جب بچھو کو غصہ آتا تو وہ پتھر پر ڈنگ مارتا ہر ڈنگ کے مقام سے پتھر کا ٹکڑا ٹوٹ کر گر پڑتا۔

یادداشت بعض کتب میں لکھا ہے کہ یہ تینوں اخلاط کے فساد کے لئے مفید لکھا ہے جو نا صرف غلط ہے بلکہ غلط ہے کیونکہ طب یونانی کے بنیادی قوانین مزاج و اخلاط و ارکان اس کی تصدیق نہیں کرتے۔

کیونکہ ہر مزاج دوسرے سے مختلف ہے ہر خلط کی کیفیت دوسری سے بالضد ہے ہر رکن دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتا اسلئے بٹیر کا گوشت کس طرح تین اخلاط کے فساد کو رفع کرے گا جبکہ تینوں خلطوں کے مادے، مزاج اور کیفیت ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

بچھو کے اسی فعل کی وجہ سے حکمائے سنگ مثانہ وگردہ توڑنے کے لئے اس کا استعمال کرنا شروع کر دیا۔ بار بار تجربات کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی کہ بچھو کا استعمال واقعی سنگ مثانہ وگردہ کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کر دیتا ہے۔

عمر : ———— کم و بیش چار سال تک ہے۔
رنگ : ———— سرخ، سیاہ، بھورا، سبزی مائل سیاہ
مزاج : ———— غدی عضلاتی، گرم خشک درجہ چہارم قریب بسم
مقدار خوراک : ———— راکھ ایک رتی سے ۲ رتی تک۔

افعال و اثرات

جس مقام پر ڈنگ مارتا ہے وہاں بغیر کسی قسم کے ورم یا زخم کے شدید درد ہوتا ہے درد کی شدت کی وجہ سے نیند حرام ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ زیادہ زہریلے بچھو کے کاٹنے سے موت واقع بھی ہو جاتی ہے لیکن جو بچھو گھروں میں ہوا کرتے ہیں انکے ڈنگ سے درد تو بہت ہوتا ہے لیکن موت شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔

جونہی یہ ڈنگ مارتا ہے اسکے زہر کا فوراً اثر غدی نظام اور اسکے مرکز جگر پر ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر بچھو ٹانگ کے کسی حصہ پر ڈنگ مارے تو اس کا اثر اوپر جا کر خصیوں کنج ران کے غددوں اور انتڑیوں میں مروڑ کے ساتھ درد ہوتا ہے اگر جگر میں بھی درد ہونے لگے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

راقم الحروف ایک دفعہ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہوائی چپل ڈالے وضو کر رہا تھا کہ اندھیرے میں ایک بچھو نے میرے پاؤں کے انگوٹھے پر ڈنگ مارا فوراً ہی میں درد کی شدت سے تڑپنے لگا جوں جوں وقت گزرتا جاتا تھا درد ٹانگ پر اوپر چڑھتا جا رہا تھا حتیٰ کہ میرے خصیوں کنج ران کے غددوں اور انتڑیوں میں مروڑ کے ساتھ درد شروع ہو گیا۔ پھر کچھ علاج معالجہ کے بعد پیٹ خصیوں اور ساری ٹانگ میں تو درد رک گیا لیکن انگوٹھا اور سارے پاؤں پر تھوڑا تھوڑا درد ہوتا رہا جو تین دن بعد ختم ہو گیا۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے کہ بچھو اگر پتھر پر بھی ڈنگ مار دے

خواص وفوائد

تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے بچھو کی اس صفت کی وجہ سے اسے سنگ مثانہ وگردہ کو توڑ پھوڑ کر خارج کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ پتھری گردہ و مثانہ کے خارج کرنے کے لئے ایک معجون بنایا جاتا ہے جس کا نام ہی معجون عقرب رکھا گیا ہے

چونکہ اسمیں بے انتہا حرارت وخشکی ہوتی ہے اسلئے اسکے روغن اور طلے بنائے جاتے ہیں جو فالج، لقوہ اور استرخا کے مریضوں کو بطور مالش استعمال کرائے جاتے ہیں جو بیحد مفید ثابت ہوتے ہیں چونکہ بچھو عام نہیں پایا جاتا اسلئے اسکو کسی خاص موقع پر ہی استعمال کیا کیا جاتا ہے

اگر کسی کو بچھو کاٹ لے تو فوراً اعصابی غدی ادویہ کا اندرونی وبیرونی استعمال کریں فوراً فائدہ ہو جایا کرتا ہے خاص کر عقرب گزیدہ کو مولی اور نوشادر کھلائیں اور مقامی طور پر غدی عضلاتی مسہل جمالگوٹہ کا لیپ کر دیں فوراً درد رک جائے گا اسی طرح سکھیرا بوٹی کا بھی کاٹے ہوئے مقام پر لیپ کرنا فائدہ مند ہوا کرتا ہے کاٹنے والے بچھو کو کوٹ کر مقام ڈنگ پر باندھنا بھی بہت فائدہ مند ہوتا ہے بچھو کو حاصل کرنا بھی بہت مشکل کام ہے اور جب کافی مقدار میں ضرورت ہو تو سوائے مایوسی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا لہٰذا چند ایک ترکیبیں بچھو حاصل کرنے کی لکھ رہا ہوں تاکہ ضرورت کے وقت پریشانی نہ ہو۔

۱۔ اگر کاہو کو کوٹ کر (بہتر ہے تازہ ہو) موسم گرما میں دفن کر دیں تو چند دنوں کے اندر اندر اس جگہ بے شمار بچھو پیدا ہو جائیں گے۔

۲۔ ریسی یا گاڑھی لسی کو مٹی کے کوزے میں بند کر کے گرمی کے موسم میں کوڑا کرکٹ کے ڈھیر میں دفن کر دیں تو ایک ہفتہ کے اندر اس برتن میں بچھو ہی بچھو ملیں گے۔

عضلاتی غدی فالج جسے فالج سفل کا نام دیا جاتا ہے۔ اگر ایسے فالج کے مریض کی ٹانگوں پر بچھو سے ڈنگ لگوائے جائیں خصوصاً بائیں طرف تو بعض اوقات مریض

کی ٹانگوں میں فوراً تحریک شروع ہو جاتی ہے اور مریض چلنے پھرنے لگتا ہے دوست حکماء سے عرض کرتا ہوں کہ فالج کے مریضوں کو فوراً شفا کی صورت پیدا کرنے کے لئے فوراً یہ عمل کریں کیونکہ عضلاتی فالج (فالج اسفل) میں نروز بریک ڈاؤن یعنی عصبی نظام میں تحلیل کی وجہ سے تحریکات ہی رک جاتی ہیں جونہی غدی تحریک بڑھے گی فوراً اعصاب پر تحلیل کا اثر کم ہو کر تحریک شروع ہو جائے گی جو حقیقی شفا کا باعث ہو گی۔

یادداشت

بچھو کے مزاج میں ہر طبی کتب نے اسکے خواص و فوائد اور اور افعال و اثرات کے بالکل الٹ لکھا ہے جو صرف ایک ایک دوسرے کی نقل معلوم ہوتا ہے یعنی ہر ایک نے اس کا مزاج سرد خشک لکھا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ عقرب پتھر کو بھی اپنے ڈنگ سے پھوڑ دیتا ہے۔ اس کے اسی عمل کی وجہ سے حکماء نے معجون عقرب بنایا جو انسان کے گردہ و مثانہ کی پتھری کو بھی توڑ دیتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پتھر کا مزاج سرد خشک ہے اور انسان کے گردہ و مثانہ کی پتھری کا مزاج بھی سرد خشک ہی ہے۔ تجربات سے بھی یہی ثابت ہوا ہے کہ عضلاتی اعصابی مریضوں کو ہی گردہ و مثانہ میں پتھری ہوا کرتی ہے۔ گردہ و مثانہ کی پتھریوں کو توڑنے پھوڑنے کے لئے ہر طبی کتب نے گرم خشک سے گرم تر اشیاء کو مفید پایا ہے اور ان کے اخراج کے لئے اعصابی ادویہ کو لکھا ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ جب تک پانی میں انتہائی سردی نہ بڑھے وہ کبھی بھی برف نہیں بن سکتا

برنا!

نام

ہندی: برن، گجراتی: ورنو، بنگالی: ورن گاچھ، انگریزی: کرٹ ایوا ریلی جیوسا: CRATAEVA RELIGIOSA

تعارف

ایک درخت ہے اسکے پتے نوک دار بیل کے پتوں جیسے ہوتے ہیں شکل میں پیپل کے پتوں کی مشابہت رکھتے ہیں لیکن حجم میں

ان سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں ۔

اپریل مئی میں گول گول خوبصورت پھول لگتے ہیں جب پھول کھلتے ہیں تو اندر سے سفید اور خوشبودار پتیاں نکلتی ہیں ۔

اس کا پھل گول لیموں سے قدرے چھوٹا، کچا پھل سبز اور پختگی حاصل کرنے کے بعد سرخ ہو جاتا ہے ۔

رنگ باہر سے چھال کا رنگ بھورا اندر سے سنہری مائل پھول سفید پتے باہر سے گہرے سبز اور نیچے سے ہلکے سبز

ذائقہ برگ پھول، پھول تلخ، پھل پکنے کے بعد قدرے شیریں ہو جایا کرتا ہے ۔

مزاج غدی عضلاتی، گرم خشک، فعلی طور پر جگر و غدد میں تحریک پیدا کرتا ہے قلب و عضلات میں دوران خون کر کے تحلیل پیدا کرتا ہے اعصاب و دماغ کے فعل میں سستی پیدا کر کے تسکین پیدا کرتا ہے ۔

افعال و اثرات اگر جسم کے کسی بھی حصہ پر اسکے پتوں یا چھال کو پیس کر لیپ کریں تو صرف پندرہ منٹ کے اندر جلد کو سرخ کر دیتا ہے کچھ دیر اور لگا رہے تو آبلہ پیدا ہو جاتا ہے مقامی طور پر جلن پیدا کرتا ہے پتھریاں توڑتا ہے اور اورام تحلیل کر دیتا ہے ۔

موقع استعمال و فوائد برنا کے پتے یا اس کی چھال کا جوشاندہ بندش بول اور عسر البول اور سنگ گردہ و مثانہ میں بے حد مفید ہے

گرم خشک ہونے کی وجہ سے چونکہ محلل ہے اسلئے برنا سر دستم کے اورام جو انتہائی سخت ہو گئے ہوں اور گرد دستم کے پھوڑوں کو تحلیل کرنے کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے اس مقصد کے لئے پتے کوٹ کر تیل یا گھی میں گرم کر کے بطور ٹکیاں باندھے جاتے ہیں اندرونی طور پر اسکے پتوں کا جوشاندہ پلایا جاتا ہے جو سفوف کی نسبت زیادہ بہتر ہے اسی طرح اسکے پتوں کا لیپ مونیا کے مریض کے درد کے لئے بہترین چیز ہے ۔

بعض وید لسے تپ دق کے مریضوں کو کھلاتے ہیں لیکن میرے خیال میں یہ فائدہ مند نہیں ہے کیونکہ ہر وہ شے جس میں خشکی کے اثرات غالب ہوں وہ کبھی بھی تپ دق کے لئے مفید نہیں ہو سکتی تپ دق کے لئے ہمیشہ گرم تر یا تر گرم شے ہی مفید ہوا کرتی ہے بلکہ بہت سے حکما اس کا جوشاندہ اس مقصد کے لئے استعمال کراتے ہیں ۔

مجرّبات

پلستر برنا

ہوالشافی :۔ برنا کے پتوں کا سفوف احصہ رائی ۲ حصہ

فوائد :۔ دونوں کو باریک کر کے محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت اورام تازہ و مزمن پر لیپ کریں خصوصاً گردہ ستم کے پھوڑے اور نمونیا کے مریض کو ورم کے مقام پر لیپ کریں فوراً درد میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ ورم تحلیل ہو جاتا ہے ۔

ایسے پلستر کو ایسے پھوڑوں اور زخموں پر بھی لگا سکتے ہیں جن کے منہ موٹے ہو گئے ہوں اور کسی دوا سے بند نہ ہوتی ہوں ۔

چونکہ یہ پلستر محرش ہے اسلئے یہ پلستر جلق اور کجی کے مریض کو بھی عضو تناسل پر استعمال کرا سکتے ہیں ۔

جوشاندہ برنا

ہوالشافی :۔ برنا کا سفوف ۱ تولہ ، اجوائن ۱ تولہ ، نوشادر ۱ تولہ پانی ۱/۲ ۱ پاؤ ۔

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو پانی میں باریک کر کے بھگو دیں کچھ دیر بعد ابال لیں جب نصف پانی رہ جائے تو مریض کو ایک ایک چھٹانک دن میں تین بار پلائیں ۔

فوائد جب عسر البول اور سنگ گردہ و مثانہ کا عارضہ لاحق ہو تو یہ جوشاندہ پلایا جاتا ہے فوراً پیشاب جاری ہو جاتا ہے پتھریاں ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہونا شروع ہو جاتی ہیں ۔

بکائن

نام

گجراتی در بکانیہ ، سندھی در بکائن نم ، فارسی در بان، بنگالی در گھوڑانم، پنجابی در دھریک ، سنسکرت در منب برکش، انگریزی پرشین لیلک THE PERSIAN LILAC

تعارف

مشہور عام درخت ہے اسکے پتے پھل پھول نیم سے ملتے جلتے ہیں لیکن اس کے پھل میں چار خلنے ہوتے ہیں ۔ ہر خلنے میں ایک تخم ہوتا ہے تخم بکائن کے اوپر سیاہ رنگ کی جھلی سی ہوتی ہے اور اندر سے سفید مغز نکلتا ہے زیادہ تر مغز ہی دواءً مستعمل ہیں انہیں بیجوں کو حب البان یا تخم بکائین کہا جاتا ہے ۔

ذائقہ ———— پتے پوست ، تخم ذائقہ میں تلخ ہیں ۔

رنگ ———— پتے سبز، پھول سفید وزرد

مقام پیدائش ———— تمام ہندوپاکستان ، برما اور ایران

مقدار ———— مغز ۲ رتی سے چار رتی تک پتے ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ

مزاج ———— غدی عضلاتی تہ ہے ۔

افعال و اثرات

غدی محرک عضلاتی محلل ، اعصابی مسکن ، محلل اورام ، مصفی خون ، دافع بواسیر، قاتل کرم ، منقی و مجفف قروح ۔

فوائد و موقع استعمال

غدی عضلاتی ہونے کی وجہ سے اسکے پتے پوست اور تخم خرابی خون ، خارش تر خشک ، برص وبہق اور محلل اورام ہے ۔

چونکہ محلل اثرات رکھتا ہے اس لئے اسکے پتوں کو ابال کر مقام ماؤف کو بھپارہ دیتے ہیں اور پتوں کی بھجیا بنا کر ورم پر باندھتے ہیں اس طرح پرانے سے پرانے زخم مندمل ہوجاتے ہیں ۔

اسکے پتوں کا جوشاندہ تیار کر کے اگر ایسے شخص کو اس پانی سے نہلایا جائے جس کے جسم پر جوئیں پڑ گئی ہوں تو چند بار ایسے پانی میں نہلانے سے تمام جوئیں مرجاتی ہیں بلکہ اگر کپڑوں کو نڈیوں وغیرہ سے محفوظ رکھنا ہو تو اسکے پتوں کو کپڑوں کے ساتھ ملا دیتے ہیں جس سے کپڑے مدتوں محفوظ رہتے ہیں۔

اسی طرح یہ باہر کے کرم وغیرہ قتل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو اندرونی طور پر کرم شکم خصوصاً حب القرع اور خراطین کے قتل کے لئے پوست و بیج کا جوشاندہ پلاتے ہیں۔ مصفی خون ہونے کی وجہ سے خارش اور رطوبتی پھوڑے پھنسیوں کے خاتمے کیلئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے یاد رکھیں اگر اسے مسلسل کافی دیر تک استعمال کیا جائے یا زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے تو نظر کمزور ہونے لگتی ہے اسکے لئے دودھ میں گھی ملا کر پلاتے ہیں تاکہ زیادہ خشکی نہ ہو۔

ھوالشافی :۔ مغز بکائن، گندھک، افسنتین، جمال گوٹہ ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری ــــــــ تمام ادویہ کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔

مقدار خوراک ــــــــ ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ دودھ پلائے جائے۔

افعال و اثرات ــــــــ غدی عضلاتی۔

فوائد مندرجہ بالا، بواسیر خونی و بادی، خارش تر و خشک، دھدر، چنبل کے لئے بہترین نسخہ ہے ہر قسم کی خرابی خون کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ عظم جگر کے لئے اندرونی بیرونی طور پہ مفید ہے۔

یادداشت

تقریباً ہر مفردات کی کتاب میں ہر دوا کا بدل اور مصلح اور مضر اثرات کو لکھا ہے حیرت کی بات یہ ہے کہ طب کے بہت بڑے بڑے جگادری حکما نے فاش غلطیاں کی ہیں اگر ہر ایک پر تنقید کی جائے تو کتاب کا حجم کئی گنا بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔

ان مصنفین میں مخزن المفردات کے مصنف حکیم محبوب عالم اور مخزن
المفردات کے مصنف حکیم محمد کبیر الدین صاحب ہیں انہوں نے اپنی کتب
میں بکائین کے مضر اثرات جگر و معدہ پر خصوصیت سے بتائے ہیں۔
لیکن حیرت کا مقام ہے کہ جب جگر کا مزاج گرم خشک تسلیم
کیا جاتا ہے اور بکائین کا مزاج بھی سب مصنفین نے گرم خشک ہی تسلیم کیا
ہے تو بکائین اپنے ہی مزاج کے اعضاء کو کیسے نقصان دے سکتی ہے۔
اور وہ کونسا نقصان ہوگا حقیقت یہ ہے کہ اگر پہلی کتاب میں کسی مصنف نے
کسی دوا کی خصوصیت اور اس کا نقصان کسی اعضاء پر لکھا ہے دوسروں
نے بجائے تحقیق کرنے کے ویسے ہی نقل کر دیا کسی قسم کی تحقیق و جستجو کرنے کی
زحمت ہی گوارا نہیں کی۔

لہٰذا یاد رکھیں بکائین محرک جگر ہے مقوی معدہ و امعاء ہے
ان اعضاء کے لئے بکائین میں کوئی مضر اثر نہیں ہے۔

بندال ڈوڈا

نام اردو بندال (ہندی) بندال ڈوڈا۔ بنگلہ، ٹھیٹو تری۔ گھونسک تتا (سنسکرت) دیو دالی کنڈ بچلا، عربی قثاء الحمار۔ انگریزی
BRISTLY LUFA

تعارف ایک خوبصورت بیل دار بوٹی ہے کسان عام طور پر کھیتوں
کی حفاظت کے لئے باڑھ کے طور پر بوتے ہیں اس کے
پتے بالکل گردہ کی شکل کے ہوتے ہیں۔ موسم برسات میں یہ بوٹی بہاروں پر ہوتی ہے اور
اسی موسم میں اسے کانٹے دار ریٹھا کے برابر پھل لگتا ہے جو اندر سے خانہ دار ہوتا ہے سوکھ
کر بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔ پھل کے اندر جو خانے ہوتے ہیں ان کے اندر کالے کالے تخم ہوتے

ہیں کچے پھل سفید اور پختہ ہونے پر بھورے سیاہی مائل ہو جاتے ہیں پھل کے منہ پر ایک ڈھکنا سا ہوتا ہے جو پکنے پر خشک ہو کر گر جاتا ہے جسکے باعث اسکے تخم بھی گرنے لگتے ہیں

رنگ ———— پھول سفید ہلکے زرد پھل سیاہی مائل سرخ

ذائقہ ———— تلخ

مقام پیدائش ہندو پاکستان میں ہر علاقہ میں پیدا ہوتی ہے اس کے علاوہ شملہ، پٹھانکوٹ اور سندھ میں خاص کر زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے

مقدار خوراک پھل ایک ماشہ سے ۲ ماشہ یا تین چار عدد جڑ ۵ ماشہ، برائے جوشاندہ۔

مزاج غدی عضلاتی، گرم خشک

افعال و اثرات محرک غدد شدید، محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے، مدر حیض، مخرج جنین، مقئ مسہل قوی، مجفف بواسیر ہے۔

خواص و فوائد ———— بندال ڈوڈا چونکہ نہایت قوی مسہل ہے اسلئے اس کی ذرا سی مقدار زیادہ دینے سے مریض کو دستوں کے علاوہ قے اور پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ حتےٰ کہ پیچش کی طرح خونی پاخانے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

چونکہ پیٹ میں مروڑ پیدا کرتا ہے اسلئے حاملہ عورتوں کو اس کا استعمال نہیں کرانا چاہیئے ورنہ فوراً جنین کو خارج کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ بدقماش عورتیں ناجائز حمل کو اسکے ذریعے گرا دیا کرتی ہیں چونکہ انتہائی گرم خشک ہے اس لئے یہ جسم میں خشکی بڑھا کر مدت سے رکے ہوئے حیض کو جاری کرتا ہے اس مقصد کے لئے اسے جوشاندہ کی صورت میں پلایا جاتا ہے اور شیاف کی شکل میں اسے رحم کے اندر رکھتے ہیں۔ مردہ جنین کو بھی اس طرح خارج کیا جاتا ہے

وقتی اور عارضی طور پر اسے یرقان دور کرنے کے لئے اس کو پانی میں
بھگو کر دوسرے دن ۲، ۳ تین قطرے ناک میں قطور کرتے ہیں جس سے
ناک کے ذریعے بہت سا زرد پانی خارج ہو جاتا ہے جس سے آنکھوں کی
زردی زائل ہو جاتی ہے لیکن کچھ عرصہ بعد پھر عود کر آتی ہے لیکن یرقان
اگر دوبارہ نہ بھی ہو تو یرقان سے پیدا شدہ تکالیف دور نہیں ہوتی جب
تک کہ جگر میں مشینی تحریک پیدا نہ کر دی جائے چونکہ محقف بواسیر ہے
لہٰذا بندال ڈوڈا پیس کر گھی میں پولٹس بنا کر بواسیری مسوں پر باندھتے ہیں
یاد رکھیں یہ فعل کئی بار کرنا پڑتا ہے پھر کہیں جا کر مقصد حاصل ہوتا ہے۔

یادداشت چونکہ قوی دست آور ہے اسلئے بعض
حکماء اسے استسقا کے لئے استعمال کرتے ہیں جس سے دست
آ کر ایک دفعہ پانی خارج ہو جاتا ہے لیکن یاد رکھیں جہاں
بندال ڈوڈا سے پانی خارج ہوتا ہے اس سے زیادہ مقدار

میں پانی پڑنے کی صلاحیت اور بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ
صرف یہی ہے کہ اس میں خشکی بہت زیادہ ہے۔ اور
کیمیائی طور پر صفرا زیادہ جمع ہوتا ہے جس سے عضلات
میں انتہائی تحلیل ہو کر پانی جلد پڑنے لگتا ہے۔ اسلئے
حقیقی طور پر بندال ڈوڈا استسقا کے لئے مفید نہیں ہے
بالکل ایسی قوی مسہلا تاثیر کی وجہ سے گیا لگوڑ کو استسقاء
کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن یاد رکھیں صرف جلاب آنے
سے پانی ختم نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اعضا کی مشینی و کیمیاوی خرابیوں
کو دور کرنا پڑتا ہے۔

مثلاً جب جگر کے فعل میں کیمیائی طور پر تیزی ہو تو جگر ضرورت سے زیادہ صفرا خارج نہیں کرتا جس سے یہی فاضل صفرا خلاؤں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جس مقام میں یا جگہ میں یہ صفراء اکٹھا ہوتا ہے اسی مقام کے نام کو استسقاء کہا جاتا ہے۔ ورنہ ماہیت میں کسی بھی استسقاء میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مثلاً اگر صفراوی رطوبات پیٹ میں جمع ہوتی ہیں تو اسے استسقاء زقی کہتے ہیں۔ اگر دماغ میں جمع ہوتی ہیں تو اُسے استسقاء دماغ کہا جاتا ہے اگر خصیہ میں جمع ہو جائے تو استسقاء خصیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے علاج کے لئے جگر کے فعل میں مشینی تیزی پیدا کرنی پڑتی ہے جس سے ایک طرف جگر صفراء کی پیدائش جاری رکھتا ہے اور دوسری طرف فاضل صفرا خون سے خارج کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جوں جوں صفرا خارج ہوتا ہے اسی مقدار سے استسقا میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے ایک وقت

آتا ہے کہ تمام فاضل صفرا جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور استسقاء کو کلی آرام آجاتا ہے اس مقصد کے لئے ہر گرم تر یا تر گرم شے مفید ہے۔

لیکن چونکہ بندال ڈوڈا گرم خشک ہے اور جگر کی کیمیاوی تحریک بڑھاتا ہے جس سے صفراء خارج ہونے کی بجائے خون میں جمع ہوتا ہے اسلئے یہ استسقاء کے لئے قطعاً مفید نہیں ہے۔

شیاف مدر حیض

ہوالشافی، مرچی، مصبر، بندال دوڈا ہر ایک ہموزن

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے ۱½ انچ کی لمبی لمبی بتیاں بنالیں،

افعال و اثرات و فوائد غدی عضلاتی ہیں جب کسی وجہ سے بچہ پیٹ میں مرجائے اور کسی دوا سے خارج نہ ہوتا ہو تو اس شیاف کو اندر رکھواتے ہیں اور طور پر تین ڈوڈا کو ابال کر پلاتے ہیں۔ فوراً بچہ باہر آجاتا ہے۔ مدت سے رکے ہوئے حیض کو جاری کرتا ہے۔

حبّ دائمی قبض کشا

ہوالشافی، اجوائن ۴ تولہ، رائی ۴ تولہ، بندال ڈوڈا ۲ تولہ

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے گولیاں بقدر نخود بنالیں ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ پانی قبض کے لئے بے ضرر ہے۔ قولنج میں بھی اعلیٰ درجہ کی دوا ثابت ہوئی ہے۔

ان ادویہ کو تیل میں ملا کر بواسیری مسوں پر لگانے سے مسّے خشک ہوجاتے ہیں۔ یا ان ادویہ کا سفوف کوئلوں پر چھڑک کر دھواں دینے سے بھی بواسیر کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

بھنگرہ

نام: سنسکرت، بھرنگ راج (نیلے پھولوں والا) بھینگرا (سفید پھولوں

والا) سورن بھنگار، زرد پھولوں والا، بنگالی، کیسوئی، لاطینی،
ECLIPTA EREGTA (ہندی) جل بھنگرا

تعارف جو ایک بالشت سے دو بالشت تک بلند ہوتی ہے۔ اور بالعموم ندی نالوں کے کناروں پر جہاں پانی کا بہاؤ مسلسل ہو۔ وہاں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے جل بھنگرہ کہتے ہیں پتے برگ پودینہ سے مشابہ ہوتے ہیں پھول بالعموم سفید ہوتا ہے اس کی دوسری قسمیں بھی ہیں۔ جن کے پھول نیلے اور زرد ہوتے ہیں سیاہ پھولوں والا بھنگرہ بھی ہوتا ہے۔ جو بہت مشکل سے ملتا ہے اسکے تخم کاسنی کے تخم کے مشابہ لیکن ان سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔

رنگ ــــــ پتے سبز، پھول سفید، نیلے، سیاہ، زرد

ذائقہ ــــــ تیز اور تلخ

مقام پیدائش پاک و ہند میں مدراس، مشرقی پنجاب کے ندی نالوں اور باغات کے اندر ہر موسم میں پایا جاتا ہے۔ برسات کے موسم میں بہت اگتا ہے۔

مقدار خوراک برگ ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ، تخم ایک ماشہ سے دو ماشہ،

مزاج غدی عضلاتی گرم خشک

افعال و اثرات محرک جگر، محلل عضلات، مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر خون میں حرارت و صفرا بڑھاتا ہے۔

خواص و فوائد غدی عضلاتی ہونے کی وجہ سے خارش پھوڑے پھنسی اور خرابی خون میں بے حد مفید ہے چونکہ

رطوبات خشک کرتا ہے اسلئے مقوی بصر ہے۔
محلل ہونے کی وجہ سے صلابت جگر و طحال کے بڑھ جانے کے
لئے بے حد مفید ہے۔
چونکہ حرارت کا اثر رکھتا ہے اسلئے سردی خشکی کی وجہ سے درد
دانت کو فوراً فائدہ دیتا ہے اسکے اسی اثر کی وجہ سے بڑاس کے لوگ
عقرب گزیدہ یعنی بچھو کلٹے کے لئے مقام گزیدہ پر پتوں کا لیپ لگایا
کرتے ہیں۔ اس سے درد کو فوراً تسکین ہوجایا کرتی ہے۔
گرم خشک مولد صفرا ہونے کی وجہ سے بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور
ان کی سیاہی مدت تک قائم رکھتا ہے بھنگرا سیاہ کو روغن کنجد
میں ہم وزن ملاکر پکاتے ہیں اور بعد میں چھان کر بالوں کو لمبا کرنے
اور سیاہ کرنے کے لئے روزانہ لگایا کرتے ہیں۔
مقوی باہ ادویہ میں ملاکر تقویت باہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

روغن بھنگرا

ھوالشافی :۔ بھنگرا کا پانی ۴ سیر، روغن ناریل یا روغن
کنجد ایک سیر، لوہ چون، ہرڑ، آملہ، عشبہ، ہر ایک چار تولہ۔
ترکیب تیاری :۔ بھنگرا کا پانی اور روغن کڑاہی میں ڈال کر

باقی ادویہ کو باریک کرکے کپڑے کی ایک پوٹلی میں باندھ کر کڑاہی میں لٹکائیں
آگ پر گرم کریں جب تمام پانی خشک ہوجائے تو پوٹلی نچوڑ کر پھینک دیں یہی روغن
بھنگرہ ہے۔

فوائد: بالوں کو قبل از وقت گرنے سے روکتا ہے بینائی تیز کرتا ہے اس
کے استعمال سے بال لمبے اور سیاہ ہوجاتے ہیں۔

برائے مصفی خون

ھوالشافی :- افیتمون، عشبہ، گندھک، تخم بھنگرہ ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک :- ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا چائے

فوائد :- ہر قسم کی خرابی خون کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے بے ضرر ہے

پلاس پاپڑہ

نام — ہندی، پلاس پاپڑہ، ٹیسو کا درخت، (سندھی) چھاچھرو۔ (سنسکرت) پلاش بیج (انگریزی) بوٹیا سیڈز BUTEA SEEDS

گل کا نام، گل ٹیسو

تعارف — اٹھنی کے برابر بڑے اور گول نہایت ہی ہلکے درخت ڈھاک کے بیج ہیں ہر ایک بیج ۱½ انچ لمبا ¾ انچ چوڑا اور ۱/۱۶ انچ موٹا ہوتا ہے تخم کے اوپر چھلکا باریک چمک دار اور بھری دار ہوتا ہے بیج گول ہوتے ہیں جسامت میں درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔

رنگ — باہر کا چھلکا سرخی مائل بھورا مغز سفید مائل بہ زردی، پھول کا غنچہ کالا اور دھوئیں دار گل کھلنے کے بعد نارنجی رنگ نکلتا ہے

ذائقہ — تلخ چرپرا

مقدار خوراک — ۵ رتی سے ۱۰ رتی

مقام پیدائش — بنگال و ہندوستان

مزاج — گل گرم تر، باقی حصے گرم خشک

افعال و اثرات — غدی عضلاتی ہے یعنی جگر و غدد میں شدید تحریک پیدا کرتا ہے محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے

کیمیاوی طور پر خون میں صفرا کا اضافہ کرتا ھے۔

خواص ملین، جالی، مفرح، قاتل کرم کش، مشتہی، مقوی باہ محلل اور کاسر

فوائد یاد رکھیں کسی بھی تحریک سے جب رکی ہوئی رطوبات میں خمیر پیدا ہوتا ھے تو اسمیں جراثیم بلکہ بڑے بڑے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں کیچوے، کدو دانے اور چنونے قابل ذکر ھیں جن کا علاج اس عضو کو تحریک دینے سے ہوتا ھے جس کے سکون کی وجہ سے رطوبات رکی تھیں جو نہی مسکن عضو میں تحریک ہوتی ھے فوراً رطوبت ختم ہونا شروع ہو جاتی ھے جراثیم اور کیڑے مکوڑے مرکر خارج ہو جاتے ھیں چونکہ پلاس پاپڑہ نہایت اچھا غدی محرک ھے اس لئے یہ پیٹ کے کیڑوں کو مارنے کے لئے خصوصاً کدو کیڑوں کو ختم کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

ملین ہونے کی وجہ سے مقبض کشا ھے۔ چونکہ حرارت کو کنٹرول کرتا ھے اور رطوبات بھی تحلیل کرتا ھے اسلئے دائمی قبض کے لئے بے حد مفید ھے جالی اور مفرح ہونے کی وجہ سے علامات بلا بہ خصوصاً خارش و قوبا (رنگ ورم) کے لئے اسکا لیپ کرتے ھیں ناسور جیسے خوفناک پھوڑوں کو جو بغیر اپریشن کے بند نہیں ہوا کرتے کیونکہ ایسے پھوڑوں کے منہ کا گوشت موٹا اور سخت ہو چکا ہوتا ھے۔ جو بند نہیں ہو سکتا اس کا صحیح علاج تمام بیرونی موٹا اور سخت گوشت کا علیحدہ کرنا ضروری ہوتا ھے جو دو طریق پر ہی علیحدہ ہو سکتا ھے اول تیز نشتر سے کاٹ دیا جائے، دوم کوئی ایسی اکال یعنی جالی دوا لگا دی جائے جو گندے گوشت کو کھائے چونکہ پلاس پاپڑہ بھی اکال اور مفرح اثر رکھتا ہے اس لئے یہ ناسور، دھدر اور چنبل اور بواسیر کے لئے بہترین دوا ھے۔ اسکے انہی افعال و اثرات کی وجہ سے عضو مخصوص کے مقامی نقائص

دور کرنے کے لئے حکماء طلاؤں میں شامل کرتے ہیں ۔"

جالی اثرات کی وجہ سے آنکھ کے جالے اور پھولے کو کاٹنے کے لئے پوست ہلیلہ کے ساتھ سلایہ کر کے آنکھ میں ڈالتے ہیں ۔

مرہم ناسور

ھوالشافی ۔ ر نیلا توتیا ۶ ر ماشے ، جمالگوٹہ ۶ ر ماشے ، صابن ۵ ر تولہ ، پلاس پاپڑہ ایک تولہ ، سندھور ایک تولہ ،

ترکیب تیاری صابن کے علاوہ تمام دواؤں کو باریک مثل سرمہ کر لیں پھر صابن کو آگ پر پگھلا کر دوسری دواؤں کو شامل کر دیں ۔ بس ایک اعلےٰ درجے کا مرہم تیار ہے

فوائد یہ مرہم افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہے ضرورت کے مطابق ناسور ، بھگندر ، بواسیری مسّے ، چنبل اور دھدر کے رفع کرنے کے لئے تھوڑی لگانی چاہیئے جب سوزش یا پھنسیاں پیدا ہونا شروع ہو جائیں تو دو دن ختم کر دیں ۔ چند بار لگانے سے آرام ہو جائے گا ۔
یہ مرہم حلق اور کجی کے مریض کے عضو تناسل پر لگائی جا سکتی ہے حلق کے مریض کو تو عضو کے دونوں طرف لگائیں ۔ لیکن کجی کی صورت میں جس طرف عضو مڑا ہوا ہو اس طرف دوا نہ لگائیں کیونکہ وہ تندرست ہے جس نے اپنی طرف عضو کو کھینچ لیا ہے لہٰذا دوسری طرف اس مرہم کو ذرا گرم کر کے لگائیں

چند دنوں میں تمام نقائص دور ہو جاتے ہیں ۔"

نسخہ برائے قاتل کیچوے

ھوالشافی :- پلاس پاپڑہ، کمیلہ، مصبر ہر ایک ہم وزن لے کر باریک سفوف کرلیں ۔

مقدار خوراک :- ایک ماشہ سے دو ماشہ دن میں چار بار

خواص و فوائد | نہایت اعلیٰ درجے کا عضلاتی بلغم مرکب ہے اندرونی طور پر قاتل کرم شکم خصوصاً کیچوے ہلاک کرنے کے لئے بے ضرر چیز ہے ۔ بلغمی دمہ، بلغمی کھانسی اور اعصابی قبض دور کرنے کے لئے بے خوف و خطر استعمال کرتے ہیں ۔"

پنواڑ

نام | پنجابی (پواڑ (ہندی) چکونڈ (گجراتی) کوواڈیو (بنگالی) چکوند (فارسی) سنگ لبویہ (عربی) قلب (انگریزی) کے شیسا لوڑا

CASSIA TURRA

تعارف | پنواڑ کا پودا کسوندی کے پودے کے مشابہ ہوتا ہے جو نسبتاً اس سے چھوٹا۔ تقریباً نصف گز تک بلند پتے گول، بدبودار اور لعاب دار ہوتے ہیں۔ سرس کے پتوں کی طرح شام کے وقت آپس میں مل جاتے ہیں یعنی مرجھا جاتے ہیں اور صبح کے وقت پھر کھل جاتے ہیں پھل زرد رنگ، تخم دانہ موٹھ کے برابر اور غلاف کے اندر ہوتے ہیں یہ تخم نہایت سخت ہوتے ہیں اور یہی زیادہ تر دوا مستعمل ہیں اسکے پتوں اور بیجوں میں کرائیسوفینک ایسڈ پایا جاتا ہے ۔

رنگ :۔۔۔ پتے سبز، پھل و پھول زرد، بیج سبزی مائل
ذائقہ :۔۔۔ پھیکا
مزاج :۔۔۔ گرم خشک (غدی عضلاتی)
مقدار خوراک ۔۔۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک

مقام پیدائش بنگال، سی پی، متحدہ ممالک، پٹھانکوٹ مشرقی پنجاب، پاکستان

افعال و اثرات غدی عضلاتی، یعنی محرک غدد محلل عضلات مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر خون میں صفرا و حرارت بڑھا کر لطافت پیدا کرتا ہے۔ قاطع صفرا ہے۔

خواص :۔ مولد صفرا، مسہل و مخرج سودا۔ جالی اور محلل ہے ملین۔

فوائد :۔ پنواڑ میں عنصری طور پر حرارت بے انتہا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جگر و طحال کے انتہائی سکون توڑنے کے لئے استعمال کرتے ہیں جب عضلاتی تحریک سے طحال میں سکون ہو کر عظم کی حالت پیدا ہو چکی ہو تو اسوقت پنواڑ کو رائی کے ساتھ پیس کر طحال کے مقام کی جگہ لیپ کرتے ہیں۔

اسی طرح اس کی جڑ کا سفوف داد اور چنبل پر لیپ کرتے ہیں جو نہایت مجرب ہے امراض وبائیہ میں اس کی دھونی بے حد مفید رہتی ہے۔

سرسوں کی طرح اسکے پتوں کا ساگ پکا کر کھاتے ہیں جو بڑھی ہوئی تلی کے لئے بے حد مفید ہے۔ بچوں کو دانت نکلنے کے زمانے میں بخار آنے لگے تو اسکے پتوں کا جوشاندہ پلاتے ہیں جو نہایت اچھا غدد محرک جاذبہ ہے اسلئے اسے بواسیری مسّوں پر بیرونی طور پر لگاتے ہیں اور مریض کو اندرونی طور پر کھلاتے بھی ہیں۔ جس سے چند دنوں میں مسّے خشک ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں مسہل سودا ہونے کی وجہ سے فالج، اوجاع مفاصلہ اور دیگر امراض باردہ میں خصوصیت

سے مفید ہے۔ اسلئے کسی حد تک بلغمی کھانسی اور ضیق النفس
چونکہ غدی عضلاتی ہے اسلئے کسی حد تک بلغمی کھانسی اور ضیق النفس
بلغمی میں بھی فائدہ مند ہے چونکہ جالی اور محلل ہے اسلئے اسے برص و بہق اور
سخت اور سرخ رنگ کے پھوڑوں پر لیپ کرتے ہیں جن میں نہایت
مجرب ثابت ہو رہے ہیں۔
ملین ہونے کی وجہ سے قبض دائمی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

سفوف محلل

ھوالشافی :- رائی، تخم مولی، باپچی، انزروٹ، بیوارڈ، پوست
جڑ کریر (کریر وہی ہے جس کے ڈیلوں کا اچار بناتے ہیں) ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری :- تمام ادویہ کو باریک کر کے ملا لیں۔

موقع استعمال چونکہ افعال و اثرات میں یہ نسخہ غدی عضلاتی ہے
اسلئے اسے مندرجہ ذیل علامات میں بے خوف و خطر
استعمال کر سکتے ہیں۔

نمونیہ میں چھاتی پر جس طرف درد ہو رہا ہو لیپ کر دیا کریں۔ چند منٹوں
میں درد کافور ہو جائے گا داد اور چنبل پر پانی کی مدد سے پتلا کر کے
پتلا سا لیپ کر دیا کریں چند دنوں میں خارش بند ہو جائے گی آہستہ آہستہ
چنبل اور داد کا مقام ملائم ہونا شروع ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ میں کلی آرام آجائیگا
اس نسخہ کو بواسیری مسوں پر لیپ کرنا بے حد مفید ہوا کرتا ہے۔
برص و بہق پر بھی اس کا لیپ لیموں کے پانی کی مدد سے تیار کر کے لگانا
فوراً فائدہ کرتا ہے۔

نوٹ :- اس نسخہ میں تمام ادویہ جالی اور محلل ہیں لہٰذا انہیں اول

تھوڑی مقدار میں لگائیں جب برداشت ہو جائے تو دوسرے دن زیادہ بھی
کر سکتے ھیں ۔ اگر پہلے دن ھی دوا زیادہ وزن میں لگائی گئی تو مریض کے
مقام ماؤف پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آئیں گی جس سے مریض ڈر جائیگا
اور علاج چھوڑ دے گا ۔

پودینہ

نام عربی، خودنج ۔ فوتنج (سندھی) پھودنو ۔ (انگریزی) مِنٹ پیپر منٹ
MINT, PEPPERMINT

تعارف مشہور خوشبودار بوٹی ھے ۔ اس کی کئی اقسام ہیں جن
میں پودینہ باغی اور پودینہ کوھی قابل ذکر ھیں ۔ تیز بو ساتھ
عطریت کے اور پتے اس کے ریزہ ریزہ مائل بہ گولاھٹ نازک و نرم بیج
تخم ریحان کے مشابہ ہوتے ھیں اسکے جوھر کا نام ست پودینہ ھے

ذائقہ: ـــــ تیز چرپرا خفیف تلخی لئے ہوئے

رنگ: ـــــ سبز

مقدار خوراک: ـــــ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ

مقام پیدائش ہندو پاکستان میں ھر جگہ پایا جاتا ھے جس قسم کے
علاقے میں پیدا ہوتا ھے اسی نام سے مشہور ھے
مثلاً پہاڑوں پر پودینہ ملے تو اسے پودینہ پہاڑی کہتے ھیں یا فودنج جبلی کہتے
ھیں ۔ جنگلوں میں پیدا ہو تو پودینہ کوھی یا پودینہ جنگلی کہتے ھیں دریاؤں
یا نہروں پر ملنے والا پودینہ، پودینہ نہری کہلاتا ھے اور باغ میں کاشت
کیا جاتا ھے اسے پودینہ باغی کہتے ھیں ۔

مزاج ـــــ گرم خشک

افعال و اثرات ـــ میں غدی عضلاتی تھے یعنی محرک جگر، محلل عضلات

اور مسکن اعصاب ھے کیمیائی طور پر خون میں صفرا و حرارت کو پیدا کر کے روکتا ھے

خواص مفضج مواد غلیظہ ، محلل ، جاذب ، محمر ، قاتل کرم ، دافع مسکن درد ، مدر حیض ، معرق کاسر ریاح ، مقوی معدہ ہاضم کی خصوصیت اس میں بے حد پائی جاتی ھے محافظ حرارت عزیز یہ ھے ۔

فوائد پودینہ زیادہ تر علامات معدہ مثلاً ضعف معدہ ۔ درد شکم ۔ نفخ شکم ، درد ضعف اشتہا میں بکثرت استعمال کیا جاتا ھے ۔
قے ، ابکائی اور غثیان کو تسکین دینے کے لئے اسکا جوشاندہ یا عرق پلاتے ھیں ۔

چونکہ نہایت اعلےٰ درجہ کا محافظ حرارت عزیزی ھے اس لئے جب ھیضہ جیسی خوفناک علامت میں حرارت عزیزی اخراج پا رھی ہو اور مریض کا حرارت کی کمی سے تشنج اور جسم سرد ہو رہا ہو اسوقت اس کا پانی پلانے اور حقنہ کرنے سے آنتوں کے غدد جاذبہ تحریک میں آجاتے ھیں جسم سے طوبات اخراج پانے کی بجائے خون میں شامل ہونا شروع ہو جاتی ہے چند ھی منٹوں میں مریض کی پیاس بجھ جاتی تھے پانی کی طلب جو منٹ منٹ بعد ہوتی تھے وہ ختم ہو جاتی تھے ، دست رطوبات کے جذب ہونے کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں اعصاب میں مسکن صورت ہو کر درد بند ہو جاتا ہے ۔

پودینے کا جوشاندہ قاتل کرم شکم ھے اس مقصد کے لئے اس کے جوشاندہ کا صاف کیا ہوا پانی بذریعہ انیما (حقنہ) آنتوں میں داخل کرتے ہیں ایک دو دفعہ کرنے سے پیٹ کے تمام کیڑے ہلاک ہو جاتے ھیں ۔

تازہ پودینہ کا پانی ناک اور کان میں ٹپکانا ناک اور کان کے کیڑوں کو مار کر خارج کرتا ھے ۔

محلل عضلات ھے اس لئے عضلاتی پھوڑے پھنسیوں ، خارش چنبل کے لئے اندرونی و بیرونی طور پر اس کا استعمال بے حد فوائد کا حامل ھے چونکہ کاسر ریاح ہے اس لئے جب عضلاتی اعصابی تحریک سے پیٹ

میں اپھارا ریاح جمع ہو رہے ہوں تو یہ ان میں تحلیل پیدا کر کے خارج کر دیتا ہے بلکہ ان کی پیدائش روک دیتا ہے ۔

چونکہ محمر ہے اسلئے رائی وغیرہ کے ساتھ شامل کر کے طلاؤں ۔ ابٹنوں اور ضمادوں میں استعمال کرتے ہیں پودینہ کے اسی محمر اثرات کی وجہ سے اس کا فرزجہ اور شافہ استعمال کرتے ہیں جو نہایت اعلیٰ درجہ کا مدر حیض ہے جب عورت کو حمل کی وجہ سے شدید تکلیف ہو تلف ہو جانے کا ڈر ہو تو اس کا حمول کر کے حمل ساقط کیا جاتا ہے ،

چونکہ عضلاتی تحریک سے رطوبات انتہائی گاڑھی ہو جاتی ہیں جو اخراج پانے کا نام نہیں لیتیں ایسی حالت میں اس کا استعمال بلغم کو رقیق و لطیف کر کے خارج کر دیتا ہے ۔

بچھو ، بھڑ وغیرہ کے کاٹے ہوئے مقام پر اس کا طلاء کرنا زہر کو جذب کر کے درد کو تسکین دیتا ہے ۔

خاص نقطہ

پودینہ میں قوت ہاضم اور ریاح کو خارج و تحلیل کرنے کی تریاقی صفت پائی جاتی ہے یہاں اس کی توضیح و تشریح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ،

یاد رکھیں کسی شے کا ہاضم اور کاسر ریاح ہونا ۔ اس شے کی اپنی خصوصیت نہیں ہوتی ۔ بلکہ اس کے اپنے افعال اثرات کی کسی مفرد اعضاء پر شدیت ہوتی ہے کبھی اس شے کے افعال و اثرات میں شدت مقدار خوراک کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی عضو میں کمزوری ہوتی ہے

یہ افعال و اثرات کبھی اعصاب پر ہوتے ہیں کبھی عضلات

وغدد بر ہوتے ہیں۔ جس مفرد عضو کے افعال و اثرات میں تیزی
ہوگی اس کے عمل سے ہاضمہ ملین اور کاسر ریاح کی صورتیں پیدا
ہونگی اسی کے عمل سے ہاضم اور ملین کی صورت پیدا ہوگی۔ یہ
کبھی نہیں ہوگا کہ ہمیشہ ہر قسم کی اشیاء کسی ایک ہی مفرد عضو
پر ایک جیسا عمل ہوکر ہاضم ملین اور کاسر ریاح کی صورت پیدا
ہوجائے یہی وجہ ہے کہ ہر مرض اور علامت کے لئے مختلف
اقسام کے ہاضم و ملین مسہل اشیاء و اغذیہ اور ادویہ پائی جاتی ہیں

عمل میں فرق

یاد رکھیں ہر مفرد عضو کے دو قسم کے افعال ہوتے ہیں
اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہر مفرد عضو کی دو کیفیات
ہوتی ہیں اس کا مزاج گرم خشک ہوگا یا گرم تر اسی طرح تر گرم ہوگا یا تر سرد
یا اس طرح سمجھ لیں کہ اس کا پہلا عمل مشینی ہوتا ہے دوسرا نتیجہ کیمیاوی ہوتا ہے
یہی وجہ ہے کہ اشیاء اغذیہ اور ادویہ میں بھی مشینی اور کیمیاوی اثرات
پائے جاتے ہیں۔

یاد رکھیں ہر عضو کی کیمیائی تحریک میں اسکی ریاح خارج ہونے کی بجائے
رکتی ہیں اور اس عضو کی مشینی تحریک میں خارج ہوتی ہیں۔ مثلاً قلب
کی عضلاتی اعصابی تحریک میں جو اس کی کیمیائی تحریک ہے۔ ریاح جسم میں
رکتی رہتی ہیں اور اخراج کا نام تک نہیں لیتی حتٰی کہ شدید اپھارا آکر موت بھی
واقع ہوسکتی ہے۔ جونہی قلب کی مشینی تحریک عضلاتی غدی پیدا کرنے
کے لئے (جو نہ صرف محلل ریاح ہے بلکہ مخرج ریاح بھی ہے) ادویہ اغذیہ اشیاء
دیجاتی ہیں۔ فوراً ریاح خارج ہوکر تکلیف رفع ہوجاتی ہے۔ مثلاً ھینگ، ایلوا
اندرائن، اذراقی، بارانسنگا۔ اسی طرح غدی تحریک میں خاص کر استسقاء
کے مریض میں جو ریاح رک جایا کرتی ہے جو جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی
تحریک کا مریض ہوتا ہے اس کی ریاح و پانی خارج کرنے کے لئے جگر کی مشینی

تحریک کی ادویہ اغذیہ استعمال کرنا پڑتی ہیں جو چند دنوں میں ہی نہ صرف ریاح خارج کر دیتی ہیں بلکہ پانی بھی خارج ہو جاتا ہے اس مقصد کے لئے زنجبیل ریوند عصارہ، ریوند خطائی، نوشادر، سنا مکی وغیرہ استعمال کرنا پڑتی ہیں

فرنگی طب کی غلط فہمی

جہاں اطباء وید اور حکماء میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ ہر مخرج ریاح کو ہر تحریک میں استعمال کر کے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح فرنگی طب میں بھی سب سے بڑی غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ ان کے ہاں اشیاء کی کیفیات و مزاج اور اخلاط کی کوئی صورت نہیں پائی جاتی اور نہ ہی بالاعضاء اثرات حاصل کرنے کا کوئی قانون پایا جاتا ہے۔ فرنگی طب میں تو ادویہ کے افعال و اثرات حاصل کرنے کا طریقہ بالخاصہ ہے یعنی ان کا خیال ہے کہ ہر دوا غذا میں اثرات کیفیات مزاج اخلاط اور بالاعضاء نہیں پائے جاتے بلکہ بالخاصہ ہیں۔

چونکہ ایک ہی قسم کے بالخاصہ اثرات و افعال مختلف مزاج کی ادویات میں پائے جاتے ہیں جن سے ایک طرف یقینی علاج نہیں کیا جا سکتا دوسری طرف بالخاصہ صورتوں کے درجات مقرر نہیں کئے جا سکتے ہیں اور نہ ہی بالاعضاء ان کا تعین کیا جا سکتا ہے

مثلاً ہینگ، سونٹھ (زنجبیل) بادیاں وسوڈا بائی کارب بالخاصہ دافع ریاح ہیں مگر کیفیات مزاج اخلاط اور بالاعضاء ان میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ فرنگی طب اپنے علاج میں اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک وہ اپنے خواص الاشیاء میں کیفیات مزاج، اخلاط

اور بالا اعضا اثرات شامل نہ کرے یہی وجہ ہے کہ ان کی تجربہ شدہ ادویات ہر
پانچ سال یا دس سال بعد بدل جاتی ہیں کیونکہ مزید تجربوں کے بعد وہ پہلی
ادویات کو چھوڑ دیتے ہیں۔
فرنگی طب میں دوسری بڑی خرابی یہ بھی پیدا ہوگئی ہے کہ ادویات کے افعال و
اثرات صرف قتل جراثیم تک محدود ہوتے جا رہے ہیں ان کے علاج میں ناکامی کا
یہی سب سے بڑا راز ہے۔
پودینہ کے پتوں میں ایک فراری روغن پایا جاتا ہے جو ست پودینہ کے نام
سے بازاروں میں فروخت ہوتا ہے۔
پودینہ کئی مرکبات میں استعمال کیا جاتا ہے اس کا عرق بھی دوائیہ مستعمل
ہے معجون فوتنجی اس کا مشہور مرکب ہے۔

عرق پودینہ

ھوالشافی :- برگ پودینہ ½ سیر پانی ۸ سیر

ترکیب تیاری :- قرع انبیق کے ذریعہ ۶ بوتل عرق کشید کر لیں۔

مقدار خوراک :- ۲ تولہ سے ۵ تولہ بعد از غذا

خواص و فوائد یہ عرق افعال اثرات میں غدی عضلاتی ہے مندرجہ
بالا تمام علامات رفع کرنے کے لئے بے حد مفید
ہے زچہ و بچہ کو اور بیمارہ میں ہر عمر میں بے خوف و خطر دے سکتے ہیں۔

سفوف ہاضم

ھوالشافی :- سنڈھ ایک تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ
پودینہ ۲ تولہ، اجوائن و نمک ہر تولہ،

ترکیب تیاری: تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کریں۔
فوائد: ـــ بدہضمی، اپھارا، قبض، عظم طحال میں بے حد مفید ہے۔

تارامیرا

نام عربی، جرجیر، فارسی تره تیزک، اردو تارامیرا، پشتو حمارا پنجابی اسوں، بنگلہ ہلیم، سندھی آہرلو

تعارف تارامیرا ہند پاکستان کے زمینداروں کے لئے گندم، چاول کپاس کی طرح زر کثیر کمانے کی فصل ہے اسے تقریباً ہر زمیندار کاشت کرتا ہے اس کا پودا سرسوں کے پودے سے قدرے چھوٹا ہوتا ہے پتے لمبے لمبے مولی کی طرح کٹاؤ دار ہوتے ہیں لیکن نہایت ملائم ہوتے ہیں جڑ موصلی دار سخت ہوتی ہے اس کے تخم مولی کے تخموں سے چھوٹے اور سرسوں کے بیج کے برابر لیکن سرسوں کا بیج بالکل گول ہوتا ہے اور تارامیرا قدرے چپٹا اور دبا ہوا ہوتا ہے۔ یہ صحرا میں خودرو بھی پیدا ہوتا ہے اسے صحرائی تارامیرا کہتے ہیں۔

رنگ: ـــ ہلکا سرخی مائل خاکی پھول زرد سفید پتے گہرے سبز کٹاؤ دار

ذائقہ چرپرا۔ بعض کتب میں اس کا ذائقہ تیز تلخ وکڑوا لکھا ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ اس کا ذائقہ سنڈھ کی طرح تیز اور چرپرا ہوتا ہے تلخی وکڑواپن اس میں موجود نہیں ہے۔

مقدار خوراک: ـــ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ زیادہ مقدار میں قے آور ہے

مقام پیدائش ہندو پاکستان کے تمام نہری علاقوں میں پایا جاتا ہے خودرو جنگلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

مزاج ـــ گرم خشک غذی عضلاتی

افعال و اثرات غدی عضلاتی یعنی محرک جگر، محلل عضلات و قلب اور مسکن اعصاب و دماغ ہے کیمیائی طور پر خون میں صالح حرارت غریزی کا اجتماع کر کے صفرا کی پیدائش بڑھا دیتا ہے۔

خواص ہاضم، کاسر ریاح، مولد منی، جالی، محمر، مقوی معدہ و امعا۔ مقوی باہ اور مدر حیض ہے۔

فوائد غدی محرک ہونے کی وجہ سے تلی و جگر کے سدے کھولتا ہے جب صفرا کی کمی سے معدہ و امعا میں ضعف ہو تو اسکو دور کر کے ہاضمہ درست کرتا ہے۔

غدی عضلاتی ہونے کی وجہ سے حرارت و صفرا کو جسم میں جمع کر کے جگر و گردہ کی پتھریوں کو ریزہ ریزہ کرتا ہے اور پیشاب کے ذریعے خارج کرتا ہے صفرا کی کمی دور ہو کر دائمی قبض دور ہو جاتی ہے بواسیر جیسی خطرناک علامت ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے پھولوں کی بھرجی (سالن) بنا کر کھاتے ہیں جو ایک طرف قبض کو دور کرتی ہے دوسرے ریاح شکم اور ریاحی دردوں کے رفع کرنے کے لئے لاجواب غذائے دوا ہے یاد رہے تارامیرا میں نباتاتی طور گندھک کافی مقدار میں پائی جاتی ہے جالی ہونے کی وجہ سے یہ چہرے کے داغ دھبے۔ چھائیں اور برص پر لگاتے ہیں جس سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

یاد رکھیں ہر قسم کی خارش اور داد چنبل کے مقام پر سوداوی مادہ کا اجتماع ہوتا ہے اور سردی خشکی کی انتہا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان مقامات پر دوران خون کی آمد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے جس وجہ سے اس مقام کی جلد موٹی اور کمزوری ہوتی ہے یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اس جگہ کے غدد انتہائی سکون میں ہوتے ہیں اور یہ غدد انتہائی کمزوری کی وجہ سے اپنے اندر کی فاضل رطوبات کو خارج نہیں کر سکتے۔

ان تکالیف کا صحیح علاج یہ ہے کہ مقامی غدد اوران کا مرکز جگر کو تحریک میں لایا جائے اور خیال رکھا جائے کہ جسم میں صفرا و حرارت کو خارج نہ ہونے دیا جائے جب تک یہ غیر طبعی علامات دور نہ ہو جائیں یہاں سے کالے دوران خون درست نہ ہو جائے جلد بالکل ملائم اور دوسرے مقامات طبعی ہو جائے جونہی جگر و غدد میں تحریک پیدا ہو جائے گی فوراً ہی جسم کے کمزور غدد اپنے اندر کی رطوبات کو نچوڑ کر خارج کرنا شروع کر دینگے اور حرارت وصفرا کو جذب کریں گے ایک وقت آئے گا کہ تمام جسم کے غدد اپنا طبعی فعل ادا کرنا شروع کر دیں گے نتیجہ یہ ہوگا اگر کہیں چنبل وداد خارش ہوگی تو وہ درست ہو جائے گی اور اگر کسی کو خونی و بادی بواسیر ہوگی جو غدد کے ناقص فعل اور سکون سے ہی ہوا کرتی ہے ہمیشہ کے لئے رفع ہو جائیں گی جسم میں ایسی صفائی ہو جائے گی کہ جسم میں نہ کہیں داغ دھبے رہیں گے اور نہ کہیں پھوڑے پھنسی کا نشان نظر آئے گا بلکہ جسم کندن کی طرح نکھر آئے گا۔ لہٰذا چونکہ تارامیرا محرک جگر ہے اور جالی ہے اسلئے یہ ان تکالیف کے رفع کرنے کے لئے معجز نما قوت رکھتا ھے نظریہ مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی نسخوں کا جزو اعظم ہے بیاہ شادی کے موقوں پر دلہا اور دلہن کے نہلانے والے اُبٹنوں میں ملاتے ہیں چونکہ شدید محمر ہے اسلئے نمونیا کے مریض کو اندرونی طور پر کھلانا اور بیرونی طور پر پھیپھڑوں کے اوپر اسکا لیپ کرنا درد کو فوراً روکتا ہے۔

چونکہ اپنے اندر حرارت کے ساتھ خشکی بھی رکھتا ہے اسلئے یہ براہ راست قوت باہ کو طاقت دیتا ہے یہی وجہ ھے کہ اسے زیادہ تر حکما قوت باہ کے لئے استعمال کرتے ھیں مقوی باہ مرکبات میں شامل کرتے ہیں ۔ تارامیرا کا تیل بھی نکالا جاتا ھے جو یہی افعال و اثرات رکھتا ہے سستا ہونے کے باعث پنجاب کے بعض علاقوں کے لوگ گھی کی بجائے اسے استعمال کرتے ہیں تیل کو بالوں کے سیاہ کرنے کے لئے سر پہ لگاتے ہیں خدا کی قدرت دیکھو کہ اس کا اثر در خنوق

پربھی بڑا واضح ہے خاص کر عضلاتی درختوں پر اس کا اثر ہوتا ہے جن میں انار
ترش کا درخت قابل ذکر ہے اگر اس درخت کی جڑ میں تارامیرا کے پودوں
کا پانی یا اسے کوٹ کر پانی میں شامل کر کے جڑ میں کچھ عرصہ ڈالیں تو اس
انار کے درخت کے پھل نہایت شیریں ہو جائیں گے۔

برائے چھیپ و بہق

بعض اوقات ہلکے سفیدی مائل گول گول داغ گردن چھاتی اور بازوؤں پر
ہو جایا کرتے ہیں جن پر سے باریک باریک چھلکے بھی اترتے ہیں اور بعض
اوقات چہرے پر سیاہ داغ نوجوان لڑکیوں اور نوجوان لڑکوں کو ہو جایا کرتے
ہیں جو چہرے پر نہایت بدنما داغ ہوتے ہیں اور حسن کا ستیاناس کر دیتے
ہیں یہ سب عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتے ہیں ان کو رفع کرنے کے لئے مندرجہ
ذیل نسخہ فوری اثر ہے۔ اسے اندرونی طور پر کھلانا بھی چاہیئے اور بیرونی طور پر
تیل یا گھی میں ملا کر لگانا بھی چاہیئے۔

نوٹ:۔ انتہائی سفید داغوں (برص) کے لئے بھی یہ نسخہ فائدہ مند
ہے انکے رفع کرنے کے لئے اسے کم از کم ایک دو ماہ کھلانا چاہیئے لیکن
چھیپ و بہق کے لئے ایک ہفتہ کافی ہے۔

ھوالشافی:۔ تارامیرا، باوچی، گندھک، ہم وزن
مقدار خوراک ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ ہمراہ چائے یا تازہ پانی۔

چونکہ نسخہ مجرب ہے اس لئے یہ طلاؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے مندرجہ ذیل
طلا اس کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے جو جلق اغلام بازی کرنے والوں کے
اعضائے تناسل کے نقصان کو دور کرتا ہے کجی ختم کر کے دوبارہ اصل
حالت پر لے آتا ہے۔

طلائے مجلوق

تارا میرا ۶ ماشہ ، جمال گوٹہ ۲ ماشہ ، ست اجوائن ۲ ماشہ
ویز لین ۲½ تولہ

ترکیب: اول جمال گوٹہ کا مغز لے کر ہاون دستہ میں رگڑیں جب تیل ہو جائے ست اجوائن ملا کر رگڑیں باریک ہونے پر تارا میرا ملا کر رگڑیں انتہائی باریک ہونے پر ویز لین تھوڑی تھوڑی شامل کر دیں بس طلائے مجلوق تیار ہے

فوائد: مجلوق کے عضو تناسل کا حشفہ اور نیچے سیون چھوڑ کر دونوں طرف اور اوپر تھوڑا تھوڑا طلاء کر دیں اور اگر طلاء لگانے سے سوزش نہ کرے یا جلن سی نہ ہو تو دوسرے دن ذرا زیادہ لگائیں جب جلن سی معلوم ہو تو پھر روزانہ اتنے وزن میں لگاتے رہیں جب پھنسیاں نکلنے لگیں تو چند دن کے لئے بند کر دیں چند بار ایسا کرنے سے عضو تناسل کی کجی اور کمزوری دور ہو جائے گی ۔ یہ طلاء صرف مجلوقوں کے لئے ہی مفید نہیں ہے بلکہ اسے سردی خشکی کے دردوں ریحی دردوں ۔ تجر مفاصل اور ایسے جوڑوں کے دردوں کو رفع کرنے کے لئے مفید ہے جن میں ابھی تک سوجن نہ آئی ہو ان مقامات پر اسے مالش کر دینا چاہیئے اسکے فوراً بعد پسینہ آیا کرتا ہے اگر پسینہ نہ آئے تو سمجھ لیں کہ غدد میں انتہائی سکون ہے اسے زیادہ وزن میں لگائیں یا اسے تیز کر دیں یعنی اس میں جمالگوٹہ کا اور اضافہ کر لیں ۔
اسکے علاوہ اس طلاء کو چنبل خارش اور دلد کے مقام پر بھی لگا سکتے ہیں ۔ جن کے رفع کرنے کے لئے بے حد مفید ہے ۔

یادداشت: میں اپنے ہم پیشہ بھائیوں سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ اب ہم لکیر کے فقیر نہ رہیں کسی نسخہ

یا شے یا دوا کے جو افعال و اثرات ہم کسی کتاب میں پڑھتے ہیں
یا کسی بزرگ سے سنتے ہیں ان میں ترقی ، اضافات اور توسیع
کریں۔ کسی دوا کے افعال و اثرات کو محدود نہ سمجھیں جیسا کہ عام طور پر
خیال کیا جاتا ہے ۔ مثلاً اگر کسی دوا یا نسخہ کو بصورت طلاء کسی ایک
علامت کے لئے لکھا گیا ہے تو ہمارے بہت سے بھائی صرف
اسی علامت کو دور کرنے کے لئے اسے سنبھال رکھیں گے اس طلاء
یا دوا سے کسی اور علامت یا مرض کو دور کرنے کے لئے خواب میں
بھی خیال نہیں لائیں گے چاہیے وہ دوا خراب ھی کیوں نہ ہو جائے
ایسے بھائیوں کے خیال میں یہی تصور ہوتا ہے کہ اس نسخہ یا دوا
میں صرف یہی ایک فائدہ ہے لیکن یاد رکھیں اللہ تعالےٰ نے ہر
شے میں لاتعداد فوائد عطا کر کے بنی نوع انسان کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے

تیز پات

نام — عربی ساذج ھندی ، بنگالی نیپالی دھنے ، گجراتی تمال پتر ، سندھی تمال پٹ ، ہندی تیج پات ، اردو تیز پات ، انگریزی سنامن تمالا CINNAMON TAMALA

ماھیت — ایک پہاڑی درخت کے خشک پتے ہیں جو برگ برگد سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن خوشبودار ہوتے ہیں پتے ایک گرہ تک چوڑے اور ۴ گرہ تک لمبے ہوتے ہیں لیکن اوسطاً ڈیڑھ گرہ تک لمبے ہوتے ہیں
اسکے درخت پر جیت بیساکھ میں پھول لگتے ہیں پختہ ہونے پر سیاہ ہو جاتے ہیں ۔ پھل پکنے پر سیاہ ہو جاتے ہیں تخم چھوٹے چھوٹے کالی مرچ کی مانند نیپالی دھنے کے نام سے مشہور ہیں ۔

مزہ — کسی قدر تیز اور چرپرا ہوتا ہے ۔

رنگ ——— درخت پر سبز خشک ہونے پر زردی مائل خاکی ہوجاتے ہیں

مقام پیدائش کشمیر، شملہ، مشرقی پاکستان بنگلہ دیش، برما کے پہاڑوں پر ۳ ہزار سے لے کر ۷ ہزار فٹ کی بلندی پر پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک : ——— ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ

مزاج : گرم خشک یعنی گرم دو درجے خشک دو درجے غدی عضلاتی

افعال و اثرات غدی عضلاتی یعنی محرک جگر۔ محلل عضلات مسکن اعصاب و دماغ ہے کیمیائی طور پر خون میں صفراکی پیدائش بڑھا کر اسے لطیف کرتا ہے۔

خواص کاسر محلل ریاح۔ مدر حیض۔ جالی۔ دافع تعفن۔ محلل اورام باردہ دافع درد معدہ وامعا۔ ہاضم مولد حرارت عزیزہ۔ دافع اختلاج قلب۔ قاتل کرم

فوائد تیز پات غدی محرک ہونے کی وجہ سے قلب کی غیر طبعی علامات رفع کرنے کے لئے بے انتہا مفید ہے جن میں وجع المعدہ اختلاج قلب، وسواس مالیخولیا قابل ذکر ہیں۔

چونکہ محلل ریاح ہے اسلئے اپھارا۔ ریاح رحم اور دوسرے رحمی علامات کے دور کرنے میں لاجواب دوا ہے جالی اثر کی وجہ سے بیاض (گل چشم) (سلاق) یا ھمنی ناخونہ دور کرنے کے لئے تنہا یا مناسب ادویہ کے ساتھ مثل سرمہ باریک کر کے آنکھ میں لگاتے ہیں۔

خوشبودار اور قاتل کرم ہونے کی وجہ سے کپڑوں کو خوشبودار کرنے یا کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ان میں تیز پات رکھتے ہیں۔

دافع تعفن ہونے کی وجہ سے بدبوئے بغل بدبوئے کنج ران کو دفع کرنے کے لئے باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر ان مقامات پر لگاتے ہیں تھوک زیادہ

آنے اور منہ سے بدبو آنے کو دور کرتا ھے۔
چونکہ اسکے استعمال سے دماغ میں سکون آجاتا ہے اسلئے یہ دماغ کے
لئے تو بے حد مفرح ھے لیکن قلب کے لئے مفرح صورت پیدا نہیں کر سکتا
کیونکہ قلب میں تو شدید تحلیل پیدا کرتا ہے
غدی محرک ہونے کی وجہ سے گردہ و مثانہ کی پتھریوں کو توڑ کر خارج
کر دیتا ہے اپنے اسی اثر کی وجہ سے وضع حمل میں سہولت پیدا کر دیتا ہے
چنانچہ اس مقصد کے لئے وضع حمل کے وقت دھونی دیتے ہیں مشیمہ
بھی اس کی دھونی سے جلد خارج ہو جاتی ھے۔

تیزپات کو ہمیشہ چباتے رہنے سے زبان کے عضلات غیر ارادیہ کی
غیر طبعی حرکت لکنت کو دور کرتا ھے تیزپات کا قلب پر خاص اثر ھے اسی
وجہ سے اسے ادویہ قلبیہ میں شمار کرتے ہیں۔

یاد رکھیں غدی ادویہ مولد صفرا اور مخرج سودا ہوا کرتی ہیں۔ تیزپات
بھی چونکہ غدی محرک ہیں اسلئے اسکے مسلسل استعمال سے فاضل سودا
براہ پاخانہ خارج ہو جاتا ھے۔

تیزپات کا جوشاندہ پینے سے عضلات ایک دم رطوبات فاضلہ
کو چھوڑ دیتے ہیں جس سے خوب پسینہ آجایا کرتا ہے اسکے افعال چریری
ادویہ لونگ، پیاز، اجوائن وغیرہ سے ملتے جلتے ھیں یہی وجہ ھے کہ یہ
ایک دوسری کی جگہ استعمال کی جاتی ھیں۔

ھوالشافی:۔ تیزپات، اجوائن، باجی، گندھک تمام ایک ایک تولہ
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں۔

فوائد و افعال

افعال و اثرات میں یہ نسخہ غدی عضلاتی
ہے نہایت اچھی مصفی خون۔ ملین۔ مولد
حرارت عزیزی، محلل اورام، دافع خارش چنبل دراد ھے وہ تمام فوائد اس

سے حاصل کیے جا سکتے ہیں جو تیزابات کے ہیں ۔ معدہ امعا کے درد ۔ بے چینی ، ریاح شکم ، یورک ایسڈ کی زیادتی ، شدید خونی پیچش ۔ گردہ مثانہ کی پتھریاں اسکے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں ۔
بواسیر ، سرطان ، خشک دمہ ، خشک کھانسی ، درد دانت ۔ تحجر مفاصل اور رعشہ کے لئے بھروسہ کی دوا ہے

تیلنی مکھی

نام عربی ذراریح ، بنگالی تیلنی پوکا ، سندھی کرہ ٹنڈتی ، اردو تیلنی مکھی
انگریزی BLISTERING CANTHARADIUM

تعارف ایک قسم کی مکھی ہے بھونرے کی قسم کی ہوتی ہے جو زیادہ تر ہنگری سے لائی جاتی تھے کم و بیش بنگال اور ہند و پاک میں بھی پائی جاتی تھے جو جولائی اور جون کے مہینوں میں مکئی اور جوار کے کھیتوں میں ملتی ہے اسکے چار بازو ہوتے ہیں بالائی بازو سخت اور چمکیلے نیچے کے بازو تیلی جھلی کی طرح نرم اسکے نرم دھڑ میں ایک قلم دار جوہر پایا جاتا ہے جسے کینتھریڈین کہتے ہیں یہی جوہر مؤثر ہے اسکے پر بھی دو ہوتے ہیں ان پروں پر دو نارنجی رنگ کے آڑے خط ہوتے ہیں ان پروں کے نیچے دو اور پر ہوتے ہیں جن کی رنگت بھوری ہوتی ہے
تیلنی مکھی کو پکڑنے اور جمع کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے پودوں کے نیچے کپڑا بچھا کر ہلایا جاتا ہے تو تیلنی مکھی نیچے گر جاتی ہے پھر اسے تیز دھوپ میں یا گرم ریت میں خشک کر لیا جاتا ہے خشک شدہ مکھیوں کو ایک بوتل میں ڈال کر ذرا سا کافور ملا کر مضبوط ڈاٹ لگاتے ہیں تاکہ ان میں کیڑا نہ لگے ۔

مقدار خوراک : ۲ چاول تا ۴ چاول ، ۴ رتی مہلک مقدار خوراک ہے

مقام پیدائش : ہنگری ، ہسپانیہ ، ریاست گوالیار ، حیدر آباد اور دکن پاکستان میں پنجاب کے زرخیز علاقوں میں عام پائی جاتی ہے ۔

مزاج : گرم خشک ، گرم درجہ چہارم ، خشک درجہ چہارم

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی شدید محرک جگر محلل عضلات مسکن اعصاب و دماغ ہے

کیمیائی طور پر خون میں ایک حرارت بڑھا دیتی ہے جس مقام پر بیٹھتی ہے وہاں غدد کو ایک دم تحریک میں لاتی ہے فوراً عضلات میں تحلیل ہو کر عضلات کی تحلیل شدہ رطوبت اکٹھی ہو جاتی ہے جو مثل چھالہ کے ہوتی ہے

خواص : محمر ، آبلہ انگیز ، مقوی باہ ، مدر حیض ، معنت خصارۃ

فوائد چونکہ غدی محرک اور شدید محمر ہے اور محمر ادویہ کا خاصہ ہے کہ مقام ماؤف پر دوران خون تیز کر دیں اسلئے جب عضلاتی تحریک سے ضعف باہ لاحق ہو جائے جلق اور اغلام جیسی بد عادتوں سے عضو تناسل میں کجی اور کمزوری آجائے تو ایسے موقعوں پر تیلنی مکھی اکسیر کا کام دیتی ہے اس مقصد کے لئے پلاسٹر ذراریح تیار کیا جاتا ہے یہ سبزی مائل بھورے رنگ کا آبلہ ڈالنے والا سیال ہے اسکے لگانے کے نصف گھنٹہ بعد آبلہ پیدا ہو جاتا ہے ۔

اندرونی طور پر ذرا سی زیادہ مقدار میں کھلانے سے معدہ اور آنتوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے شدید درد ہوتا ہے قے اور دست جاری ہو جاتے ہیں جن میں خون آتا ہے اسکی اس خاصیت سے اسوقت فائدہ حاصل کیا جاتا ہے جب عضلاتی تحریک سے شدید قبض بلکہ قولنج کی سی حالت ہو چکی لیکن یاد رکھیں ایسے موقع پر بھی اتنی مقدار میں نہ دیں

مریض کو اسکی تکلیف شروع ہو جائے۔
رحم اور گردوں پر بھی اس کا محرک اثر ہوتا ہے چنانچہ اسکے استعمال سے خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔

مثانہ و گردوں کی پتھریاں ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہونا شروع ہو جاتی ہیں زیادہ مقدار میں پیشاب میں خون اور قطرہ قطرہ پیشاب آنے لگتا ہے مخرش، محمر اور آبلہ انگیز ہونے کی وجہ سے برص، بہق، داء الثعلب اور گنج پر لگاتے ہیں نیز عرق النساء، وجع المفاصل اور ذات ریح پر لگاتے ہیں سگ گزیدہ کو کھلانے سے براہ پیشاب وقتے تمام زہر کو نکال دیتی ہے۔

یاد رکھیں غدی تحریک کی صورت میں اسے استعمال نہ کریں کیونکہ یہ جگر گردوں رحم اور انتڑیوں میں شدید ورم پیدا کرتی ہے یہ تو غدد کے انتہائی سکون کی صورت میں فائدہ مند ہے۔

پلاسٹر تیلنی مکھی

ھو الشافی: رسکپور، موم زرد، چربی بھیڑ، تیلنی مکھی ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری | تیلنی مکھی کے علاوہ باقی ادویہ کو گرم کر کے اچھی طرح ایک جان کر لیں پھر تیلنی مکھی کا باریک سفوف ملا دیں ایک قسم کی مرہم سی بن جائے گی۔

فوائد: مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔
ایلوپیتھی میں اسکے ٹنکچر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ جو اندرونی طور پر کھلانے کے کام آتے ہیں

یادداشت | جہاں تک اسے مدر بول تسلیم کیا گیا ہے یہ صحیح معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اسکی ذرا سی زیادہ مقدار کھلانے سے مثانے میں زخم ہو جایا کرتے ہیں

اور پیشاب میں خون آنے لگتا ہے یاد رہے کہ مدر بول خاصیت
ہر مصنف نے لکھی ہے اسکے برعکس قلمی شورہ ۔ جو کھار جو
شدید مدر بول ہیں کبھی بھی مثانے میں زخم نہیں کرتیں
بلکہ ان سے ایسے زخم بند ہو جاتے ہیں ۔

نام — فارسی، پلنگ ، عربی نمر ، ھندی بگھیرا

تعارف — یہ ایک شیر کی قسم کا جنگلی درندہ ہے ھند و پاک کے لوگ
اسے اچھی طرح جانتے ھیں اسکا قد بڑے کتے کے برابر
ہوتا ہے ۔ جلد پر سیاھی کے چوڑے چوڑے گل ہوتے ھیں افریقی تیندوے کا رنگ
سیاہ ہوتا ہے چلنے میں نہایت تیز ہوتا ہے شیر کی مانند بے حد طاقتور ہوتا
ہے غیرت دار ہے اور حیا رکھتا ہے یہ ایک ایسا جانور ہے جسکا گوشت کوئی جانور
بھی نہیں کھاتا ۔

جذبات میں نہایت غصہ دار ہے حتیٰ کہ بعض موقعوں پر غصے میں اپنے آپ
کو ہلاک کر ڈالتا ہے انسان وحیوان کا جانی دشمن ہے ایک دفعہ سو جائے تو
تین دن تک نہیں اٹھتا

دوسرے درندوں کی نسبت اس میں بدبو بہت کم ہوا کرتی ہے جب
کبھی بیمار ہو جائے تو چوہا کھاتا ہے اور فوراً اچھا ہو جاتا ہے ۔
اسکے برعکس تیندو کا چوہا بھی دشمن ہے اور ھر وقت وار کرنے کی فکر
میں رہتا ہے وہ اس بات ہے کہ اگر چوہا تیندو کے کسی جسمانی زخم پر پیشاب
کر دے تو پھر جانبر نہیں ہو سکتا جیسے ھی ممکن ہو اس تک پہنچ کر پیشاب کر
دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ پالتو تیندو جو چڑیا گھروں میں رکھتے ہیں انکے پیاروں

طرف پانی ہوتا ہے تاکہ کوئی چوہا ان تک نہ پہنچ سکے۔
انسان کی کھوپڑی دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔

مقدار خوراک : اس کا گوشت کھایا نہیں جاتا پھیپھڑا پکا کر کھلائیں تو پیشاب رک جاتا ہے اسکے پتے کا پانی زہر قاتل ہے ۱۲ رتی کی مقدار میں کھلانا ۲۴ گھنٹے کے اندر ہلاک کر دیتا ہے۔ خون اور چربی مالش کرنے کے کام آتے ہیں۔

مزاج : غدی عضلاتی۔ گرم درجہ چہارم، خشک درجہ چہارم

افعال و اثرات : شدید محرک جگر و غدد، محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے۔

خواص و فوائد : اسکے خون کو برص و بہق اور چھائیں پر لگانے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے ریحی درد۔ وجع المفاصل عضلاتی فالج (فالج اسفل) اور نقرس کے لئے بیحد فائدہ مند ہے۔

اسکے پتے کا پانی آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کے بہت سے امراض دور ہو جاتے ہیں چنانچہ آنکھوں سے پانی آنا رک جاتا ہے نظر تیز ہو جاتی ہے

چونکہ غدی اثرات کا حامل ہے اسلئے اسکی کھال پر بیٹھنے سے بواسیر خونی دبادی جاتی رہتی ہے اسکے پتے کا پانی ۳ ر ۴ رتی کھانے سے منہ کا ذائقہ شدید تلخ ہو جاتا ہے آنکھیں پیلی پڑ جاتی ہیں معدہ اور انتڑیوں میں سوزش کے ساتھ درد ہوتا ہے۔

اسکے سمی اثرات کو کم کرنے کے لئے دودھ گھی کثرت سے پلائیں اعصابی غدی ہر دوا اسکے لئے اکسیر ہے تریاق اعصابی غدی بیحد فائدہ مند ہے

نیند وئے کی مادہ کے شکم سے ایک پتھری نکلتی ہے اسکو دودھ میں ڈال دیں تو دودھ پھٹ جاتا ہے اگر عورت ہر وقت اپنے پاس رکھے تو بانجھ ہو جائے گی

جگنو!

نام ہا۔ عربی، حباحب ۔ فارسی کرم شب تاب ۔ ھندی۔ پٹ بیجنا

سندھی۔ ٹانڈانو ، انگریزی۔ گلووارم GLOW WORM

تعارف ایک پردار کیڑا ھے جو رات کو مثل چنگاری کے چمکتا ہے یہ عام طور پر موسم برسات میں زیادہ پایا جاتا ھے حجم میں مکھی سے قدرے چھوٹا ہوتا ہے۔

مقام پیدائش سرسبز و شاداب کھیتوں اور مرطوب جگہوں میں عام پایا جاتا ہے۔

رنگ :۔ باھر سے چمکدار سیاھی مائل ، پرکھولنے پر رات کو شعلہ کی مانند چمکدار

مقدار خوراک نصف عدد سے ایک عدد ۳ عدد کی مقدار قابل ھے۔

مزاج :۔ گرم خشک ذرا ریح کی طرح محرش اور اس سے طاقتور ہے۔

افعال و اثرات غدی عضلاتی ھے یعنی محرک غدد و جگر محلل حرارت مسکن اعصاب ہے۔

خواص :۔ مجفف ، مفتت سنگ گردہ و مثانہ ، مدر حیض ، محافظ حرارت عزیزی

فوائد چونکہ جگر د غدد کو کیمیائی طور پر تحریک میں لاتا ھے اور تحریک سے حرارت عزیزی اور صفرا کی پیدائش کرتا ھے اسلئے جگنو کا براہ راست اثر جگر اور گردوں پر پڑتا ھے جس سے ان کی اندر کی فاضل رطوبات اور منجمد غلاظتیں حتیٰ کہ ان کے اندر کی پتھریاں بھی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں اور بسہولت خارج ہو جاتی ھیں۔

مولد حرارت عزیزی اور محلل عضلات ہونے کی وجہ سے اجوائن اور

سفیدہ کاشغری کے ہمراہ بواسیری مسوں پر بصورت طلاء لگانے سے مسوں کو ساقط کرتا ھے۔

مجفف اور اعلےٰ درجہ کا اینٹی سپٹک ھے چنانچہ رسنے والے پھوڑے پھنسیوں پر اسکا خاص اثر ھے انہیں چند دنوں میں خشک کرتا ھے کانوں سے مسلسل پیپ آتے رہنا اور بہرے پن کو فوراً زائل کرتا ھے یہی وجہ ھے کہ ایک عدد جگنو کو خشک کر کے باریک پیس کر گل روغن میں ملا کر کانوں کے بہرہ پن اور انکے سیلان (کانوں سے پیپ آنا) کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ھیں ۔

کہا جاتا ھے کہ اگر اسکو روغن کنجد میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا تیل منہ پر ملا کریں تو لوگوں میں اسکی عزت ہو ۔

جمال گوٹہ

نام عربی حب السلاطین ، فارسی تخم بید انجیر خطائی ، امرھٹی جے پال بنگالی جے پال ، ھندی جمالگوٹہ ، انگریزی کروٹن سیڈز CROTON SEEDS

تعارف تخم جمالگوٹہ ، تخم ھرنولی (تخم ارنڈ) کے بالکل مشابہ ہوتا ھے لیکن اس سے قدرے چھوٹا اسکے اوپر چھلکا بھی تخم ارنڈ کی طرح ہوتا ھے ۔

جمالگوٹے کا درخت پندرہ سے بیس فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکے پتے بلینگن کے مشابہ ہوتے ھیں جمالگوٹہ پھلیوں میں لگتا ھے ہر پھلی میں تین تین دانے ہوتے ھیں ،

عمدہ جمالگوٹہ وہ ھے جس کا مغز سفید اور موٹا ہو پرانا ہونے پر مغز سیاہ اور بوسیدہ ہو جاتا ھے ان بیجوں کو دبا کر تیل نکالا جاتا ھے جسے روغن جمالگوٹہ کہتے ہیں

رنگ :ـــــــــــــ باہر سے خاکی جیت کبرا، اندر سے سیاہ۔

بو | تخم سے کوئی بو نہیں آتی۔ البتہ اگر اسکے مغز کو ٹے جائیں تو مخصوص قسم کی چھبن دار ناگوار بو آتی ھے۔

ذائقہ :ـــــــــــــ چرپرا

مقدار خوراک | نصف رتی سے ایک رتی، روغن نصف بوند سے ایک بوند۔

مقام پیدائش | کانگڑہ، نینی تال، ریاست جموں اور بنگلہ دیش و برما میں بے حد پایا جاتا ھے۔

افعال و اثرات | غدی عضلاتی ہے یعنی محرک جگر شدید محلل عضلات، مسکن اعصاب ھے

اندرونی و بیرونی طور پر فوراً جذب ہو جاتا ھے ایک دم غشا مخاطی میں تحریک دے کے صفراوی رطوبات جمع کرنا شروع کر دیتا ھے اگر اس کی تھوڑی سی مقدار زیادہ دی جائے تو یہی رطوبات بذریعہ اسہال خارج ہونا شروع ہو جاتی ھیں جن کا رنگ عموماً زرد ہی ہوا کرتا ھے۔

جمالگوٹہ غدد و جگر میں اس حد تک تحریک پیدا کرتا ھے کہ ان میں بخوڑ کی صورت پیدا ہو جاتی ھے ان کے اندر کی جمع شدہ رطوبات جو عضلاتی تحریک ان میں (غدد میں) سکون کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھیں (جس کی وجہ سے عظم الطحال اور عظم جگر کا عارضہ لاحق ہو جایا کرتا ھے) خارج ہو جاتی ہیں انکا عظم ختم ہو جایا کرتا ھے لیکن اگر جمالگوٹہ کو ذراسی زیادہ مقدار میں کھلایا جائے تو جگر و غدد میں شدید تحریک اور سکیڑ ہو کر سوزش و ورم ہو جایا کرتا ھے اندرونی طور پر کھانے سے اسکا براہ راست اثر معدہ کی بجائے امعا کے غدد پر ہوتا ھے جن سے اول اول رقیق دست آتے ھیں پھر انتڑیوں

پر سوزش ہوکر مروڑ کے ساتھ درد ہونے لگتا ہے اور پھر پاخانے رقیق آنے کی بجائے لیدار آنے شروع ہوجاتے ہیں جن میں ابتدا میں آؤں اور بعد میں خون آمیز پاخانے لگتے ہیں اسوقت بدن کے تمام غدد شدید تحریک میں آجاتے ہیں لہذا معدہ امعا میں تحریک ہوکر قے آنے لگتے ہیں اسوقت بدن کے تمام غدد شدید تحریک میں آجاتے ہیں لہذا معدہ وامعا میں تحریک ہوکر قے آنی شروع ہوجاتی ہے اور معدہ میں مروڑ کے ساتھ درد ہونا شروع ہوجاتا ہے گردوں اور مثانے کے غدد پر محرک اثر ہوکر پیشاب کے اخراج میں رکاوٹ ہونا شروع ہوجاتی ہے چنانچہ پیشاب قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ خارج ہوکرتا ہے اسکے علاوہ ہاتھ پاؤں میں جلن سینہ اور پھیپھڑوں میں جلن شروع ہوجاتی ہے مریض کے قلب پر تحلیل کا اثر ہوکر دل میں گھبراہٹ بے چینی شروع ہوجاتی ہے اگر زیادہ مقدار میں دیا گیا ہو توان علامات میں شدت ہوکر موت واقع ہوجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے حکماء قاتل زہروں میں شامل کرتے ہیں ۔

خواص	قوی دست آور ، جالی ، جاذب رطوبات ، مہیج اور آبلہ انگیز مخرج سودا ، محافظ حرارت عزیزی ۔
فوائد	جمالگوٹہ کے جہاں اتنے شدید افعال واثرات ہیں اور اسکے استعمال سے موت لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ۔

وہاں اسکے بے شمار فوائد ہیں میرے خیال میں ایک سمجھ دار معالج اگر صرف جمالگوٹہ کے صحیح افعال واثرات سمجھ لے اور اسکی مقدار خوراک پر کنٹرول کرلے تو بواسیر خونی وبادی ، چنبل داد ، عضلاتی فالج ، تحجر مفاصل ، وجع المفاصل اور قولنج جیسی خوفناک علامات کو قلیل سے قلیل عرصہ میں نیست ونابود کرسکتا ہے ۔

جمالگوٹہ ایک ایسی اکسیر صفت دوا ہے کہ افعال واثرات میں سب سے

مولد اور محافظ حرارت عزیزی ہے نہایت اعلےٰ درجے کا مسہل ہے یہی ایک دوا ہے جو بے ہوش مریضوں اور ایسے مریضوں کو جو فطور عقل اور بے ہوشی کی وجہ سے دوا نہ نگل سکتے ہوں انہیں نصف دانہ جمالگوٹہ پیس کر زبان پر لگانے یا اسکے ایک دو قطرے روغن کے زبان پر ملنے سے بخوبی دست آنے لگتے ہیں شدید سے شدید قولنج اور انتڑیوں میں پتھر جیسے سدے اسکی حرارت سے پانی کی طرح رقیق ہوکر خارج ہوجاتے ہیں اسکی یہی صفت گردوں اور مثانہ کے رکے ہوئے مواد پر ہے چنانچہ جمالگوٹہ کے گردہ و مثانہ کی پتھریوں کو اسی طرح تحلیل کر دیتا ہے جس طرح انتڑیوں میں سدے تحلیل ہوکر خارج ہوجاتے ہیں۔

پھیپھڑوں پر بھی اسکا خاص واضح اثر ہوتا ہے چنانچہ پھیپھڑوں کی سب سے بڑی تکلیف مریض کے لئے دمہ ہے عضلاتی تحریک سے جب بلغم نہایت غلیظ ہوکر خشک ہوجائے اور پھیپھڑوں کی نالیوں کو بند کردے اسکا اخراج نہ ہونے کے برابر ہو تو سانس لینے میں نہایت دقت ہوتی ہے طبیعت بلغم کو خارج کرنے کے لئے ہر وقت بے چین ہوتی ہے اور مریض دورہ کے وجہ سے بہت پریشان ہوتا ہے ایسے موقع پر جمالگوٹہ بمقدار مسہل کھلانا مریض کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے پھیپھڑوں کی غلیظ بلغم کچھ تو قے آنے سے خارج ہوجاتی ہے کچھ بلغم غدد اپنے طبعی راستوں سے بذریعہ دست خارج کر دیتے ہیں۔ مریض تھوڑی دیر بعد سکون محسوس کرتا ہے جب دورہ ختم ہوجائے تو جمالگوٹے کو مسہل مقدار کی بجائے ملین مقدار میں جس سے ایک دو پاخانے آٹھ پہر کے اندر آجایا کریں دینے سے دوبارہ دورہ نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اگر مریض ایک دو ماہ اسے مسلسل کھالے تو دمہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتا ہے

یاد رکھیں:۔ یہاں ایک دو ماہ کی قید اسلئے لگائی ہے کہ کسی پرانی اور مزمن بیماری مریض کی طبیعت ثانی ہوا کرتی ہے اور کیمیاوی

طور پر خون میں اپنا خاص مزاج قائم کر چکی ہوتی ھے اسے ایک دم ختم نہیں کیا جاسکتا بلکہ اسے آھستہ آھستہ ختم کیا جاسکتا ھے جب خون میں نئی کیفیت پیدا ہو جاتی ھے اور سکن اعضا مشینی طور پر کام کرنے لگ جاتے ھیں تو پہلی مزمن اور خوفناک بیماری ہمیشہ کے لئے ختم ہو جایا کرتی ھے دماغ واعصاب میں جب عضلاتی تحریک سے بلغم غلیظ ہو کر درد پیدا ہو جائے اور آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد ہونا شروع ہو جائے جس کا سب سے بُرا اثر نظر پر پڑتا ھے ایسے درد کو عرف عام میں درد اُل کہتے ہیں اس درد اُل سے آنکھوں کے اندر پھولا پڑ جاتا ھے پھر نظر ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی ہے جو دوبارہ آپریشن وغیرہ سے بھی درست نہیں ہوتی۔

ایسے موقع پر جب مریض درد کے مارے تڑپ رہا ہو ایک دانہ جمالگوٹہ کا پٹڑی پر (کنپٹی پر) گھس کر لیپ کرنے سے دو تین منٹ کے بعد درد بند ہو جاتا ھے اور آنکھ نظر بند ہونے سے بچ جاتی ھے درد کا دورہ دوبارہ بھی نہیں ہوتا۔

اسکے علاوہ تحجر مفاصل میں سردی خشکی سے جب مواد غلیظ وابستہ ہو کر رُک جاتا ھے جس سے جوڑ بالکل حرکت نہیں کر سکتے اگر حرکت کرنے کی کوشش کی جائے تو جوڑ حرکت نہ کر سکیں ایسے موقعوں پر جمالگوٹہ کا مناسب ادویہ کے ہمراہ جوڑوں پر لیپ کرنا اور اسے اندرونی طور پر کھلانا آب حیات کا کام کرتا ھے چند دنوں میں جوڑوں کے اندر کا مواد تحلیل ہو جاتا ھے اور جوڑ باسانی حرکت کرتے لگتے ھیں۔

جمالگوٹہ میں جہاں غلیظ رطوبات کو تحلیل کرنے کی تریاقی صفت پائی جاتی ھے وہاں یہ کئی مادی وحیوانی زہروں کا تریاق بھی ھے لہٰذا یہ بچھو کاٹے کا فوری تریاق ھے جس مقام پر بچھو نے ڈنگ مارا ہو وہاں ایک دانہ جمالگوٹہ گھس کر لگانے سے فوراً درد بند ہو جایا کرتا ھے کالے سانپ (جس میں

زیادہ تر عضلاتی اثر ہوتا ہے) کے کاٹے ہوئے مقام پر اسکالیپ کرنے
سے اور اندرونی طور پر ایک دانہ کھانے سے زہر اتر جاتا ہے اگر کچھ تکلیف
محسوس ہو تو دوبارہ لگایا اور کھلایا جا سکتا ہے ۔
چونکہ یہ شدید محرش اور آبلہ انگیز ہے اسلئے یہ مجلوق اور اغلام بازوں
کے لئے بھروسہ کی دوا ہے اس بدعادت سے نامرد ہونے والے مرد بن جاتے
ہیں اس مقصد کے لئے اسے بطور طلاء لگاتے ہیں ۔
چونکہ جمالگوٹہ شدید محرک غدد ہے اسلئے یہ دوسرے غدد میں تحریک
دینے کے ساتھ ساتھ رحم میں بھی شدید تحریک پیدا کر دیتا ہے جس سے
جس سے رحم میں سکیڑ و تحریک ہو کر جنین خارج ہو جایا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ
بعض اوباش لوگ ناجائز حمل ساقط کرنے کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں ۔
خارش داد، چنبل وغیرہ عضلاتی سوزشوں میں رطوبات غلیظہ رک چکی ہوتی
ہیں جن کے اخراج کے لئے حرارت کا مقامی طور پر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے جو
وہاں کے غدد کی تحریک کے بغیر ناممکن ہے ہاں عارضی طور پر باہر سے حرارت
پہنچائی جا سکتی ہے جس سے وقتی فائدہ ہو جایا کرتا ہے لیکن مستقل فائدہ مشینری
کے درست افعال پر ہی ہوا کرتا ہے یاد رکھیں ان علامات میں جگر و غدد میں شدید
سکون ہوا کرتا ہے خصوصاً غدد جاذبہ جونہی غدد جاذبہ کا فعل تیز ہوتا ہے وہ ان
اور غلیظ سوداوی رطوبات کو اپنی عنصری حرارت سے متغیر کر کے بصورت صفرا
خون میں شامل کر دیتے ہیں جس سے ایک طرف ایسی خوفناک اور کوڑھ پیدا کر دینے
والی علامات میں تخفیف ہونا شروع ہو جاتی ہے دوسری طرف جسم کندن کیطرح
نکھرنا شروع ہو جاتا ہے جب تمام مواد ختم ہو جاتا ہے تو بیماری کلیتہ ختم ہو جاتی
ہے اور دوبارہ عود نہیں کرتی ۔
جمالگوٹہ بے انتہا محرک غدد جاذبہ ہے جس طرح اسکے اندرونی طور پر کھلانے
صفراوی دست آنے شروع ہو جاتے ہیں بالکل یہی صورت مقامی طور پر لگانے

سے ہوتی ہے چنانچہ اسکے مغز ایک تولہ میں ۲۵ تولہ ویزلین ملاکر ماؤف مقام پر تھوڑی سی مقدار میں ملنے سے بے انتہا پسینہ آتاہے اس نسخہ کو چند دن مسلسل ایک دو بار روزانہ لگانے سے چنبل خارش وغیرہ کو بالکل فائدہ ہوجاتاہے ۔"

یادداشت:

متقدمین حکماء سے لے کر موجودہ زمانے کے اطباء وید حضرات جمالگوٹہ کے مغز کے اندرونی پتہ کو نکال کر استعمال کرتے ہیں کیونکہ اسکے متعلق سمجھا جاتاہے کہ اس کا پتہ سخت زہریلاہے اس کا استعمال مغز کے ساتھ جائز نہیں

اسی طرح اسکے استعمال کے متعلق ایک اور قید لگائی جاتی ہے کہ اس کو بغیر مدبر کئے استعمال نہیں کرناچاہیئے ۔

اسکے متعلق میری تحقیقات یہ ہیں کہ یہ دونوں باتیں درست نہیں ہیں کیونکہ ان دونوں صورتوں میں اسکے افعال واثرات میں کمی آتی ہے اول صورت میں اس کا پتہ نکالنے سے وہ تیزی نہیں رہے گی جو اسکے پتہ کے ہمراہ ہونی چاہیئے تھی ۔

دوسری صورت مدبر کرنے میں بھی اسکی تیزی ختم ہوجائے گی اس کا زیادہ تر اثر ان اشیاء میں چلا جائے گا جن کے ساتھ اسے مدبر کیا جاتاہے ۔

جہاں تک اسکے زہریلے پن کا تعلق ہے وہ تو اسکی مقدار خوراک پر منحصر ہے ورنہ اگر اسے مناسب مقدار اور ضرورت کے وقت استعمال کیا جائے تو کسی قسم کی کوئی تکلیف وہ علامت پیدا نہیں ہوگی صحیح مقدار خوراک پر اسے بغیر مدبر کئے اور بغیر پتہ نکالے بے خوف وخطر استعمال کیا جاسکتاہے ۔

میں نے ان دوستوں (حکما) سے اسے لے کر استعمال کیا ہے جو مدبر کیا گیا تھا اور اس کا پتہ بھی نکالا گیا تھا جب بھی کسی مریض کو اسکی ذراسی مقدار زیادہ کھلادی گئی فوراً قے اور مروڑ کے ساتھ دست شروع ہو گئے شدید دل گھبرانے لگ گیا جو اسکی زھریلی علامات ھیں
اسکے بعد میں نے اسے بغیر مدبر کئے اور پتہ نکالے اسکی مقدار خوراک کم کر کے استعمال کیا تو پھر اس سے کوئی زھریلی علامت پیدا نہ ہوئی اس مقصد کے لئے میں نے اسکے ساتھ ایسی ادویات شامل کیں جن کے مزاج اسکے مطابق تھے تاکہ ایک طرف اسکے افعال واثرات میں کمی واقع نہ ہو دوسرے اسکو صحیح مقدار خوراک پر تقسیم کیا جا سکے میں نے اسے دوسری اشیاء کے ساتھ (ایک نسبت ۵۰ کے) حساب سے ملایا یعنی ایک تولہ اگر جمالگوٹہ ہو تو دوسری ادویہ ۵۰ تولے ملائیں اور مقدار خوراک ایک رتی مقرر کی جو تین تین گھنٹے بعد دن میں چار بار استعمال کی جاتی ہے شدید صورتوں میں اسے انہیں ادویہ کے ساتھ (ایک نسبت ۲۵) کے حساب سے ملاکر بمقدار ایک رتی کھلایا جاتا ھے سوائے غلط استعمال کے اس مقدار میں اس سے کبھی کوئی غیر طبعی علامت پیدا نہیں ہوئی۔
نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا میں بھی اسے (ایک نسبت ۲۵) کے حساب سے استعمال کیا گیا ھے جو غدی عضلاتی مسہل کے نام سے مشہور ھے وہ نسخہ یہ ھے۔
ھوالشافی :- رائی ۴ تولہ، تیزپات ۴ تولہ، اجوائن ۴ تولہ، گندھک ۱۶ تولہ، جمالگوٹہ ایک تولہ۔

ترکیب تیاری جمالگوٹہ کے علاوہ باقی ادویہ کو مثل سرمہ باریک کرلیں پھر جمالگوٹہ کو علیحدہ کھرل کرلیں جب تیل نکل آئے پھر تیار شدہ سفوف کو ذرا ذرا سی مقدار میں ملائیں جب تمام سفوف ختم ہو جائے تو باریک چھلنی سے چھان کر محفوظ کرلیں

مقدار خوراک :۔ ایک رتی سے ۲ رتی ۔

خواص و فوائد :۔ مندرجہ بالا تمام خواص و فوائد اس سے حاصل کیے جا سکتے ہیں

تریاق جمال گوٹہ

بعض اوقات جمالگوٹہ غلطی سے مرنولی یا پستہ سمجھ کر کھا لیا جاتا ہے یا کوئی دشمنی سے کھلا دیتا ہے ایسی صورت میں جب اس سے شدید قیئیں اور دست آ رہے ہوں اور دل گھبرا رہا ہو تو مندرجہ ذیل ترکیبوں پر فوراً عمل کرنا چاہیئے ۔

۱ :۔ جب مریض کو شدید جلن اور گرمی محسوس ہو رہی ہو تو فوراً سرد پانی سے نہلا دینا چاہیئے اندرونی طور پر دودھ گھی پلائیں ۔

۲ :۔ دوا کے طور پر ۳ ، ۳ ماشہ کی مقدار میں کونڈ کتیرا پیس کر دھی کے ساتھ کے ساتھ کھلانا فوری فائدہ مند ہے ۔

۳ :۔ چھلکا اسبغول ۶ ماشہ ، گوندکیکر ۶ ماشہ ، چاولوں کی پچھ حسب منشاء ، افیون ایک چوتھائی رتی ملا کر آدھ آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں پہلی خوراک سے سکون ہو گا ۔

گلوکوز اور شربت بزوری بھی بے حد فائدہ مند ہیں "

چیتّرک

عربی شیطرج ، بنگالی چترک ، کشمیری شطرنج ، گجراتی چیترا
انگریزی۔ LEADWORT PLUMBAGIN ، سندھی
چترک ، ھندی چیتا ، فارسی بیخ بزند۔

تعارف :۔ یہ ایک خودرو مشہور جھاڑی دار پودا ہے جس کی بلندی تقریباً ایک گز تک ہوتی ھے اسکی شاخیں پتلی گرہ دار تنا پنسل جتنا موٹا ہوتا ھے اسکو توڑیں تو اندر سے نرم گودا نکلتا ھے شاخوں پر سبز رنگ کے خول جو کے برابر لگتے ھیں جن پر نرم و نازک کانٹے لگتے ھیں اور خاردار خولوں پر جیبلی نما پھول لگتے ھیں پھولوں کی رنگت بعض میں سفید اور بعض میں سرخ ہوتی ھے پھولوں کے رنگ کی وجہ سے اسے سفید پھول والا یا سرخ پھول والا کہتے ہیں پھولوں کے اندر خشخاش جتنے باریک بیج لگتے ھیں۔

انکے پتے بیضوی ، نوک دار چکنے اور نرم ہوتے ھیں اسکی جڑ اور شاخیں دواً مستعمل ھیں بقول صاحب منہاج کے سب سے بہتر قسم ھندی یا بحری ھے لیکن بعض نے فارسی کو بہتر کیا ھے کیونکہ جب کسی عضو پر اس کا طلاء کیا جائے تو ایک منٹ کے اندر چھالا ڈال دیتا ھے مگر ہندی میں یہ اثر نہیں ھے۔

اسکی تازگی کی ایک نشانی یہ ھے کہ اگر اسکو کوٹ کر مرغی کا انڈا اسمیں چھپا دیں تو انڈے کا پوست سرخ ہو جاتا ہے۔

رنگ :۔۔۔۔ سرخ ذائقہ تلخ چرپرا

مقدار خوراک ۔۔۔۔۔ ۱½ ماشہ سے ۳ ماشہ

مقام پیدائش | بنگال اور جنوبی ھند کے مرطوب مقامات پر ،

مزاج ــــــــــــــــ گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے۔ یعنی محرک جگر، محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر خون کے قوام میں لطافت پیدا کرتا ہے۔

خواص جالی، محمر، مفرح، آبلہ انگیز ہونے کی وجہ سے بیرونی طور پر سخت قسم کے اورام تحلیل کرنے کے لئے یا ایسے زخم یا پھوڑے جن کے کنارے موٹے ہو گئے ہوں ان کو جلا کر ختم کرنے کے لئے یا ایسے زخموں کو کچا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں کیونکہ جب تک زخم کے کنارے کچے نہ ہو جائیں زخم کو آرام نہیں آیا کرتا۔ ڈاکٹر لوگ بھی زخموں یا پھوڑوں کو اوزاروں سے چھیل دیتے ہیں اور اندر سے کچا گوشت ننگا کر دیتے ہیں جس سے فوراً زخم بند ہو جایا کرتا ہے۔

مجلوق کے اعضائے تناسل پر آبلہ ڈالنے کے لئے اسے استعمال کیا جاتا ہے اندرونی طور پر بھی کھلانے سے اس کا زیادہ تر اثر اعضائے زنانہ و مردانہ پر ہوا کرتا ہے چنانچہ اسکو مجرمانہ استقاط حمل کے لئے بھی کھلایا جاتا ہے۔

کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے اس کا اعضائے انہظام پر خاص اثر ہے معدے واسعاء پر اسکے مہیج اثر کی وجہ سے ریاح تحلیل ہو جاتی ہیں اپنی تیزی کی وجہ سے آنتوں میں صفراکی وافر مقدار گرا کر دست لاتا ہے۔

محمر اثر کی وجہ سے طحال پر لیپ کرنے سے طحال اپنی اصل حالت پر آجاتا ہے۔

اپنے اسی اثر کی وجہ سے رسولیوں کو تحلیل کرتا ہے اسکے علاوہ برص، بہق جرب، داد، چنبل وغیرہ پر گندھک کے ساتھ ملا کر طلاء کرنے سے فوری آرام کی صورت پیدا کرتا ہے۔

حاملہ عورتوں کو اسکی ذراسی زیادہ مقدار دینے سے فوراً استقاط حمل ہو جاتا ہے اسی لئے بدکردار لوگ اسے اس مقصد کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں۔

جب عضلاتی تحریک سے گلا خشک ہو جائے یا رطوبات اس حد تک گلے میں جم جائیں کہ گلہ بیٹھ جائے یا بولنے میں زور لگانا پڑے تو ایسے موقع پر گلے پر اسکی محرکانہ تاثیر کرنے سے فوراً گلا صاف ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے اسکے جڑ پات قیس اس مقصد کے لیے منہ میں رکھ کر چباتے ہیں بواسیری مسوں پر بھی اس کا محمر اثر ہے تھوڑی مقدار میں اسکا مسلسل لیپ کرنے سے مسّے خشک ہو کر گر پڑتے ہیں اندرونی طور پر کھلانے سے بھی بواسیر پر واضح اثر ہوتا ہے یاد رکھیں محرک غدد اشیاء قاطع سودا ہوتی ہیں سوداوی امراض و علامات بھی انکے استعمال سے بیخ و بن سے اکھڑ جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ غدی محرک ہونے کی وجہ سے عضلاتی علامات کیلئے فوری اثر رکھتی ہے۔

سفوف دافع خارش داد چنبل

ھوالشافی :- جمالگوٹہ ۱/۲ تولہ، چترک ۱/۲ تولہ، رائی ۶ تولہ باؤچی ۶ تولہ

ترکیب تیاری جمالگوٹہ کے علاوہ اول دوسری اشیاء باریک پیس لیں پھر جمالگوٹے کے مغز کو نکال کر ہاون دستہ میں رگڑیں جب تیل کی مانند ہو جائے تو دوسری ادویہ کا سفوف ملا دیں۔

ترکیب استعمال دوا کے برابر گھی یا تیل سرسوں ملا کر بوقت ضرورت خارش، چنبل داد اور برص پر تھوڑی مقدار میں لیپ کریں اگر دوا مقام ماؤف پر لگنے یا آبلے ڈالے تو دوسرے دن دوا کو پہلے سے ۳/۴ حصہ کم مقدار میں لیپ کریں۔ بلکہ ایک دو دن کا وقفہ کر لیا جائے تو بہتر ہے پھر استعمال کریں جب دوا معمولی جلن پیدا کرتے لیکن آبلہ یا سوزش نہ کرے تو درست ہے مسلسل چند دن لگانے پر کلی طور پر

آرام آجائے گا۔

چیونٹا

نام عربی نمل، نملہ، فارسی مورچہ، سندھی ماکوڑو، انگریزی آنٹ، ANT۔

تعارف: حشرات الارض میں سے مشہور جانور ہے خورد کلاں دو قسم کا ہوتا ہے چھوٹی قسم کو چیونٹی اور بڑی قسم کو کیڑا یا چیونٹا کہتے ہیں۔

رنگ —— بھورا سرخ اور سیاہ تینوں رنگوں میں پائے جاتے ہیں

ذائقہ —— تلخی مائل تیز اور چرپرا

مزاج —— گرم و خشک بدرجہ سوم

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک جگر، غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے۔

خواص: —— خراش کنندھے یعنی مخرش ہے محمر تیز اور لاذع ہے

فوائد چیونٹا چونکہ محمر اور مخرش ہے اسلئے جسم کے وہ حصے جہاں دوران خون کی زیادہ ضرورت ہوا اور وہاں خون زیادہ مقدار میں نہ پہنچ رہا ہو جس سے افعال اعضاء میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو ایسی صورت میں چیونٹوں کا سفوف لیپ کی صورت میں لگاتے ہیں۔ لگتے ہی دوران خون مقام ماؤف میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ھے جس سے ایسے کمزور اعضا طاقت ور ہو کر اپنے مفروضہ افعال انجام دینے لگتے ہیں۔

چونکہ فعل جماع کے لئے عضو تناسل میں زیادہ سے زیادہ خون کی ضرورت ہوتی ہے جب کسی وجہ سے اسمیں خون کم مقدار میں آئے تو انتشار کی کمی سے ضعف باہ کی شکایت ہو جاتی ہے جسکے نقصانات سے ہر انسان پوری طرح واقف ہے

شدید صورتوں میں چیونٹوں کے سفوف کا لیپ کیا جاتا ہے اور ضعیف صورتوں میں چیونٹوں کا روغن تیار کر کے استعمال کرتے ہیں۔ اس روغن کا نام روغن مورچہ ہے۔

جوں جوں سفوف یا روغن کا اثر کمزور اعضائے تناسل پر ہونا شروع ہوتا ہے ویسے ہی ان میں خون جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے عضو فربہ اور لمبا ہو جاتا ہے۔

اسکے علاوہ ان کا روغن کان کے کیڑوں۔ اور پیپ و زخم کو بند کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

روغن مورچہ بنانے کی ترکیب

ھوالشافی :- ۱۰۰ عدد چیونٹے ، روغن چمبیلی ۲ تولہ

چیونٹوں کو باریک کر کے روغن میں ملا دیں اور تین ہفتے تک دھوپ میں رکھ دیں بلوری وغیرہ میں دفن کر دیں اس مدت کے بعد چھان کر محفوظ کر لیں

ترکیب استعمال عضو تناسل پر روزانہ طلاء کریں اور پان کا پتہ باندھ دیا کریں عضو مخصوص کو بے انتہا قوت بخشتا ہے اور اسمیں سختی و فربی پیدا کرتا ہے۔

حب البطم (حبۃ الخضرا)

عربی حب الخضرا ، اردو بن ، سندھی ڈایاپن ، فارسی حب البطم

تعارف بطم کے درخت کا پھل ہے جو نہایت خوشبودار ہوتا ہے اور خوشوں میں لگتا ہے وضع اسکی مسور کے

دانوں جیسی ہوتی ہے اس پر دو چھلکے ہوتے ہیں مغز کا رنگ سبز پستے کی مانند ہوتا ہے اور اس سے زیادہ چکنا ہوتا ہے اسکی دو اقسام ہیں ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا بڑی قسم کا نام حبۃ الخضرا اور چھوٹی کا نام حب البطم ہے۔

رنگ : ـــــــــ سبز پستے کی مانند
ذائقہ : ـــــــــ شیریں اور چکنا
مقدار خوراک : ـــــــــ ۳ تا ۵ ماشہ
مزاج : ـــــــــ گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک جگر محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر حرارت عزیزی بڑھاتا ہے۔

خواص : مقوی باہ ملین، جالی، منفث، بلغم، مدر حیض

فوائد حبۃ الخضرا کو زیادہ تر مقوی باہ معاجین میں شامل کر کے ضعف باہ کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔

جالی ہونے کی وجہ سے چہرے کے رنگ نکھارنے اور داد چھائیں اور چھیپ جیسی جلدی علامات کو زائل کرنے کے لئے اسکا ضماد لگاتے ہیں۔

منفث بلغم ہونے کی وجہ سے کھانسی، دمہ میں سینہ کو بلغم سے پاک کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔

مدر حیض ہونے کی وجہ سے ماہواری کھول کر لاتا ہے۔

بادام اور کھانڈ کے ساتھ کھانے سے بدن کو فربہ کرتا ہے۔

جالی ہونے کی وجہ سے منہ میں چھالے پیدا کرتا ہے۔

اگر اسکو جلا کر داء الثعلب پر لگائیں تو بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

حُسنِ یُوسف

نام عربی حاشیش، ہندی تخم کرملی۔ سندھی کرملی
تخم خشخاش سے بہت چھوٹے اور سخت دانے ہوتے ہیں

تعارف

رنگ ــــــــ سفید

ذائقہ : ــــــ پھیکا۔ بدمزہ

مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ۔ بطور قے آور ۲ ماشہ

مزاج : ــــــ گرم خشک۔ قریب السم ہے

افعال واثرات ــــــ غدی عضلاتی ہے۔

خواص : ــــ شدید مقیٔ۔ محرش اور جالی اور محمر

فوائد چونکہ شدید قے آور ہے اس لئے اسے دمہ کے مریض کی بلغم خارج کرنے کے لیے بطور مقیٔ استعمال کیا جاتا ہے۔ اتنی زیادہ قے آتی ہے کہ تمام بلغم نکل جاتا ہے اور مریض سکھ کا سانس لینے لگتا ہے۔
اسی طرح پیٹ کے شدید عضلاتی درد کو روکنے کے لئے ۲ ماشہ کی مقدار میں کھلاتے ہیں جس سے سرخ رنگ کی غلیظ رطوبت قے میں نکلتی ہے اور درد بند ہو جاتا ہے۔
چونکہ محرش اور محمر ہے اس لئے خارش، چنبل داد وغیرہ پر اُسے طلا کرتے ہیں تاکہ وہاں دورانِ خون تیز ہو کر سوزش رفع ہو جائے۔ اس طرح اس کے استعمال سے کھجلی، چنبل داد، برص اور چیچک تک کے داغ رفع ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر عورتیں

اسس کو منہ پر ملتی ہیں۔ تجارتی لوگ اسے ابٹنوں میں شامل کر کے فروخت کرتے ہیں ۔
نوٹ :۔ ۳ ماشہ کی مقدار میں مہلک ہے اگر کوئی غلطی سے کھائے تو دودھ گھی پلائیں۔ روغن زیتون کا پلانا بھی مفید ہے ۔ بطور مفرح قلب خمیرہ گاؤزبان عنبری یا دوا المسک کھلائیں ۔

دوائے مقئی برائے دمہ بلغمی

نیلا تو تیا ۔ رائی ۔ نمک ۔ حسن یوسف
ارتی ۶ ماشہ ۲ ماشہ ۱ ماشہ

تمام ادویہ کو پانی ایک پاؤ میں گرم کریں۔ پھر پن چھان کر نصف مقدار میں مریض دمہ کو پلائیں ۔ اگر قے کھل کر نہ آوے تو تھوڑی دیر بعد دوسری خوراک بھی دے دیں۔ فوراً دمہ کا دورہ رفع ہوجائے گا

خولنجاں

نام عربی۔ خولنجاں ، مرہٹی ۔ کولنجن ، سنسکرت ۔ کلنجن ، سندھی پان پاڑ ، ہندی ۔ کلیجن ، اردو ۔ جڑ پان ، انگریزی
ALPINIA GALANGA

تعارف خولنجاں پان کے درخت کی جڑ ہیں جو سخت اور وزن دار ہوتی ہیں یہ ایک انچ سے دو انچ موٹی اور گرہ دار ہوتی ہیں سنڈھ کی طرح اسمیں میدا کافی مقدار میں پایا جاتا ہے ۔
رنگ :۔ باہر سے سرخی مائل اور اندر سے سفید زردی مائل ۔

ذائقہ : ——— تیز چرپرا اور مزیدار اور خوشبودار

مقام پیدائش | مشرقی پاکستان ، جنوبی ہند ، مغربی بنگال ریاست میسور

مقدار خوراک : ——— ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ

مزاج : ——— گرم خشک

افعال و اثرات | غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد اور مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر خون میں حرارت عزیزی کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے ۔

خواص | مقوی معدہ ، کاسر ریاح ، مخرج بلغم غلیظ ، مقوی باہ ، قاطع سودا جالی ، دافع تشنج ، محرک جگر و طحال ، مسکن اوجاع ۔

فوائد | خولنجاں چونکہ محرک جگر و طحال ہے اور حرارت عزیزی کو وافر مقدار میں جمع کرتی ہیں جس سے نہ صرف خون میں صفرا کی کمی پوری ہو جاتی ہے بلکہ اس کمی سے ہونے والی غیر طبعی علامتیں بھی دور ہونا شروع ہو جاتیں ہیں جن میں ریاح کی زیادتی ، ضعف معدہ اور سودا کی زیادتی قابل ذکر ہیں ۔"

یہ بات خاص طور پر یاد رکھیں کہ صفرا جس میں حرارت اور آکسیجن کی زیادتی ہوتی ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدہ کا ضعف جو بوجہ سردی خشکی کے ہو معدہ کو گرم کرکے اسکے ضعف کو دور کر دیتا ہے سودا ہمیشہ صفرا میں تبدیل ہو کر ہی ختم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ صفرا کو قاطع سودا کہتے ہیں ۔ چونکہ عضلات حرکت کے اعضاء ہیں اسلئے جب ان میں شدید تحریک ہو جائے تو ان میں تشنج شروع ہو جاتا ہے جب تک عضلات میں تحلیل نہ ہو یہ تشنج ختم نہیں ہو سکتے صفرا اپنی حرارت کی وجہ سے ان میں تحلیل پیدا کر دیتا ہے جس سے یہ تشنج فوراً رک جاتے ہیں ۔"

چونکہ خولنجاں مولد صفرا و حرارت عزیزی طبیہ ہے اسلئے اسکے استعمال سے بھی تشنجی کھانسی، تشنجی دمہ، کزاز اور تشنج عضلات فوراً رک جاتے ہیں۔

خولنجاں جہاں عضلات کے تشنج کو رفع کرتی ہے وہاں یہ ان ادویہ کے زہریلے اثرات کے لئے بھی تریاق ہے جنکے استعمال سے عضلات میں تشنج شروع ہو جاتا ہے جن میں کچلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

مسکن درد ہونے کی وجہ سے خولنجاں ایسے دردوں کے لئے مفید ہے جو سردی خشکی اور ریح وغیرہ سے ہوں جن میں دردکمر، درد گردہ، درد قولنج، سینہ (نمونیہ) وغیرہ شامل ہیں بچوں کے ڈبہ اطفال میں خصوصیت سے مفید ہے اس مقصد کے لئے اسکے سفوف کو شہد میں ملا کر چٹاتے ہیں۔

عضلاتی تحریک سے جب گلے میں ورم ہو جائے جسے خناق کہا جاتا ہے یا گلے میں غلیظ بلغم جمع ہو کر آواز بیٹھ جائے ایسے موقعوں پر اسے برابر وزن ملٹھی اور شہد میں ملا کر چٹانے سے فائدہ کمال حاصل ہوتا ہے۔

عضلاتی تحریک سے ہونے والے ضعف باہ کو فائدہ کرتی ہے جالی ہونے کی وجہ سے چہرے کے کیل مہاسے خارش، داد چنبل پر لیپ کرنے سے فائدہ کرتی ہے۔

جوارش جالینوس کی جزو اعظم ہے۔

کیمیائی طور پر اسمیں تین قسم کے اجزائے ترکیبی پائے جاتے ہیں جن میں کیمفرائڈ، کالنجن اور ایپنین وغیرہ

خوشبودار ہونے کی وجہ سے منہ کی بدبو دور کرتی ہے۔

جوارش جالینوس

ھوالشافی :- بالچھڑ، الائچی کلاں، تج، دارچینی، لونگ، ناگرموتھا سنڈھ، مرچ سیاہ، فلفل دراز، قسط، عود بلسان، تگر، جرائتہ، شیریں زعفران ھر ایک ۷ ماشہ، مصطگی ۱۸ ماشہ چینی تمام ادویہ کے وزن کے برابر

شہد تمام ادویہ کے وزن سے تین گنا۔

ترکیب تیاری زعفران کے علاوہ تمام ادویہ کو باریک کر لیں اور شہد یا چینی کے قوام میں ملادیں بعدہٗ زعفران کو ایک تولہ عرق گلاب میں کھرل کر کے شامل کر دیں بس جوارش جالینوس تیار ہے

مقدار خوراک: ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ

فوائد تمام ہاضم ادویہ کی سرتاج ہے۔ ضعف معدہ، ضعف قلب و جگر کے لئے خاص دوا ہے۔

داد مردن

نام بنگالی۔ دادمردن، سندھی۔ دادمار، مرہٹی۔ دادمردن، تاملی شیمی گذا، انگریزی۔ رنگ ورم شرب RINGWORM SHRUB

تعارف یہ جھاڑی دار پودا ہے بنگال کے مغربی علاقے میں جہاں تین طرف پانی ہے وہاں کثرت سے خودرو پیدا ہوتا ہے اسکی شاخیں کافی موٹی اور اکثر رویش دار ہوتی ہیں اسکی چھال میں ایک قسم کا رنگ پایا جاتا ہے جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں زیادہ تر اسکی چھال اور پتے دوائً مستعمل ہیں۔

ذائقہ: چرپرا چبھن دار

مقام پیدائش مغربی بنگال کے رطوبتی علاقوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک چھال ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ
پتے ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ

مزاج : ـــــــــــــ گرم خشک

افعال و اثرات | غدی عضلاتی ھے یعنی محرک غدد، محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر حرارت عزیزی کو کنٹرول کرتا ھے اور اخراج پانے سے روکتا ھے ۔

خواص | مخرش، جالی، مسہل قوی، دافع خشک کھانسی، تریاق حشرات الارض ۔

فوائد | اصل فوائد تو اسکے نام سے ھی واضح ھیں یعنی داد کو مارنے والا جہاں تک اسکے ان افعال کا تعلق ہے وہ اسکے مزاج کی وجہ سے ھے یعنی یہ خود گرم خشک اور مولد صفرا ہے یاد رکھیں داد اور چنبل سوداوی مادہ سے ہونے والی ایسی سوزشیں ھیں جو مزاجاً سرد خشک ھیں چونکہ سودا کا علاج صفرا سے ہے جو محرک غدد ہے لہذا چونکہ داد مردن محرک جگر اور مولد صفرا ہے اسلئے یہ داد کے لئے خصوصیت سے مفید ہے ۔"

یہاں ایک اور بات ذھن نشین کر لیں کہ چونکہ داد چنبل کے مقام پر دوران خون کی بے حد کمی ہوتی ہے جس سے اس مقام کی جگہ موٹی اور سیاہ ہو جاتی ہے جس کی سب سے بڑی وجہ وہاں کی سردی خشکی ہے اسکا صحیح اور سائنٹیفک علاج تو یہی ہے کہ مقام ماؤف پر دوران خون تیز کر دیا جائے جس سے ایک طرف تو وہاں پر خون کی زیادتی سے سردی خشکی دور ہو جائے گی دوسری طرف مقام ماؤف کے عضلات میں تحلیل ہو کر تمام سوزش ختم ہو جائے گی۔ اسطرح داد کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ جلد تندرست مقام کی طرح ملائم ہو جائے گی ۔

چونکہ داد مردن نہایت اعلیٰ درجہ کی مخرش اور جالی ھے اور محرک جگر و غدد ھے اسلئے یہ بھی داد اور چنبل کے لئے تریاق ہے ۔

داد مردن مسہل تاثیر کا حامل ہونے کی وجہ سے دائمی قبض، بواسیر اور قولنج کے لئے فوری اثر رکھتا ہے

تریاق حشرات الارض ہونے کی وجہ سے زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے
مقام پر اسکے پھولوں کو پیس کر لیپ کرتے ہیں ۔

یادداشت مفردات کی کتابوں میں اسکے افعال و اثرات سے فوائد حاصل کرنے کے لئے اس کو لیموں کے پانی اور ہڑ کے ساتھ ملا کر داد پر لگانے کی ہدایت کی گئی ہے ۔
میرے خیال میں درست نہیں ہے کیونکہ جب ہم داد چنبل کو سوداوی زہر کا نتیجہ پاتے ہیں سودا کا ذائقہ ترش اور اس کا مزاج سرد خشک ہے پھر یہ اشیاء کس طرح فائدہ دیں گی ۔ بلکہ یہ داد مرض کے اثرات میں کمی کر دیں گی ہاں اگر اسکے ساتھ کوئی غدی عضلاتی دوا ملا دی جائے تو وہ ضرور اسکے اثرات میں اضافہ کر دے گی ۔ مثلاً درگند ھک یا بچی وغیرہ

درمنہ ترکی (شیخ)

نام عربی شیخ خراسانی ، سرحدی چھان ، بلوچی ترخس پیڑا ، فارسی درمنہ ، یونانی ۔ سارلقیون ، انگریزی ARTEMISA MARITIMA

تعارف ایک خاردار پودا ہے جس کے پتے سوئے کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں شاخیں ایک ایک بالشت بھر لمبی ایک ہی جڑ سے نکلتی ہیں ہر شاخ کے سر پر ایک گھنڈ ہوتی ہے جو کھردری ہوتی ہے ۔ اسکے بیج تخم کشوث کے مشابہ ہوتے ہیں ۔

اسکے خشک غنچوں سے تیار شدہ قلمی جوہر کو انگریزی میں سینٹونین کہتے ہیں جو پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔
اسکی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں یعنی جبلی و صحرائی ۔ جبلی صحرائی سے قوی ہوتا ہے ۔

جسکے پھول زردی مائل ہوں پتے مثل سداب کے ہوں اور نبات سوئے کے پودے سے چھوٹا ہو اسے شیخ ارمنی کہتے ھیں اور خاکستری مائل ہو اور جسکے بیج مثل کشوت کے ہوں اور پھول زرد رنگ کا ہو اسکو شیخ جبلی اور یونانی میں افیسون کہتے ھیں اسکے علاوہ چوڑے پتوں والی اور سرخ پھولوں والی کو شیخ خراسانی یا شیخ ترکی کہتے ھیں زیادہ تر شیخ ارمنی ھی دواءً مستعمل ہے ۔

مقام پیدائش

کرم ایجینسی صوبہ سرحد، بلوچستان، وزیرستان جو ھر کی تیاری روسی ترکستان میں ہوتی ھے ۔

ذائقہ : ———— تلخ چرپرا

بدل : ———— افسنتین

مزاج : ———— گرم خشک

مقدار خوراک : ———— ایک ماشہ سے ۳ ماشہ

افعال و اثرات

غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ھے ۔

خواص : محلل اورام، مفتح سدد، محلل ریاح، ملین، قاتل کرم شکم ۔

فوائد

چونکہ محلل اورام ہے اسلئے سرد قسم کے عضلاتی پھوڑے بڑے بڑے گرڑ تحلیل کرنے کے لئے فوری اثر ھے زخموں کو خشک کرتی ھے اور جلد بھر لاتی ھے ۔

ملین ہونے کی وجہ سے پیٹ کے سدے خارج کرتی ھے اسی وجہ سے مفتح سدد کہتے ھیں ۔

محلل ریاح ہونے کی وجہ سے ریاح شکم اور پیٹ کے اپھارا کو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے ۔

اسکو جلا کر روغن زیتون یا روغن زنبق میں ملا کر داء الثعلب کو زائل کرنے اور بالوں کو جلد اگانے کے لئے طلاء کرتے ھیں ۔

قاتل کرم ہونے کی وجہ سے پیٹ کے کیڑوں خصوصاً کیچوں کو ھلاک کرکے خارج کرنے کے لئے اسکا جوشاندہ پلاتے ھیں اس کا جوھر سینٹونین بھی انہی اثرات کا حامل ھے ۔

اسکے جوشاندہ سے کلیاں کرنا دانتوں کے درد کو روکنے کے لئے مفید ھے اسی طرح اسکی ڈالیوں سے مسواک کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ھے ۔

دیودار

نام عربی شجرۃ الجن ، سندھی ۔ دیال ، بنگلہ دیودارد ، پنجابی ۔ دیار فارسی ۔ دیودار ، انگریزی ۔ PINUS DEODARA

تعارف چیڑ کی قسم کا مشہور عام پہاڑی بلند ترین درخت ہے دریائے جہلم کے ذریعے جو دیودار آتا ھے وہ سب سے اعلیٰ قسم کا ہوتا ھے ۔ دوا میں اس کا اریک برادہ کام میں لا سکتے ھیں ۔

رنگ : ______ خاکی اور ہلکا زرد پتے سبز

ذائقہ : ______ چرپرا ، خوشبودار

مقام پیدائش کوہ ھمالیہ شمالی ۔ کاغان کے جنگلات ، افغانستان اور بلوچستان کے شمال پہاڑی علاقے ۔

مزاج : ______ گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ھے یعنی محرک غدد محلل عضلات مسکن اعصاب ھے کیمیاوی طور پر حرارت عزیزی کو کنٹرول کرتا ھے اور خون کے قوام کو پتلا کرتا ھے ۔

خواص دافع ریاح ، محلل اورام ، مندمل زخم ، حابس و قابض ، قاتل کرم شکم

فوائد دیار کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ھے کہ اسکی لکڑی عمارتوں کا فرنیچر بنانے

کرسیاں، میز، پلنگ اور گھر کی زیبائشی چیزیں بنانے کے کام آتی ہے ایک دوسرا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ حکومت اسکے پھٹے بنواکر ریلوے لائن کے نیچے رکھتی ہے کیونکہ اسکو دیمک نہیں لگتا مدتوں تک مٹی میں پڑی رہے اصل حالت میں قائم رہتی ہے۔

اندرونی طور پر کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے پیٹ درد، اپھارہ، مزمن ریح کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کا تیل بھی اسی کام آتا ہے اسکی چھال کا باریک سفوف زخموں پر چھڑکتے ہیں اسکے جوشاندہ میں بیٹھنا مقصد کے زخموں کے لئے مفید ہے۔

رائی!

نام عربی۔ خردل، کشمیری۔ اسور۔ بنگالی، رائی سر، سندھی۔ آھر
انگریزی مسٹرڈ MUSTARD

تعارف رائی کا پودا سرسوں کے پودے کے بالکل ہمشکل ہوتا ہے سرسوں کی طرح اسکو بھی چھوٹی چھوٹی پھلیاں لگتی ہیں جن میں تین سے پانچ بیضوی شکل کے بیج ہوتے ہیں رائی دراصل سرسوں کی ایک قسم ہے موٹی رائی کی نسبت باریک دانوں والی رائی زیادہ قوی اثرات کی حامل ہے بیجوں میں سے عموماً ۲۰ سے ۲۵ فیصد تک روغن ہوتا ہے۔

بو:۔ کچھ نہیں لیکن جب پانی ملا کر پیس تو آنکھوں سے آنسو لانیوالی گیس نکلتی ہے

رنگ:۔ ________ سفید و سرخ سیاہی مائل

پھول:۔ ________ شوخ زرد رنگ کے ہوتے ہیں

ذائقہ:۔ ________ تیز چرپرا

مقدار خوراک:۔ ________ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک ۲ ماشے تک آدھ

مقام پیدائش ہندوپاکستان کے ہر زرعی علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔

مزاج: گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے۔

کیمیاوی طور پر کثرت سے حرارت عزیزی کو روکتی ہے جس سے غدد جاذبہ کے افعال تیز ہو جاتے ہیں اور صفراوی رطوبات خون میں زیادہ ہو جاتی ہیں

فوائد چونکہ چرپری اور ہاضم ہے اس لئے فرنگستان میں اسے غذا کے ہمراہ بطور مسالے کے استعمال کرتے ہیں۔

رائی چونکہ محمر و محرش ہے اسلئے یہ اجتماع خون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے نہایت اچھی دوا ہے جس کی سب سے بہترین مثال نمونیہ ہے نمونیہ کے مریض کے پھیپھڑوں کے اندر اجتماع خون ہو رہا ہوتا ہے جس سے وہاں ورم قائم ہو کر درد ہوتا ہے رائی کو پیس کر سرکہ میں ملا کر چھاتی کے اوپر اس جگہ لیپ کرتے ہیں جس مقام کے نیچے درد معلوم ہوتا ہے اسکے لگانے کے چند منٹ بعد ہی درد میں تخفیف ہو جاتی ہے اسطرح رائی ایک وقت میں دو کام انجام دیتی ہے اول اپنے محرش اثر سے ورم کے مقام سے خون کھینچ کر ورم میں کمی کر دیتی ہے دوسری طرف درد میں تسکین دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے محمر کہنے کے ساتھ ساتھ مسکن درد بھی کہتے ہیں

جس مقام پر اسے بطور ضماد لگاتے ہیں وہ جگہ سرخ ہو جاتی ہے چھوٹے چھوٹے سرخ دانے نکل آتے ہیں زیادہ دیر لگنے سے آبلہ بھی پڑ جاتا ہے

چونکہ رائی محرک جگر و غدد جاذبہ ہے لہذا جب سکون کی وجہ سے جگر و طحال بڑھ گئے ہوں تو انہیں سکیڑنے اور اصل حالت پر لانے کے لئے رائی کو اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں رائی کے چند دن کے استعمال سے

عظمہ وطحال وجگر درست ہوجایا کرتے ہیں ۔

یہ بات یاد رکھیں جتنی ادویہ اغذیہ اشیا جگر کی کیمیادی تحریک پیدا کرتی ہیں وہ سب کی سب مولد صفرا و محافظ صفرا، محافظ حرارت عزیزیہ ہوتی ہیں جو غیر طبعی علامات و تکلیفات سردی خشکی کی وجہ سے ہوا کرتی ہیں۔ جن میں خارش، چنبل، داد، گنٹھیا، بواسیر اور بیایاں پھٹنا وغیرہ شامل ہیں۔ کے لئے رائی جیسی ادویہ نہایت مفید ہوا کرتی ہیں اسکے استعمال سے ایک دم دوران خون مقام ماؤف کی طرف تیز ہوجایا کرتا ہے۔ جو فوراً آرام کی صورت پیدا کر دیتا ہے اس قسم کی دوسری اشیاء بابچی، گندھک، جمالگوٹہ وغیرہ ہیں۔

رائی چونکہ زیادہ وزن میں قے شدید لاتی ہے لہذا اسے بطور مقیئ بعض شدید علامات میں بھی استعمال کرتے ہیں مثلاً جب کسی مریض نے ایسا زہر کھالیا ہو جو بالفعل سرد تر یا سرد خشک ہو۔ جو جسم کو برف کی طرح سرد کر رہا ہو اسکے اثرات کو رفع کرنے کے لئے رائی استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً افیون۔ بیش۔ دھتورہ اور تمباکو وغیرہ کسی شخص نے زہریلی مقدار میں کھالیا ہو تو اول اسے نصف اونس سے ایک اونس تک گرم پانی کے ساتھ کھلانا چاہیئے فوراً مریض کو قے آنی شروع ہو جائے گی جس سے زہر کے وہ اجزا جو ابھی تحلیل ہونے سے پڑے ہوئے ہیں خارج ہوجائیں گے جو اجزا خون میں اثرات داخل کر چکے ہونگے۔ جن سے حرارت عزیزی ختم ہو رہی ہے وہ اسکے استعمال سے کم ہونا شروع ہوجائے گی اسطرح مریض چند منٹوں میں موت کے منہ سے نکل جائے گا اسکے بعد اسے مقویات وغیرہ دیئے جاسکتے ہیں۔ رائی نہایت اچھی مصفی خون دوا ہے گندھک و بابچی کے ساتھ مل کر نہایت اچھے اثرات دکھاتی ہے چہرے کے کیل مہاسے اور داغ دھبے رفع کرنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چہرے پر اسے گندھک اور بابچی کے ساتھ برابر وزن شامل کر کے دہی میں ملا کر ملنا چاہیئے چند دن کے اندر اندر چہرہ حسین ہوجاتا ہے اندرونی طور پر رائی پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے پانی کے ہمراہ

چند دنوں میں تمام کیڑے مرکر باہر آجائیں
اسے دوائی خوراک میں استعمال کرنا چاہیئے کہا جاتا ہے کہ سانپ کے
لگے اسکے علاوہ حشرات الارض کو بھی ہلاک کر دیتی ہے گھروں میں اسکی دھونی
بل میں رائی کے دانے ڈالنے سے سانپ مر جاتا ہے۔ ایسے اشخاص جنہیں زبان کی لکنت
دینے سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہیں۔ اور اندرونی طور پر کھانے سے لکنت کی
ہو انہیں رائی کا سفوف زبان پر ملنے ہوں تو انہیں اس سے
شکایت ختم ہو جاتی ہے اور جو مریض بالکل بولنا بند ہو گئے ہوں تو انہیں اسے
مرچ سرخ کے ساتھ برابر وزن میں ملا کر زبان پر ملنے اور کھانے سے چند دنوں
میں آرام آجاتا ہے مریض بہت جلد بولنے پر قادر ہو جاتا ہے میں نے ایسے کئی
مریضوں پر اسے استعمال کر کے کمال فائدہ حاصل کیا ہے رائی کو پیس کر دو دو
ماشہ کھانے اور بار بار سونگھنے سے مرگی کے دورے پڑنے رک جاتے ہیں۔
رائی طلاؤں میں بھی شامل کی جاتی ہے اس سے ایسے طلے زیادہ بنائے جاتے
ہیں جو مجلوقوں اور نامردوں کے اعضائے تناسل پر لگائے جاتے ہیں عضو تناسل
کی کمزور رگیں اور انکا ٹیڑھا پن اور انتشار کی کمی اسکے استعمال سے بہت رفع
ہو جاتی ہے۔
رائی کا تیل وغیرہ بھی نکالا جاتا ہے ۱۰۰ تولہ رائی سے ۳۰ ۳۰ تولہ تیل نکالا
جا سکتا ہے رائی سے زیادہ وہ تیز اثرات کا حامل ہے تقریباً انہیں علامات
اور تکالیف کیلئے حامل ہوتا ہے جن کے لئے رائی استعمال ہوتی ہے۔ رائی
نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ غدی عضلاتی کا جزو اعظم ہے

برائے خارش داد چھیپ

گندھک، رائی، باکچی ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب استعمال تمام ادویہ کو باریک کر کے خارش اور داد پر تیل سرسوں
میں ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں البتہ چھیپ یعنی

ہلکے سفید داغوں پر اسے سرکہ یا دھی میں ملا کر لگائیں داغ چند دنوں میں بالکل صاف ہو جائیں گے داغ چاہے چہرے پر ہوں یا سینے یا جسم کے کسی اور حصے پر

ضماد رائی

رائی کا باریک سفوف حسب ضرورت لے کر اسمیں اتنا پانی ڈالیں کہ لئی سی بن جائے ۔ بوقت ضرورت کام میں لائیں ۔ بعض نازک مقامات جن میں پنڈلی، چہرہ، اعضائے تناسل پر ضماد لگانے کی ضرورت ہوتی ھے ۔ ایسی صورت میں رائی گندھک وغیرہ میں شامل کر کے یا گندم کا آٹا شامل کر کے لیپ کرنا چاہیئے کیونکہ ایسے نازک مقامات پر رائی شدید خراش کر کے تکلیف دیتی ھے اسی طرح نازک طبائع کے لئے بھی رائی کے پلستر کو ہلکا کر لینا چاہیئے۔

روغن تارپین

نام :- عربی دہن الصنوبر، پنجابی چیڑ دا تیل ، انگریزی OIL OF TURPENTINE

تعارف یہ لطیف روغن صنوبر کے درختوں کی رال سے بذریعہ عمل تقطیر علیحدہ کیا جاتا ھے ۔

رنگ : ــــــــــــ ہلکا زرد

ذائقہ : ــــــــــــ تلخی مائل ہے

بو : ــــــــــــ مخصوص قسم کی ناگوار

پہچان تیزاب سرکہ غلیظ میں حل ہو جاتا ھے یعنی ایسی ٹک ایسڈ گلیشل میں حل ہو جاتا ھے ۔

اگر روغن تارپین میں کوئی چیز ملائی جائے جو اپنی آکسیجن آسانی سے آزاد کر دے تو تارپین کا وزن میں تبدیلی ہو جاتا ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ۳ قطرے سے ۱۰ قطرے تک ملین و مسہل ۲۰ سے ۶۰ قطرے تک

مقام پیدائش :۔ جلو، پنجاب، نینی تال، بریلی، یوپی

مزاج :۔ گرم خشک ھے

افعال و اثرات غدی عضلاتی ھے یعنی محرک غدد، محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیادی طور پر نہایت اعلیٰ درجہ کا محافظ حرارت عزیزی ھے صفرا کی وافر مقدار خون میں قائم کر دیتا ھے قاطع سودا ہے۔

خواص محمر، جالی، آبلہ انگیز، دافع تشنج، قاتل کرم شکم خصوصاً کدو دانے و کیچوے، مسکن اوجاع باردہ، ملین و مسہل، دافع سوداوی علامات خصوصاً جنبل داد، پھوڑے۔

فوائد خدا کی قدرت دیکھو کہ اس نے ہمارے لئے ہر قسم کی ضروریات زندگی پیدا کر دی ھیں ہمیں اگر سرد تر روغن کی ضرورت ہے تو وہ روغن کدو، روغن جنبلی کی صورت میں موجود ہے اگر ہمیں خشک گرم روغن چاہیے تو ہم روغن لونگ، دارچینی، روغن آملہ وغیرہ لے سکتے ھیں اگر ہمیں شدید گرم خشک روغن کی ضرورت ھے تو قدرت نے ہمارے لئے روغن تارپین عطا کر دیا ھے اور یہ شدید فراری ھے اسی مزاج کا دوسرا روغن جمالگوٹہ ھے۔ جس میں فراری صفت بالکل ناپید ھے لیکن ھم خواص ہم مزاج ھیں روغن تارپین کے خواص و فوائد کے متعلق حکیم احمد علی خان صاحب نے ایک قصیدہ لکھا ہے جو نہایت دلچسپ ھے۔

آئل آف ٹرپن ٹائین اے مہ جبیں
ہے مشہور یہ روغن تارپین

رطوبت معطر ہے یہ چیڑ کی!
ملاوٹ ھے کچھ اسمیں رال کی

یہ مقدار کم میں مدر بول ھے!
یہ قابض مفرح ھے سرخ دہ لے

یہ حابس محرک بھی ہے خون کا
تشنج کا دافع ہے یہ برملا

مے دس قطرہ سے ۲۰ تک ہے دوا — اگر چاہے اس سے تو مسہل دوا
تو دے دو ساٹھ تک جو ہوں ایک ڈرام — کہ ہے ملین کرم کش ہو نافع تمام
اگر اسکا مقدار دیویں سے بڑھا، — ہے مسہل و کرم کش نہ شک اسمیں لا
مگر قے و غشیاں نیز اضطراب — ہو ظاہر جلن بول میں بے حساب
کم آوے گا پیشاب جلتا ہوا! — ڈرے اس سے اور تو نہ ہرگز پلا
مگر کسٹر آئل میں دے کر ملا! — جلن کا نہیں ڈر تو بے شک پلا
ہے یہ مارتا کیچوؤں کو جناب — کدو دانوں کو قتل کر دے شتاب
اگر حقنہ اس سے کرائے گا تو — تو پھر کیچوؤں کو پائے گا تو
کرے دافع قولنج اور قبض کو — نفخ شکم اور ہسٹریا دور ہو!

کزاز اور مرگی کو نافع ہے یہ — نفث فی الدم کا بھی نافع ہے یہ
جو جاری ہو خون رحم سے اے حلیم — تو ہو جاوے اس سے بے رنج و بیم
ہے اگر موچ و نمونیہ یا وجع الکمر — ہے نافع یہ از بس لگائے اگر
یہ وجع المفاصل کو ہے سود مند — لگا دیں اگر درد پر تو ہے درد مند
قروح خبیثہ پر ہو گر طلاء — تو سب صورتوں میں ہے نافع دوا
مگر اسکی مالش سے گاہ بگاہ — بدن سرخ ہو کر اٹھے آبلہ،
نہ کر آبلوں سے تو ہرگز خطر — نہیں اسمیں ہے زہر کا کچھ اثر

برائے قاتل کرم شکم

ھوالشافی — روغن ارنڈ ۱۰ روغن تارپین ہر ایک ۴ ڈرام، دونوں کو ملا کر دودھ میں ایک ہی دفعہ پلا دیں اس سے تمام کرم مر کر باہر نکل آئیں گے یہ نسخہ کدو دانوں امیر کبیر بے بچے مریض کو پلا سکتے ہیں ۔

برائے قروہ خبیثہ

ھوالشافی :- روغن کنجد ایک سیر، روغن تارپین ۲ چھٹانک تازہ گھی یعنی مکھن یا ویزلین نو تولہ، سندھور ایک پاؤ بھر، شہد ڈیڑھ پاؤ کافور ۴ تولہ،

بنانے کی ترکیب اول ۴ چیزوں کو آگ پر رکھ کر جوش دیں اور تیز جوش کی صورت میں سندھور ملا کر ہلا دیں اور آمیز ہونے پر آگ سے اتار لیں بعد ازاں شہد اور کافور داخل کر کے استعمال کریں۔

برائے سنگ گردہ و مرارہ

ھوالشافی :- سالٹ (میگنیشیا) ۲½ تولہ، روغن تارپین ۶۰ قطرے

لیکویڈ کلوروفارم ایک اونس، پانی ۵ تولہ

ترکیب تیاری اول پانی میں میگنیشیا حل کر لیں پھر ایکوا کلوروفارم میں ملا دیں بعد میں روغن تارپین شامل کر کے مریض کو پلا دیں ریح گردہ، سنگ گردہ و مثانہ سے خارج کرنے کے لئے فوری اثر ہے

برائے نمونیہ اور درد شش

روغن کنجد، روغن تارپین ہم وزن ملا کر نمونیا کے مریض کے لئے مقام درد اور مقام چھاتی پر مالش کریں۔

اسکے علاوہ کمر درد، موچ، چوٹ وغیرہ پر لگانے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ یسی منٹ ٹرپین ٹائین اسکا مشہور مرکب ہے۔

زعفران

نام عربی۔ زعفران ، فارسی ۔ رکمیاس ، بنگلہ اور پنجابی یعفران ، ہندی کیسر، انگریزی سیفرن اور کروکس

تعارف زعفران کا پودا تقریباً ڈیڑھ فٹ اونچا ہوتا ہے ستمبر اکتوبر میں اس پر پھول لگتے ہیں پھولوں کو صبح کی اوس ہی میں توڑا جاتا ہے اور ان کو دھوپ میں چٹائیوں میں بچھا کر پھولوں کے اندرونی ریشوں کو الگ کر تے ہیں۔ یہی زعفران کہلاتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو پونڈ پھولوں سے صرف ایک پونڈ زعفران نکلتا ہے ایک ایکڑ زمین کی پیداوار سے ۵۰ ، ۶۰ پونڈ تازہ زعفران حاصل ہوتا ہے جو سوکھ کر ۱۰، ۱۱ پونڈ رہ جاتا ہے کشمیری زعفران دنیا بھر میں مشہور ہے

رنگ : ________ زرد سرخی مائل

ذائقہ : ________ کسیلا خوشبودار

مقدار خوراک : ________ ایک رتی سے ۲ رتی

مقام پیدائش ۔ پاکستان میں کشمیر، کوئٹہ کے گرد و نواح

مزاج ________ گرم خشک (غدی عضلاتی)

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات، مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر خون میں خلط صفرا کی پیدائش کر کے اسٹور کرتا ہے اور صفرا کی کمی کو فوراً پورا اور حرارت کی کمی کو پورا کر کے برف جیسے سرد جسم کو گرم کرتی ہے ۔

خواص محرک و مقوی جگر و غدد اور غشا مخاطی ، مولد صفرا ، محلل مفتح مخرج بلغم ، مدر حیض ، مخرج جنین ، منعش و مقوی رحم ۔

مقوی باہ، قابض، دافع تشنج، فرحت بخش۔

فوائد

خوشبودار ہونے کی وجہ سے فرحت بخشتی ہے یہی وجہ ہے کہ اعصاب و دماغ کی تحلیل کو تسکین میں بدل کر دماغ کو قوت دیتی ہے،

جگر و غدد کی محرک اور مقوی ہونے کیوجہ سے تسکین جگر، عظم جگر طحال کی حالت کو پہلی اور اصلی حالت پر لے آتی ہے بلکہ جسم کے ہر قسم کے غدد کے پھولنے میں مفید و مؤثر ہے۔ مولد صفرا ہونے کی وجہ سے خون میں صفرا کی کمی کو پورا کرتی ہے۔

مخرج جنین ہونے کی وجہ سے تسہیل ولادت کے لئے اسے ایک ماشہ سے دو ماشہ کھاتے ھیں

مدر حیض ہونے کی وجہ سے بندش حیض کی حالت میں ڈیڑھ ماشہ زعفران ایک چھٹانک قہوہ میں حل کر کے پلاتے ھیں جس سے حیض بلا تکلیف کھل کر آجاتا ہے اسی طرح تشنج رحم میں بھی اسے استعمال کرتے ہیں اسی افعال و اثرات کیوجہ سے اسے مقوی رحم کہتے ہیں۔

اگر پانی میں زعفران کو حل کریں تو گہرے زرد رنگ کا محلول بن جاتا ہے جو سیاھی کا کام دیتا ہے اسی وجہ سے پیر فقیر بعض تعویز لکھنے کے لئے اسے بطور سیاھی استعمال کرتے ھیں جس سے دو فوائد حاصل ہوتے ھیں ایک اس کا دوائی اثر دوسرا اسکا سیاھی کی بجائے استعمال ہونا

یاد رکھیں ریاح کا اخراج اور روح میں لطافت ہمیشہ صالح صفرا اور حرارت سے پیدا ہوتی ہے جس سے قلب میں فرحت پیدا ہوتی ہے زعفران ایسی ادویہ کی سرتاج ہے اسی طرح یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ عورت کے پیٹ میں بچے کی نشوونما اور تربیت کے لئے حرارت کی بہت ضرورت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کو اللہ تعالےٰ نے غدی مزاج عطا کیا ہے تاکہ جنین وقت مقررہ تک عورت کے پیٹ میں غذا حاصل کرتا رہے،

جن عورتوں کے بچے کمزور اور ناتواں ہوتے ہیں ان عورتوں کا مرض بوجہ سے طبعی مزاج تبدیل ہو چکا ہوتا ہے معالج کو چاہیئے کہ جو بچے کمزور اور دبلے پتلے ہوں اور وہ ماں کا دودھ پیتے ہوں ایسے بچوں کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ انکی ماؤں کا بھی علاج کریں تاکہ انکو مقوی اور طاقت ور دودھ ملے تاکہ وہ تندرست اور توانا ہوں ایسی عورتوں کو حمل کے دوران بھی غذی مقویات کھلانی چاہیئیں جو ادویہ عورت کے رحم کو اور غدد کو تقویت دینے کا باعث ہوتی ہیں زعفران ایسی ادویہ میں سرفہرست ہے۔

طب یونانی میں زعفران بہت سے مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ جوارش جالینوس کا جزو اعظم ہے

برائے وضع حمل

بعض دفعہ اعصابی تحریک کی وجہ سے اتنی کمزوری ہو جاتی ہے کہ اسکا جسم سرد ہو جاتا ہے درد اٹھنا بند ہو جاتے ہیں اور وضع حمل میں دیر لگتی ہے اگر ایسی صورت بدستور ایک دو دن قائم رہے تو بچہ کا رحم میں ہی مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں زعفران بمقدار ۲ر۲ ماشہ ہر آدھ گھنٹہ بعد قہوہ میں حل کر کے پلانا چاہیئے صرف دو تین خوراک سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔

برائے عقر بن شافہ اور حب

ھو الشافی :- زعفران ایک تولہ، مصبر ایک تولہ، مرمکی ۲ر تولہ تمام ادویہ کو باریک کر کے گولیوں کا قوام بنا کر کچھ دوا کی ½ انگلی بتیاں بنالیں اور کچھ کی بقدر نخود گولیاں بنالیں۔ عاقر عورت کو صبح شام ایک شافہ رحم میں رکھوائیں اور ایک ایک گولی ہمراہ تازہ پانی دن میں چار بار کھلائیں۔ بہت جلد حاملہ ہوگی۔

سانپ

نام عربی حیہ، فارسی مار، هندی۔ ناگ سرپ، سندھی۔ ناگ، پنجابی
سپ، اُردو۔ سانپ، انگریزی۔ سنیک - SNAKE

تعارف مشہور موذی جانور ہے یہ جانور بہت طویل العمر ہوتا
ہے اسی وجہ سے اسے عربی میں حیہ کہتے ہیں اور
مرنے کے بعد بھی اسکا جسم مدتوں باقی رہتا ہے۔

سانپ کی کئی اقسام ہیں جن میں پھنیر۔ یا ناگ (کوبرا) کوڑیالہ، وائپر اور افعی زیادہ مشہور ہیں سانپ کی ایک قسم کا نام صلی ہے جو عربی نام ہے یہ جس چیز پر چلتا ہے اسے جلا دیتا ہے اسکی بل کے پاس کوئی سبزا نہیں ہوتا۔ اگر پہلے ہوتا ہے تو اسکے آنے سے خشک ہو جاتا ہے کہتے ہیں کہ اگر اسکی بل کے پاس سے کوئی پرندہ گزرے تو وہیں گر پڑتا ہے اور مر جاتا ہے۔ اس قسم کا سانپ میرے چچازاد بھائی نے اوکاڑہ میں دیکھا جو ایک بیری کے درخت پر تھا۔ یہ جسامت میں تو صرف ۹" تک لمبا تھا لیکن یہ جس ٹہنی پر سے گزرتا تھا وہ فوراً سوکھتی جاتی کہتے ہیں کہ اس قسم کے سانپ ترکستان میں عام پائے جاتے ہیں۔

سیاہ رنگ کا سانپ عموماً زیادہ زہریلا ہوتا ہے اور یہی دوا مستعمل ہے ہر ایک سانپ موسم بہار میں اپنے بدن سے پوست اتارتا ہے اسکو کینچل کہتے ہیں ہر زہریلے سانپ کے اوپر کے جبڑے کی ہڈی کی پچھلی طرف ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں زہر بھری ہوتی ہے جسکا تعلق دانتوں سے ہوتا ہے جب سانپ ڈنک مارتا ہے تو الٹا ہو کر دانت نکالتا ہے اسی وقت تھیلی سے زخمی جگہ میں زہر بھر جاتا ہے یہ زہر بالکل بے رنگ ہوتا ہے اگر اسکی زہر کو خشک کیا جائے تو دانوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

رنگ :۔ سانپ ہر رنگ میں پایا جاتا ھے سیاہ ، سرخ زرد اور مخلوط رنگ کے ۔

زہر ———— بالکل بے رنگ

مقدار خوراک ———— سانپ کا زہر ۱/۱۰۰۰ رتی سے ۱/۵۰۰ رتی تک

مزاج ———— گرم خشک غدی عضلاتی

افعال واثرات

غدی عضلاتی ہے ۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل ۔ اور اعصابی مسکن ھے کیمیاوی طور پر خون میں حرارت و صفرا کی مقدار میں اضافہ کرتا ھے خون کے قوام کو پتلا کرتا ھے

خواص :۔ جالی ، جاذب ، مجفف شدید زہریلا ھے دافع برص و بہق ، دافع بالچر

فوائد واستعمال

عام طور پر سانپ کی چربی مجلوقوں کے کام آتی ھے جو طلاءً استعمال کی جاتی ہے چونکہ چربی جالی اور جاذب ھے اسلئے اسکا طلاء برص و بہق کے لئے نہایت مفید ھے ۔

یاد رکھیں :۔ بالچھڑ خالص عضلاتی بیماری ھے جسم میں شدید خشکی کی وجہ سے بال گرنے شروع ہو جاتے ھیں چونکہ سانپ کی چربی محرک جگر و غدد ھے اسلئے اسکی مخصوص مقدار دوسری ہمزاج ادویہ کے ساتھ مالش کرنے سے بالچر اور داء الثعلب جیسی بیماری دور ہو جاتی ھے ۔

اسکی کینچلی کی دھونی بواسیری مسوں کے لئے نہایت مفید ہے ۔

تجربہ کار اطباء تانبہ کا پلیہ سیاہ ناگ کے منہ میں رکھ کر آگ دیتے ھیں جس سے تانبہ کشتہ ہو جاتا ھے یہ کشتہ سرمہ سیاہ کے ساتھ ایک نسبت ۲۵ کے حساب سے ملا کر آنکھوں میں بطور سرمہ لگاتے ھیں ۔ جو نظر کی کمزوری دھند اور جالا کے لئے نہایت مفید ھے اسکی کینچلی کو کاغذوں اور کپڑوں میں رکھنے سے کیڑا نہیں لگتا سانپ کے مہروں سے ایک قسم کا ہار بناتے ھیں جو گلے میں ڈالنے سے ھنجیروں کو کلی آرام دیتا ہے جس شخص کو سانپ کاٹتا ھے اسے بچھو کے کاٹنے سے کم درد معلوم ہوتا ھے ۔ البتہ

پھر تھوڑی دیر بعد سانپ کا زہر خون میں
کاٹے ہوئے مقام پر چھالا سا بن جاتا ہے مریض کو کاٹے ہوئے مقام پر درد زیادہ
شامل ہو کر زہریلی علامات شروع کر دیتا ہے جسم میں خارش یا سوئیاں
ہونے لگتا ہے پھر اسے چکر آنے شروع ہو جاتے ہیں
سی چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں سینہ جلنے لگتا ہے پھر اسے چکر آنے شروع ہو جاتے
ہیں خفقان قلب کی شکایت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ ضعف
قلب پیدا ہو کر نیند کا غلبہ آنا شروع ہو جاتا ہے تمام مخرج سے رطوبات کا اخراج
بند ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کو خونی دست یا خونی قے شروع ہو جاتی
ہے بعض اشخاص کے تمام جسم پر آماس و تھوبج پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے شدید
خشکی سے جسم پھٹنا شروع ہو جاتا ہے زخموں سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے
جو مریض اور لواحقین کے لئے ایک خوفناک منظر ہوتا ہے۔

علاج زہر سانپ

جس شخص کو سانپ نے کاٹا ہو اسے فوراً آرام سے لٹا دیں زخمی جگہ سے اوپر کی
طرف کسی رسی یا دھاگے سے مضبوطی کے ساتھ ٹانگ یا ہاتھ وغیرہ کو باندھ
دیں پھر گزیدہ جگہ کو چاقو وغیرہ سے ضرب کے نشان سے چیرا دے کر خون نکال دیں

اسکے بعد اگر فوراً کوئی جوان مرغی مل سکے تو اسکی مقعد سے بال اکھیڑ کر کاٹی ہوئی
جگہ پر مقعد لگا دیں تھوڑی دیر بعد زہر مرغی کے اندر منتقل ہو جائے گا اور وہ مر جائے
گی۔ اسی طرح دوسری مرغی لگا دیں یہ بھی مر جائے گی اسی طرح مرغیاں لگاتے
رہیں جب مرغی نہ مرے تو تمام زہر نکل چکا ہو گا اور مریض یقیناً بچ جائیگا
اندرونی طور پر کسی اعصابی غدی دوا سے قے و دست لائیں تاکہ خون میں
سرایت کیا ہوا زہر بھی نکل جائے اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں
ھوالشافی :۔ آک کا دودھ ایک تولہ، ریٹھا ایک تولہ، رائی ۴ تولہ
نیلا تھوتیا ۲ ماشہ

ترکیب تیاری

تمام ادویہ کو باریک کر کے آک کا دودھ ملا دیں اور ایک ایک ماشہ کی مقدار میں ۱۵، ۱۵ منٹ بعد دودھ کے ساتھ کھلائیں فوراً دست قے شروع ہو نگے تمام زہر نکل کر مریض تندرست ہو جائے گا۔

نوٹ: اگر کسی دوست کو کھیتوں میں سانپ کاٹ لے ایسے موقع پر مریض سانپ کے کاٹتے ہی زخمی جگہ سے اوپر مضبوط رسی سے باندھ دیں اور پھر زخمی جگہ کو آگ سے جلا دیں یا چاقو سے اس نشان X کے مطابق جگہ کو چیر دیں اور خون بہا دیں پھر اگر کسی جگہ نزدیک ہی آک کا پودا کھڑا ہو تو اسکے کونپلیں کھانا شروع کر دے جب آک کا ذائقہ کڑوا معلوم ہونے لگے یا قے دست شروع ہو جائیں تو بند کر دیں تمام زہر خارج ہو جائے گا اور کلی شفا ہو جائے گی۔

سالٹ

نام میگنیشی آئی سلفاس۔ سلفیٹ آف میگنیشیا عرف عام میں صرف میگ نے شیا کہتے ہیں ایپ سم سالٹ بھی اسی کا نام ہے کیونکہ ایپ سم چشمے کے پانی میں قدرتی پایا جاتا ہے۔

تعارف چھوٹی چھوٹی چمکدار بے رنگ قلمیں ہیں یہ دس حصہ تیرہ حصہ سرد پانی میں حل ہو جاتی ہیں یہ میگنیشیم کاربونیٹ اور ہلکے سلفیورک ایسڈ کا مرکب ہے۔

رنگ : ________ سفید چمک دار قلمیں

بو : ________ بے بو

مقدار خوراک ۳۰ گرین سے ۲۴۰ گرین یعنی ۱/۸ اونس سے ۱/۲ اونس
۲ ماشہ سے ۱۶ ماشہ بعض اوقات ۲ اونس تک

بھی پلایا جاتا ھے ۔"
لئے اس کو ملین مقدار میں دینے سے فوراً آرام آجاتا ھے ۔
مولد صفرا و حرارت ہونے کی وجہ سے ریاح کو تحلیل کرکے خارج کرتا ھے ۔
بعض اوقات عضلاتی غدی تحریک سے آنتوں میں سدے پڑجاتے ھیں جس
سے اکثر پیچش ہوجایا کرتا ھے جو کاذب پیچش کے نام سے پکاری جاتی ہے اسے
سدی پیچش بھی کہتے ھیں ایسی حالت میں سالٹ کو نصف نصف اونس کی
مقدار میں ۲ یا تین بار پلانے سے تمام شکایت رفع ہوجاتی ھے سالٹ پلانے
کے بعد جتنا پانی پیا جائے اتنے ھی پاخانے آجاتے ھیں جسکا مطلب یہ ھے کہ
سالٹ معدہ اور آنتوں کو دھونے کے لئے بہترین دوا ہے چونکہ اسکے استعمال

مزاج : ــــــــــ گرم خشک
ذائقہ : ــــــــــ تلخ ناگوار

افعال و اثرات غدی عضلاتی ھے یعنی غدی محرک ، عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ۔ کیمیاوی طور پر مولد صفرا و حرارت ھے خون کے قوام میں لطافت پیدا کرتا ھے ۔

خواص بے ضرر غدی مسہل ھے دافع ترشی معدہ ۔ مصفی جگر اور محرک ھے مخرج سنگ مرارہ گردہ محلل اورام اور غلیظ پھوڑے و پھنسیاں ۔ جالی ، مخرج سودا ۔ کاسر ریاح ھے ۔

فوائد میگ نیشیا نہایت کارآمد نمکین مسہل اور دافع ترشی معدہ پاخانہ پانی کی طرح رقیق کرکے خارج کرتا ھے اسکی سب سے بڑی خصوصیت یہ ھے کہ یہ باوجود غدی مسہل ہونے کے پیٹ میں مروڑ اور پیچش پیدا نہیں کرتا ۔

محرک جگر ہونے کی وجہ سے جگر کو فاضل رطوبات سے پاک کرتا ھے اسی وجہ سے مصفی جگر و غدد کہلاتا ھے سودا اور سردی کے درد سر کو روکنے کے

سے پانی کی طرح رقیق دست آتے ہیں اسلئے بعض حکماء اسے استسقاء والے مریض کو پلاتے ہیں جس سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔

ستیاناسی

نام عربی۔ شجر الشوم۔ فارسی۔ بادنجان دشتی، بنگالی سوزن چھیری۔ ھندی۔ اجڑ کانٹا، انگریزی۔ YELLOW THISTLE

تعارف یہ خودرو پودا ہے جو دو فٹ سے سوا گز کے فاصلے تک بلند ہوتا ہے کھیتوں میں پیدا ہو کر انہیں اجاڑ دیتا ہے اسی وجہ سے اسے اجڑ کانٹا اور ستیاناسی کہتے ہیں پتے بینگن کے مشابہ مگر کانٹوں سے بھرپور پھول نازک اور ملائم سنہری رنگ کے پھول فروری اور مارچ میں لگتے ہیں جن میں چہار خانہ ڈوڈے لگتے ہیں جو گول بیجوں سے بھرے ہوتے ہیں خشک ہونے پر ڈوڈے سے بیج خود بخود زمین پر گر پڑتے ہیں ان بیجوں کو جلانے سے تڑاخ تڑاخ کی آوازیں آتی ہیں شاخیں توڑنے پر بدبودار دودھ نکلتا ہے اسکی جڑ چوک کہلاتی ہے۔

رنگ تازہ پودا سبز، خشک زرد، تازہ پتے سفید ریشوں والے پھول سنہری رنگ کے زرد بیج سیاہ کانٹا سفید اور جڑ خاکی رنگ کی ہوتی ہے

ذائقہ: ———— تلخ ہے

مقام پیدائش ھندو پاکستان میں ہر جگہ سوکھے جوہڑوں کھنڈرات اور کھیتوں میں ماہ بیساکھ سے ساون تک کثرت سے ہوتی ہے اسکا اصل وطن میکسیکو ہے اسی وجہ سے انگریزی میں میکسیکن پوپی بھی کہتے ہیں۔

مقدار خوراک | سبز پتے اور شاخیں ۵ تولہ، تخم ۴ تا ۹ ماشہ، بیجوں کا تیل ۲ سے ۷ بوند بطور مسہل ۱۵ تا ۳۰ بوند

جڑ کی چھال ۴ ماشہ سے ایک تولہ تک دودھ ۳ سے ۵ بوند۔

مزاج — گرم خشک

افعال و اثرات | غدی عضلاتی ہے یعنی غدی محرک، عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے کیمیاوی طور پر حرارت

عزیزی کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ رکھتی ہے خلط صفرا کو خون میں جمع کرتی ہے

خواص مدر جالی، محرش، اینٹی سیپٹک، مسہل، مقئی، قاتل کرم شکم۔ دافع فساد خون

فوائد | برستیاناسی چونکہ جالی اور محرش ہے اسلئے پرانے اور بگڑے ہوئے زخموں کو بند کرنے کے لئے بہترین دوا ہے اپنے اسی اثر کی وجہ سے بواسیری مسوں پر لگانے سے مسے گر پڑتے ہیں جب مسے گر جائیں تو گھی کی گدی دو ایک دن رکھنے سے زخم بند ہو جاتے ہیں اندرونی طور پر اسکی جڑ کا سفوف ہمراہ نصف وزن سیاہ مرچ کے کھلانا ہر قسم کے پھوڑے پھنسی۔ خارش چنبل برص وبہق کے لئے نہایت مفید ہے۔

اس کا ۳ ماشہ سفوف یا تیل ۳ بوند سے ۴ بوند تک پتاشہ میں ڈال کر کھلانا کدو دانوں کو ہلاک کر کے خارج کرتا ہے اسی وجہ سے اسے قاتل کرم شکم کہتے ہیں۔

یادداشت

یاد رکھیں کشتہ سازی ایک زبردست فن ہے۔ لیکن افسوس کسی بھی کشتہ ساز کو کسی بھی دوا کا کشتہ بنانے کا بنیادی اصول نہیں آتا جسطرح کسی سے سنا یا کسی کتاب میں پڑھا اسی طریقہ پر عمل کرنا شروع کر دیا چاہے کشتہ بنانے میں مدد دینے والی دوا کتنی مہنگی ہو یا فضول ڈالدی گئی ہو یعنی ایسی دوا کا کشتہ

بننے والی دوا پر چاہے کچھ بھی اثر نہ ہو اس آذی طریقہ پر ضرور عمل کیا جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جو ادویہ اعصابی بلغمی مزاج کی حامل ہوتی ہیں وہ تمام کی تمام عضلاتی اعصابی یا ضرورت کے مطابق کسی بھی عضلاتی غدی دوا میں کشتہ ہو جاتی ہیں اسی طرح عضلاتی ادویہ تمام غدی عضلاتی ادویہ یا غدی اعصابی ادویہ میں کشتہ ہو جاتی ہیں اور غدی ادویہ اعصابی ادویہ ہیں تو یہ کشتہ سازی کا بنیادی اصول ہے جو کشتہ بھی اسی طریقہ سے تیار کیا جائے گا وہ نہایت کار آمد اور جلد بنے گا۔

مثلاً تانبہ کا کشتہ بڑی آسانی کے ساتھ ہڑتال ورقیہ میں رکھ کر گرم کرنے سے ۱۵ منٹ کے اندر تیار ہو جاتا ہے۔ جو اصول کے مطابق ہے یعنی تانبہ اگر عضلاتی ہے تو ہڑتال ورقیہ غدی۔

اسکے برعکس عام طور پر تانبہ کا کشتہ کرنے کے لئے پارہ اور قلعی کی ٹکڑہ میں رکھ کر دھتورہ کے نغدہ میں آگ دیتے ہیں جو دوسرے دن بمشکل تیار ہوتا ہے اور اگرچہ خرچہ بھی زیادہ آتا ہے اس نسخہ میں تانبہ عضلاتی پارہ غدی اور قلعی اعصابی اثرات کی حامل ہوتی ہے جو اصول کے خلاف ہے۔

چونکہ ستیاناسی غدی اثرات کی حامل دوا ہے اسلئے اسمیں تانبہ شنگرف نیلا توتیا کشتہ ہو جاتے ہیں۔

یادداشت!

بعض کتب میں ستیاناسی کا مزاج سرد لکھا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف سرد کوئی مزاج یا کیفیت نہیں ہے ہمیشہ مرکب مزاج اور مرکب کیفیات پائی جاتی ہیں یعنی کوئی چیز یا سرد تر ہوگی یا تر سرد یا تر گرم اسی طرح کوئی چیز سرد خشک ہوگی یا خشک گرم۔

دوسری حقیقت یہ ھے کہ جو چیز خارش، چنبل داد اور برص کے لئے بالخاصیت مفید ہوگی وہ لامحالہ گرم خشک سے گرم تر مزاج کی حامل ہوگی کیونکہ سودا کی وجہ سے پیدا شدہ علامات صفرا کی پیدائش سے یا صفرا پیدا کرنے والی ادویہ سے رفع ہوتی ھیں۔ ستیاناسی انکے لئے لاجواب ہے اسی طرح چونکہ اسکے اندر سفید چاندی شنگرف اور نیلاتوتیا کشتہ ہو جاتے ھیں اسلئے اس کا مزاج غدی ہے یعنی صفراوی ہے دوسرے لفظوں میں اسکا مزاج گرم خشک ھے۔

سرسوں

نام عربی۔ خردل ابیض۔ حرف ابیض، سندھی۔ سرہیہ، بنگالی۔ سرشا سنسکرت۔ سرشپہ، فارسی۔ سرشف، انگریزی۔ انڈین مسٹرڈ ریپ۔ ANDIAN MUSTARD, RAPE

تعارف ھندو پاکستان میں بکثرت کاشت کی جاتی ھے۔ بچہ بچہ اس سے واقف ھے اس کا تیل بالوں پر لگانے اور گھی کی جگہ کھانے کے لئے استعمال ہوتا ھے۔

رنگ :۔ سفید، سیاہ، زرد

ذائقہ :۔ کیلہ و تیز اور چرپرا

مقدار خوراک :۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ

مزاج :۔ گرم خشک، ساگ گرم خشک، روغن گرم تر

افعال اثرات غدی عضلاتی ھے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اسے خون میں بھی جمع کرتا ہے۔

خواص: ہاضم، مولد صفرا و محافظ حرارت غریزی۔ تخم کاسر ریاح اور ساگ مولد ریاح وملین دوائے غذا ہے۔

فوائد: سرسوں سبز کا ساگ جو پتوں اور گندلوں سے پکایا جاتا ہے نہایت مفید اثرات کا حامل ہے نومبر سے مارچ تک غریب لوگ اسے بطور سبزی کھاتے ہیں کیونکہ دوسری سبزیوں کی نسبت یہ مفت مل جاتا ہے اب تو شہروں میں سبزی کی دکانوں پر فروخت ہونے لگا ہے پھر بھی سب سبزیوں سے سستا ملتا ہے یہ ساگ کسی قدر عضلاتی غدی اثرات رکھتا ہے جس وجہ سے پیٹ میں ریاح بھر دیتا ہے چونکہ ملین ہے اسلئے پاخانہ کے ساتھ تمام ریاح کو بھی خارج کرتا ہے۔

چونکہ مولد صفرا و محرک غدد ہے اسلئے اسکا ساگ گلے اور پیٹ میں معمولی جلن پیدا کرتا ہے۔

تخم سرسوں غدی عضلاتی اثرات کے حامل ہونے کی وجہ سے نہایت ہاضم ہیں مولد صفرا و محرش اور جالی ہونے کی وجہ سے جلد کی غیر طبعی سوداوی علامات جن میں برص، بہق چہرے کے داغ دھبے شامل ہیں کے لئے تنہا یا ابٹنوں میں شامل کر کے رنگ صاف کرنے کے لئے لگاتے ہیں اسی طرح اسکے سفوف کو خارش داد پر مالش کرتے ہیں جس سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔

اسکو دو دو ماشہ دن میں ۴ بار روزانہ چبا کر کھانا وجع المفاصل اور کمر درد کے لئے نہایت مفید ہے۔

سرسوں کا تیل غریب لوگ گھی کی بجائے سالن میں پکا کر کھاتے ہیں یہی تیل کئی مرہموں کی تیاری میں شامل ہوتا ہے سرسوں کا سفوف ۳، ۴ ماشہ دن میں ۴ بار کھانے اور فیل پا پر سفوف لیپ کرنے سے پاؤں اصلی حالت پر آجاتا ہے یاد رکھیں فیل پا عضلاتی اعصابی علامت ہے اسمیں غدد پھول چکے ہوتے ہیں اسکے استعمال سے سکڑ جاتے ہیں اور پاؤں درست ہوجاتا ہے۔

سداب

نام (عرابی) سداب، فیجن (ہندی) ساتوں، ساتری (بنگالی) تتلی (پنجابی) جچی (ملتانی) ترسے دانی (تین دانی) (گجراتی) سداپ (اردو) سدامست (سندھی) سدامست (تاملی) اروادا (انگریزی) گارڈن رو GARDEN RUE

تعارف یہ ایک نبات ھے جو گیہوں اور چنے کے کھیتوں میں خصوصاً رتیلی زمینوں میں بہت ہوا کرتی ھے خودکو پیدا ہوتی ھے اگر گیہوں کے کھیت میں ہو تو گیہوں کے برابر ایک گز سے دوگز تک ہوتی ھے اور اگر چنے کے کھیتوں میں ہو تو چنے کے پودوں کے برابر ایک فٹ سے تین فٹ تک ہوتی ھے ۔

اس کی تین اقسام ہوتی ہیں ۱ ۔ بستانی ۲ ۔ جنگلی ۳ ۔ پہاڑی بستانی سب سے بہترین ہوتی ھے چنے اور گندم کے کھیتوں میں ہونے والی تتلی (جچی) کی سبز اور گول شاخیں ہوتی ھیں اسکی شاخوں سے شاخیں ھی پھوٹتی ہیں لیکن زیادہ جڑ سے ھی نکلتی ھیں اسکے پتے شکل میں حیال کے پتوں جیسے لمبوترے لیکن انکی نسبت نرم ونازک ہوتے ھیں شاخ کے سرے پر پھول لگتے ھیں ۔ جو کسی قدر سفید زردی مائل ہوتے ھیں ھر پھول کے درمیان سے ایک گچھا نکلتا ھے جس میں سداب کے تخم ہوتے ہیں ھر گچھے میں صرف تین تین ھی تخم ہوتے ھیں یہی وجہ ھے کہ اسے تین دانی کہتے ھیں ۔

اس کی جڑ بالکل سفید مولی کی طرح لمبی اور پتلی ہوتی ہے اس میں سے باریک تنے نکلتے ہیں سدابہار تخم اور برگ زیادہ تر دواءً مستعمل ہے۔

رنگ پتے سبز، جڑ بالکل سفید موصل دار، پھول سفید زردی مائل تخم بسنتی مائل۔

ذائقہ قدرے چرپرہ، اس کا ذائقہ بدبودار تلخ کئی کتب میں لکھا گیا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ اس میں بو بالکل نہیں ہے دوسرے اسے کئی کتب میں درخت کے لفظ سے لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے یہ تو چھوٹی سی بوٹی ہے۔

مقام پیدائش ہندوستان کے ریگستانی اور مرطوب علاقوں میں پاکستان میں صوبہ پنجاب اور ہزارہ میں عام پیدا ہوتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ ۱½ ماشہ سے ۳ ماشہ

مزاج :۔ ـــــ گرم خشک (غدی عضلاتی)

افعال و اثرات غدی عضلاتی یعنی محرک جگر، محلل عضلات مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر خون میں صفرا کی پیدائش بڑھا دیتی ہے نہایت اچھی محافظ حرارت عزیزی ہے یہی وجہ ہے کہ جوارش کمونی کی جزو اعظم ہے۔ جو بے حد محلل و مخرج ریاح ہے طحال و جگر میں سکیڑ پیدا کرتی ہے۔

خواص محلل، مسخن، کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے اخلاط غلیظہ کو نیست و نابود کرتی ہے اپنی شدت حرارت کی وجہ سے عرق النسا، نقرس اور اوجاع مزمنہ میں مفید ہے سداب بدن کو سمیات سے محفوظ رکھتی ہے چنانچہ بچھو اور بھڑ کے کاٹے ہوئے مقام پر طلاء لگاتے ہیں۔ مجفف ہونے کی وجہ سے منی میں طاقت کے ساتھ ساتھ اخراج پانے کی قوت پیدا کر دیتی ہے۔ کسی قدر استسقاء ذقی میں بھی مفید ہے۔

اس میں ایک یہ خوبی بھی پائی جاتی ہے کہ اگر اسکے پتوں کا پانی لوہے کے ہتھیاروں پر لگائیں تو انہیں زنگ نہیں لگتا یاد رکھیں سداب کوھی وبری میں یہ خاصیت بھی ھے کہ انہیں مکان میں رکھنے سے حشرات الارض اور زہریلے جانور بھاگ جاتے ہیں۔ جہاں بکریاں اور مرغیاں وغیرہ جانور رھتے ہوں وہاں اس کا جوشاندہ وغیرہ ڈال دیں تاکہ موذی کیڑے نہ آنے پائیں سداب کے بیج بھی افعال واثرات رکھتے ہیں۔

سداب شرباً، سفوفاً اور طلاءً استعمال کی جاتی ہے بلکہ جوارش کمونی کا جزو اعظم ہے جو تمام جوارشات میں سب سے زیادہ مخرج ریاح ہے لہٰذا اس کا نسخہ بھی درج کیا جا رہا ہے

جوارش کمونی

هوالشافی :- زیرہ سیاہ مدبر دس تولہ، برگ سداب، سنڈھ ہر ایک ۴ تولہ، بورہ ارمنی ایک تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ، شہد سہ چند وزن ادویہ

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کرکے شہد میں ملا کر محفوظ کرلیں بس جوارش کمونی تیار ہے

مقدار خوراک ۷ ماشہ سے ایک تولہ بوقت صبح وشام ہمراہ ۶ تولہ عرق سونف یا تازہ پانی استعمال کریں

فوائد دردِ شکم، کھٹی ڈکاریں اور بدہضمی کو رفع کرتی ہے اسی بخار کو زائل کرتی ہے جو بدہضمی کے باعث ہو معدہ وامعا کی کی متعدد شکایات میں مفید ہے ہیضہ دست قے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے سداب کے تمام افعال واثرات حاصل کرنے کے لئے یہ نسخہ بے ضرر ہے۔

سنگدانہ مرغ

تعارف

مرغ کا پوٹہ جس میں دانے چگ کر بھرتا ہے سنگدانہ مرغ اسی پوٹہ کا سبزی مائل زرد چھلکا ہے یہ مرغ کا معدہ کے قائم مقام ہوتا ہے مرغ کے پوٹہ کا چھلکا ہی دوسرے جانوروں کی بنسبت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

ذائقہ : ———— چرپرہ

رنگ : ———— باہر سے سرخ اندر سے زرد

مقدار خوراک : ———— نصف ماشہ سے ۱/۲ ۱ ماشہ

مزاج : ———— گرم خشک

افعال و اثرات

غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد۔ محلل عضلات۔ اور مسکن اعصاب ہوتا ہے کیمیاوی طور پر حرارت عزیزی پیدا کرتا ہے اور مولد صفرا ہے۔

خواص و فوائد

نہایت اعلیٰ درجے کا قابض اور مقوی معدہ ہے۔ مولد حرارت عزیزی اور قاطع رطوبات ہونے کی وجہ سے قوت ماسکہ کو بحال کرتا ہے جس سے رطوبات کی وجہ سے پیدا ہونے والی تمام تکلیفوں کو فوراً رد کرتا ہے چنانچہ معدہ کی رطوبات کم کر کے قے اور بدہضمی کو

رفع کرتا ہے اور اس سے رطوبات کی سکریشن روک کر زکو ، امعا اور ذواب ، دسنگر ھنی کو ہمیشہ کے لئے ختم کرتا ہے ۔ سنگ دانہ غدی عضلاتی ہونے کی وجہ سے مثانہ وگردہ اور پتے کی پتھریاں پھوڑکر خارج کرتا ہے اس کا مشہور مرکب معجون سنگ دانہ مرغ ہے جو طب یونانی کی مشہور مقبول دوا ہے ۔

معجون سنگ دانہ مرغ

ھوالشافی :- سنگ دانہ مرغ ۹ ماشہ ، طباشیر ۹ ماشہ ، پودینہ ۵ ماشہ ، پوست بیرونی پستہ ۵ ماشہ ، پوست ہلیلہ زرد ۵ ماشہ ، گل سرخ ایک تولہ ، بہمن سرخ وسفید ۶ ماشہ ، صندل سرخ ۶ ماشہ ، کشنیز خشک ۶ ماشہ حب الآس ۶ ماشہ ،

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک پیس کر سہ چند وزن ادویہ کو شہد میں ملاکر قوام بنالیں یعنی معجون بنالیں ۔ فوائد مندرجہ بالا ۔

سفوف پتھری توڑ

ھوالشافی :- سوڈا بائی کارب (میٹھا سوڈا) نمک خوردنی ، سنگدانہ مرغ ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک نصف ماشہ سے ۲ ماشہ تک دن میں ۴ بار ہمراہ تازہ پانی یا چائے ۔

پتھریاں توڑنے اور انہیں خارج کرنے کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے بندش بول دور کرتا ہے نہایت بہترین ہاضم سفوف ہے درد معدہ کا بھی تریاق ہے ۔

سونا

نام عربی۔ ذہب، فارسی۔ طلا۔ زر، اردو۔ سونا، سندھی۔ سون گجراتی۔ سونو، لاطینی۔ آرم، انگریزی۔ گولڈ GOLD

تعارف مشہور قیمتی دھات ھے تمام دھاتوں میں افضل اعلیٰ ھے دنیا میں سونا ھی ایک ایسی چیز ھے ہر ملک خرید سکتا ھے یا اسے فروخت کیا جاسکتا ھے ہر ملک کی اقتصادی کا انحصار بھی خزانہ میں سونے کی کمی بیشی پر منحصر ھے۔ طبی طور پر سونے کے بنائے جاتے ھیں اور سونے کا پانی (ماء الذہب) اور کشتہ تیار کیا جاتا ھے جو نہایت مقوی اعضائے رئیسہ ھے۔

رنگ : ——————— زرد سرخی مائل

مقدار خوراک : کشتہ نصف چاول سے ۲ چاول، ورق نصف ورق چھوٹا

ذائقہ : ——————— بے ذائقہ ھے

مقام پیدائش سب سے زیادہ ٹرانسوال جنوبی افریقہ سے نکلتا ھے اسکے علاوہ مشرق وسطے کے مسلم ممالک میں کثرت سے نکالا جاتا ھے سعودی عرب اس کا بہت اچھا مخزن ھے

مزاج چونکہ اسکا رنگ سنہری زردی مائل ھے اسلئے اس کا مزاج گرم خشک ھے۔

افعال و اثرات غدی عضلاتی ھے یعنی محرک جگر ھے جس سے حرارت عزیزی اٹھنی ہونی شروع ہو جاتی ھے اس کا اخراج رک جاتا ھے اس کا یہ اثر جسم کے تمام غدد پر اثر انداز ہوتا ھے عضلاتی ہونے کی صورت میں یہ قابض اور مولد حرارت عزیزی ھے۔

خواص سونے میں سب دھاتوں کے مقابلے میں ایک ایسی خوبی ہے جو کسی اور دھات میں نہیں ہے یعنی اسکو زنگ نہیں لگتا قیام شباب اور اعادہ شباب اور طویل عمری میں اسکو ایک خاص مقام حاصل ہے نہایت اعلٰے درجہ کا مولد صفرا و حرارت عزیزی ہے۔

فوائد چونکہ حرارت عزیزی کی پیدائش اور حفاظت کے علاوہ جسم میں بے انتہا قوت اور توانائی پیدا کرتا ہے اسلئے جسم کو خوبصورت بنا کر حسن و شباب دوبالا کرتا ہے بلکہ کھویا ہوا حسن و شباب دوبارہ لوٹ آتا ہے۔ مولد حرارت عزیزی دوسری اشیاء بھی ہیں لیکن دھاتوں کے خواص و فوائد یقینی اور دیر پا ہوتے ہیں اور سونے کو ان سب پر فوقیت حاصل ہے۔
یاد رکھیں سونا بالخاصہ سودا کا دشمن ہے اسی وجہ سے سونا اختلاج قلب اور پھر دکن میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے جب بلڈ پریشر کا عارضہ ہونے لگے تو سونے کا استعمال بند کر دینا چاہیئے۔
لاغر اور کمزور و نحیف مریضوں کے لئے سونا آبحیات کا درجہ رکھتا ہے اس مقصد کے لئے اس کا پانی ماءالذہب استعمال کرنا چاہیئے اسی وجہ سے یہ سل و دق کے لئے نہایت مفید پڑتا ہے ان تکلیفوں کے لئے ایلوپیتھی میں اس سے کئی تیار شدہ مرکبات جن میں گولڈ سوڈیم تھیوسلفیٹ ، مائی اوکرائیسین اور سولگنال بی وغیرہ شامل ہیں استعمال کئے جاتے ہیں جوڑوں کے سوجن میں بھی اس سے تیار شدہ انجکشن استعمال کئے جاتے ہیں۔ سل دق میں سونے کے مرکب کری سل بین کا وریدی ٹیکہ ہفتہ وار کیا جاتا ہے پہلے ہفتہ میں ۰.۰۵ گرام دوسرے ہفتہ ۰.۱۰ گرام اور اسکے بعد ۰.۲۵ گرام ہر ہفتہ حتی کہ کل ۴ تا ۶ گرام دوا استعمال کر لی جاتی ہے اسکے بعد دو تین ماہ کا وقفہ دیا جاتا ہے۔
سونے کے مرکبات کا غلط استعمال یا زیادہ مقدار میں استعمال خطرات سے خالی نہیں ہے سمی اثرات کی صورت میں خفیف بخار ، خارش بالخصوص گردن پر

جسم پر دانوں کا نکلنا، جی متلانا، پیشاب میں البیومن آنا۔ مروڑ کے ساتھ اسہال چہرہ اور آنکھوں کے پپوٹوں کا ورم وغیرہ غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں دوران علاج نشاستہ دار یا شکری غذائیں کھانے سے ان بدنتائج کا احتمال کم ہوتا ہے نظریہ مفرد اعضاء کے تحت سونے کے بد اثرات دور کرنے کے لئے۔ اعصابی غدی ادویہ کا استعمال کرنا ضروری ہے دودھ گھی بھی پلانا چاہیئے

سونے کے قیمتی دھات ہونے کی وجہ سے بہت سے کیمیادان مصنوعی سونا بنانے کی کوششوں میں اپنی زندگیاں گنوا بیٹھے کہا جاتا ہے کہ سونا بیمار دھاتوں سے تیار کیا جاتا ہے بلکہ بعض سائنسدانوں اور کیمیا دانوں نے بہت ہی بڑے بڑے دعوے کئے ہیں لیکن آج تک مصنوعی سونا منظر عام پر نہیں آیا اطبائے قدیم اسے کسی نہ کسی شکل میں استعمال کرتے آئے ہیں چنانچہ حکیم اجمل خان صاحب مرحوم اسے سیال صورت میں تیار کر کے مریضوں کو کھلاتے تھے اس محلول کا نام انہوں نے ماء الذھب رکھا تھا طریقہ درج ذیل ہے۔

ماء الذھب

ھوالشافی:۔ تیزاب شورہ ۳ حصے، تیزاب نمک ۴ حصے ان دونوں تیزابوں کو کسی کھلے منہ والی شیشی میں ملادیں اور شیشی کا منہ بند نہ کریں جب کچھ گیس سا خارج ہو جائے تو پھر اسمیں سے ۶ تولہ محلول نکال لیں اور اس محلول میں ۶ ماشہ سونا ڈال دیں کچھ دن پڑا رہنے دیں سونا محلول میں حل ہو کر غائب ہو جائے گا۔ پھر اس محلول میں ۸ تولہ پانی یعنی ۳۲ گنا پانی ملالیں۔ بس ماء الذھب تیار ہے مقدار ۳ سے ۵ قطرے عرق ماء اللحم یا عرق سونف و گلاب یا دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

نوٹ:۔ یاد رکھیں سونے پر پانی یا ہوا کا کسی درجہ حرارت پر کچھ اثر نہیں ہے اور نہ ہی کسی مفرد تیزاب میں حل ہوتا ہے لیکن

تیزابِ شورہ اور تیزاب نمک میں بخوبی حل ہو جاتا ھے ان دونوں تیزابوں کے محلول کو آب سلطانی کہتے ھیں کیونکہ یہ محلول دھاتوں کے سلطان کو بھی حل کر لیتا ھے ۔

سونا مکھی

نام — عربی۔ حجر النور ، فارسی۔ حجر روشنائی ، بنگالی۔ سورن ماکشک ، سندھی۔ گجراتی۔ مرھٹی۔ سونا مکھی ، انگریزی سیمتہ

تعارف — ایک معدنی پتھر ھے جو سونے کی کان سے نکلتا ھے اسی وجہ سے اسے سونا مکھی کہتے ھیں کبھی کبھی اسمیں پتھر کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ ایسے ماسے کو روپا مکھی کہتے ھیں اکثر بیچنے والے روپا مکھی کو سونا مکھی کی جگہ دے دیا کرتے ھیں انجان اور بھولے بھالے لوگ اسکو صاف اور چمکدار دیکھ کر مول لے لیا کرتے ھیں ۔

رنگ ——— سنہری چمکدار

ذائقہ ——— کسیلا

مقدار خوراک — نصف چاول سے ایک چاول اندرونی طور پر مستعمل نہیں ھے ۔

مزاج ——— گرم خشک سم قاتل

افعال و اثرات — غدی عضلاتی شدید اثرات کا حامل ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے ۔

خواص :۔ جالی ، آبلہ انگیز ، محرش ، مقرح ، محلل اورام ، مندمل زخم

فوائد — چونکہ اندرونی طور پر اسے استعمال نہیں کیا جاتا صرف بیرونی جلدی علامات خصوصاً سوداوی تکلیفوں کو رفع کرنے کے لئے اسے

استعمال کرتے ھیں۔ اسی وجہ سے یہ زیادہ تر ناسور، بھگندر، بواسیری مسے برص اسود وابیض کو رفع کرنے کے لئے مرھموں اور طلاؤں میں شامل کرتے ھیں سُرمہ سیاہ کے ساتھ ایک نسبت ہزار کے حساب سے ملاکر آنکھوں میں لگانے سے نظر میں جلا آتی ھے

آنکھوں میں قوت آجاتی ھے بالوں پر بھی اسکا خاص اثر ھے چنانچہ اسے بالوں کو سنہری بنانے اور گھنگریالے بنانے کے لئے بعض تیلوں میں شامل کر کے استعمال کرتے ھیں "

ویدا سے عمدہ رسائن مانتے ھیں۔

صنوبر

نام فارسی وعربی۔ گلنوبر، پنجابی چیل چیڑ، سندھی۔ کونگر، سنسکرت سرلا انگریزی۔ پائی نس لانگی فولیا PINUS LOGIFOLIA

تعارف ایک خوشبودار، خوشنما درخت ہے پتے دھاگے کی مانند بالشت بھر لمبے۔ پھل دل کی مانند ہوتا ھے اور اسے پر کاچ کہتے ھیں اور گوند کا نام راتینج (دال) ہے اور اسکا روغن روغن تارپین کہلاتا ھے اسکی لکڑی میں اتنا تیل ہوتا ہے کہ اکثر علاقوں میں بجائے شمع اور مشعل کے جلاتے ھیں اسکی کئی اقسام ھیں کرجن، کیلو، درکائل اسکی مشہور قسمیں ھیں۔ اکثر لوگ اسکے پھل چلغوزہ کھاتے ھیں لیکن جو چلغوزہ بازاروں میں بکتا ھے یہ از قسم بادام سے ھے۔

رنگ: سبز ھے

مقام پیدائش افغانستان، کشمیر، پنجاب، یوپی، آسام شمالی وجنوبی برما میں ۲ ہزار فٹ کی بلندی۔

پر پیدا ہوتا ہے۔

ذائقہ : ——— تلخ ہے

مقدار خوراک : ——— ایک ماشہ سے ۳ ماشہ

مزاج : ——— گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہیں یعنی غدد و جگر کو کیمیاوی طور پر تحریک دیتا ہے اور قلب و عضلات میں تحلیل اور دماغ و اعصاب میں تحلیل پیدا کرتا ہے کیمیاوی طور پر خلط صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اسے نکلنے سے بھی روکتا ہے۔

خواص مسکن اعصاب، مقوی جگر و غدد، مندمل زخم، قاتل جراثیم اینٹی سپٹک، مدر حیض، مخرج جنین، حابس و قابض

فوائد صنوبر کے درخت سے چونکہ ایک قسم کی رال نکلتی ہے۔ جو نہایت محلل اورام ہے اور بہت سی مرہموں میں شامل کی جاتی ہے اسی وجہ سے اسے مندمل زخم کہتے ہیں مسکن اعصاب ہونے کی وجہ سے اسکے روغن کی مالش کرنے سے فوراً درد میں سکون ہو جاتا ہے مالش سے ورم تک تحلیل ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسے سردی کے درد خصوصاً نمونیہ وجع المفاصل بارد میں مالش کرتے ہیں۔

مقوی جگر و غدد ہونے کی وجہ سے خون کی آمد جگر و غدد کی طرف بڑھا دیتا ہے ان میں ہلکی ہلکی تحریک دے کر قوت و طاقت دیتا ہے عظم جگر و عظم طحال کے لئے فوری اثر ہے۔

قاتل جراثیم اور اینٹی سپٹک ہونے کی وجہ سے اندرونی طور پر چونے ہلاک کرنے کے لئے اسکے ایک تولہ روغن میں ۱۰ تولہ روغن ارنڈ ملا کر دو دو تولہ فی خوراک پلاتے ہیں اور اسکی لکڑی کی دھونی سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہیں اسکے روغن کے چھینٹے کپڑوں پر لگا کر رکھتے ہیں جس سے

ان میں کیڑا نہیں لگتا۔

گلے کے درد اور پھیپھڑے کے زخم کے لئے اسکے پتوں کا اور چھال کا جوشاندہ پینا مفید ہے۔

مدر حیض ہونے کی وجہ سے اسکے پتوں کی رحم میں دھونی دیتے ہیں جس سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ اگر حاملہ متواتر دھونی لیتی رہے تو حمل کے ساقط ہونے کا خطرہ ہے رحم سے بچے کو مع مشیمہ کے خارج کر دیتے ہیں بے حد مفید ہے۔

عاقر قرحا

نام فارسی۔ بیخ طرخون، ھندی۔ آکرکرہ، بنگلہ۔ آکرکرا،
انگریزی۔ پائی ری تھرائی ریڈکس PYRETHRI RADIX

تعارف عاقر قرحا ایسے نبات کمومائل یعنی بابونہ ہسپانیہ کی خشک جڑ ہے جو انگشت کے برابر موٹی اور سینگ کی طرح سخت ہوتی ہے بیرونی سطح بھوری جھری دار ہوتی ہے جہاں سے اسے توڑیں دھیں سے ٹوٹ جاتی ہے۔

بہتر عاقر قرحا وہ ہے جو تیز چرپرا اور سخت ہو اور توڑنے پر اندر سے سفید نکلے اسکا جوہر بھی نکالا گیا ہے جسے پائی ری تھرین کہتے ہیں

رنگ :۔ ـــــــ باہر سے زردی مائل اندر سے سفید

ذائقہ :۔ ـــــــ چرپرا

مقام پیدائش :۔ شمالی افریقہ شام، الجیریا، یونان

مقدار خوراک :۔ ـــــــ ایک ماشہ

مزاج :۔ ـــــــ گرم خشک غدی عضلاتی

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محلل عضلات مسکن اعصاب ہے اور محرک غدد ہے کیمیاوی طور پر خون میں صفرا کی پیدائش کے ساتھ اسکو خون میں جمع کرتا ہے

خواص مقوی باہ، مسکن و مخدر اعصاب، ہلکا مخرش، مفتح سدد، مدر لعاب دہن، مدر حیض۔

فوائد ہلکا مخرش ہونے کی وجہ سے مقوی باہ طلاؤں اور معاجین میں میں شامل کیا جاتا ہے خاص کر ایسے اشخاص کو مفید ہے جو مجلوق رہ چکے ہوں پھیپھڑوں وغیرہ سے جمی ہوئی بلغم کو چھانٹتا ہے شہد میں ملا کر چٹلنے سے تشنجی کھانسی کو روک دیتا ہے۔

چونکہ یہ مدر لعاب دہن اور خفیف مخدر بھی ہے لہذا اسکو دانت کے درد استرخا لہات اور خناق میں بطور سنون وغیرہ استعمال کرتے ہیں یا ماؤف دانت پر اسکا ٹکڑا رکھ کر چباتے ہیں لعاب بہہ کر تھوڑی دیر میں درد ساکن ہو جاتا ہے فالج بلغمی اور سوداوی کے لئے مفید ترین دوا ہے۔

لکنت جو زبان کے غیر ارادی عضلات کی ایک حرکت ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان اپنی مرضی سے الفاظ کی ادائیگی فوراً نہیں کر سکتا اکثر لوگوں کے سامنے شرمندہ ہوتا ہے چونکہ لکنت عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے جسکا علاج ان میں تحلیل کرنے سے ہی ممکن ہے لہذا عقرقرحا محرک غدد اور محلل عضلات ہونے کی وجہ سے لکنت کے لئے نہایت ہی فائدہ مند دوا ہے۔

ہاتھ پاؤں جب سرد ہو چکے ہوں یا سُن ہو گئے ہوں تو اکثر حکما ان مقامات کو گرم کرنے کے لئے اسکو خشک باریک پیس کر یا روغن مالش کرتے ہیں۔

اسکی قوت سات سال تک قائم رہتی ہے۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا میں خصوصیت سے شامل کیا گیا ہے۔

برائے لکنت :۔ ھو الشافی ،۔ نوشادر، عقرقرحا، مرچ سیاہ

ھر ایک ہم وزن

بوقت ضرورت ایک ماشہ کی مقدار میں زبان پر مالش کرائیں اور ایسی تین خوراکیں دن میں ھمراہ قہوہ کھلائیں چند دنوں میں لکنت کو فائدہ ہو جاتا ھے

برائے درد دانت

ھوالشافی : لونگ، عقر قرحا ھر ایک ہم وزن باریک کر کے بوقت ضرورت مسوڑوں پر ملنے کی بجائے صرف تھوڑا سا لگا دیں فوراً درد غائب ہو جائے گا۔

عود بلسان

نام : ——— عربی ۔ عود بلسان ، فارسی ۔ چوب بلسان

تعارف : عود بلسان مہندی کے پودے جتنے قد آور درخت کی شاخیں ھیں اسکے پھل کو حب بلسان اور اس کے تیل کو دھن بلسان کہتے ھیں ۔

انطاکی نے کتب نصاریٰ سے نقل کیا ھے کہ " جب حضرت مریم اور ان کے بیٹے مسیح بھاگ کر مطریہ میں آئے اور وہاں ایک کنویں کے پاس ٹھہر کر کپڑوں کو دھو کر پانی پھینکا تو اس سے یہ درخت پیدا ہو گیا اسلئے عیسائی اس کی بہت تعظیم کرتے ھیں

رنگ : ——— گندمی

مزہ : ——— خوشبودار سداب کے پتوں کی مانند

مقدار خوراک : ——— ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ مصلح کتیرا

مقام پیدائش : ——— حجاز ، شام ، بیت المقدس

مزاج : ——— گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے۔ یعنی غدی محرک ، عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے کیمیاوی طور پر صفرا کی پیدائش کر کے خون میں جمع بھی کرتا ھے۔

خواص و فوائد ہاضم کاسر ریاح ، مقوی معدہ و جگر ، مخرج جنین و مشیمہ ، مقوی و محرک رحم ہاضم اور مقوی معدہ ہونے کیوجہ سے جوارش جالینوس کا جزو اعظم ھے اور بہت سے ہاضم نسخوں میں ملاتے ھیں جب جنین کسی وجہ سے پیدا نہ ہو رہا ہو تو اسے کھلاتے ھی نہ صرف جنین خارج ہو جاتا ھے بلکہ مشیمہ بھی نکل جاتی ھے اعصاب سے بلغم کا دباؤ کم کر کے اسے تسکین دیتا ھے ۔

مقوی و محرک رحم ہونے کی وجہ اسکی دھونی نالی کے ذریعے رحم میں کرتے ھیں ۔ جس سے بے حد فائدہ پہنچتا ہے بانجھ عورتوں کو اسکے جوشاندہ میں بٹھلاتے ھیں جس سے اکثر کو حمل قائم ہو جاتا ھے ۔

چونکہ محرک غدد ہے لہٰذا اسکے سفوف کا بواسیری مسوں پر لیپ کرنے سے سکڑ جاتے ھیں اور ھمیشہ کے لئے غائب ہو جاتے ھیں

جس طرح صفرا بہت سی زھروں کا تریاق ھے بالکل اسی طرح عود بلسان بھی بہت سی زھروں کے لئے تریاق تسلیم کی جاتی ھے ۔

عنافت

نام عربی حشیشۃ الغافث ۔ فارسی ۔ خلہ ، سندھی ۔ داپھل انگریزی ۔ ڈی زے لل ۔ DZELIL

تعارف ایک خار دار نبات ھے جسکے پتے لمبے چوڑے اور روئیں دار ہوتے ھیں اور بھنگ کے پتے کے مشابہ ہوتے ھیں ۔ پھول کسی قدر لمبے اور گل نیلوفر کے مشابہ ہوتے ھیں اس کے

پھول اور عصارہ دواءً مستعمل ہیں پھول گل غافث کے نام سے مشہور ہیں

رنگ : ——— پھول زرد سیاہی مائل

ذائقہ : ——— تمام اجزا نہایت تلخ

مقدار خوراک : ——— ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ

مقام پیدائش ——— ایران

مزاج : ——— گرم خشک ، غدی عضلاتی

افعال و اثرات

غدی عضلاتی ہے ، یعنی محرک غدد، محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر خون میں صفرا کی کمی کو پورا کرتا ہے

خواص : محلل اورام ، مدر حیض ، ملطف مواد ، مفتح عرق ، مقوی و محرک جگر ، دافع بخار ، زمین

فوائد محلل اورام ہونے کی وجہ سے سرخ رنگ کے بڑے بڑے گرداں پھوڑے پھنسیوں کو تحلیل کرنے کے لئے اسکے پھولوں کا بھرتہ بنا کر باندھتے ہیں ۔

ملطف مواد ہونے کی وجہ سے جمے ہوئے اور غلیظ مواد کو اپنی حرارت سے تحلیل کرتی ہے اسی طرح عروق میں جب سدے پڑ جائیں تو اسکے پھولوں کے جوشاندے پلانے سے رفع ہو جاتے ہیں ۔

محرک غدد و جگر ہونے کی وجہ سے عظم الطحال اور عظم جگر کے لئے بہترین دوا ہے ان میں رکے ہوئے مواد کو نکال باہر کرتی ہے ۔

گرم خشک مزاج کی حامل ہونے کی وجہ سے حیض جاری کرتا ہے ۔ بخار اتارنے کے لئے بےحد مفید ہے ۔

کالی زیری

نام | عربی کمون حبشی، فارسی۔ زیرہ دشتی، ھندی۔ بن جیرہ، مرھٹی۔ کڑوجیری بنگلہ۔ سومراج، سندھی اور پنجابی۔ کالی زیری، انگریزی۔ ویرونیا

انیتھل منٹی کا VERONIA ANTHELMINTICA

تعارف | یہ ایک ھندی نبات کا بیج ھے اسکا پودا تقریباً دو گز بلند ہوتا ھے پتے قدرے لمبے اور دندانے دار ہوتے ھیں پھول کاسنی کے پھولوں جیسے اور تخم زیرہ کے برابر اور سیاہ اسی مشابہت سے اسے کالی زیری کہتے ھیں۔

رنگ ———— سیاہ

ذائقہ ———— قدرے تلخ

مقدار خوراک ———— ۱½ ماشہ سے ۳ ماشہ

مقام پیدائش ———— صوبہ پنجاب، دھلی، یوپی سی پی،

مزاج | غدی عضلاتی ھے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر صفرا و حرارت جمع کر کے سوزش عضلات تحلیل کرتی ھے۔"

خواص :۔ محلل اورام، قاتل کرم شکم، دافع سوزش عضلات

فوائد | محلل اورام ہونے کیوجہ کہن پیڑوں اور گرم قسم کے پھوڑوں پر لیپری بنا کر باندھتے ہیں اس کا لیپ کرتے ھیں ورم بڑھنا بند ہو جاتا ہے دو تین دن کے اندر ورم بیٹھ جاتا ھے۔

قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے سیاہ مرچ برابر وزن ملا کر چنونوں کے مریض کو کھلاتے ھیں تمام کیڑے ھلاک ہو کر خارج ہو جاتے ھیں۔"

دافع سوزش عضلات ہونے کی وجہ سے خارش دھدر اور چنبل کے لئے بے حد مفید ہے ۳ ماشہ کی مقدار میں خارش کے مریض کو کھلانے سے ۳ خوراک سے ہی کافی فائدہ ہو جاتا ہے چند دن کھانے سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جاتی ہے

کبابہ چینی

نام عربی۔ کبابہ حب العروس ، ھندی کنکول۔ سیتل چینی ، انگریزی کیوبیبی فرکٹس CUBEBE FRUCTUS ، پنجابی۔ کباب چینی یونانی۔ ھلسون

تعارف ملک چین کی ایک بیلدار بوٹی کا پھل ہے اسی نسبت سے اسے کباب چینی کہتے ہیں۔

رنگ : سیاہ اندر سے سفید

ذائقہ : چرپرا خوشبودار

مقدار خوراک : ایک ماشہ سے ۳ ماشہ بدل اجوائن

مقام پیدائش ملایا ، جاوا ، سماٹرا سے براستہ سنگاپور سے ھند و پاک میں آتا ہے۔

مزاج : گرم خشک ، غدی عضلاتی

خواص ہاضم کاسر ریاح۔ مسکن اوجاع اور مانع اخراج رطوبات ممسک ، مقوی باہ

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک جگر ، محلل قلب اور مسکن دماغ ہے کیمیائی طور پر حرارت اور صفرا کی پیدائش بڑھاتا ہے۔ غدد میں دوران خون تیز کر کے ان کی قوت کو بڑھاتا ہے۔ "

فوائد چونکہ ہاضم اور کاسر ریاح ہے اسلئے اسے اکثر لوگ سالن میں پڑنے والے مصالحوں پر ڈالتے ھیں۔

مانع اخراج رطوبات ہونے اور مسکن اعصاب ہونے کی وجہ سے دست قے اور ہیضہ کی حالت میں بے حد مفید ہے۔

محرک جگر اور غدہ ہونے کی وجہ سے عظم الطحال اور عظم جگر کے لئے بے حد مفید ہے اور جگر و غدد کے سکون کی وجہ سے گردوں اور مثانہ میں جب پتھریاں بننا شروع ہوجائیں تو اسکے کھلانے سے پتھریاں ریزہ ریزہ ہوکر خارج ہوجاتی ہیں مقوی باہ اور ممسک و مغلظ ہونے کی وجہ سے جماع کی مدت بڑھانے اور لذت میں اضافہ کے لئے خاص وقت سے ایک گھنٹہ قبل استعمال بڑھاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا ایک دانہ منہ میں چبا کر اس کا لعاب ذکر (عضو تناسل) پر بصورت طلاء لگاتے ھیں جس سے بوقت جماع طرفین کو بے پناہ لذت حاصل ہوتی ہے۔

جب بلغم غلیظ کی وجہ گلا بیٹھ جائے تو اسکا چبانا اور لعاب کو آہستہ آہستہ اندر لے جانے سے گلا صاف ہوکر آواز بالکل صاف ہوجاتی ہے بعض سرد ادویہ کے ساتھ مدر بول تاثیر رکھتا ہے۔

یادداشت

مفردات کی کئی کتب میں اسکے متضاد افعال اثرات لکھے ھیں مثلاً مخزن المفردات مصنفہ علامہ کبیر الدین میں لکھا ہے کہ اس کا نفع خاص مجاری بول اور سوزاک پر ہے ساتھ ھی اسکا مضر اثر امراض مثانہ پر تسلیم کیا ہے۔

کٹائی خورد

نام — اُردو ۔ بھٹ کٹائی، پنجابی ۔ کنڈیاری، ھندی کٹیل، سندھی کنڈیری، بنگلہ ۔ کنٹ کاری، انگریزی ۔ ناؤٹ شیڈ ۔

تعارف — ایک خاردار مفروش بوٹی ہے کانٹے پتوں پر بھی بے شمار ہوتے ھیں اور پتوں کی شکل بینگن کے پتوں جیسی ہوتی ہے ۔

رنگ ؛ پھل ۔ کچا پھل زرد چتکبرا ۔ اور پختہ بالکل زرد اسمیں چھوٹے چھوٹے دانے بھرے ہوتے ھیں ۔

ذائقہ : ——— تیز شور

مقدار خوراک ؛ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ بصورت جوشاندہ ۵ سے ۷ ماشہ ۔

مقام پیدائش ——— ھندو پاک میں ہر جگہ پائی جاتی ہے

مزاج ——— غدی عضلاتی ، گرم خشک

افعال و اثرات — غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب

کیمیاوی طور پر ترشی و تیزابیت کو نیست و نابود کر کے خون صاف کرتی ہے رنگ نکھارتی ہے صفرا کی کمی کو دور کرتی ہے ۔

خواص — مسکن درد ، مخرش ، محرک غدد ، مخرج بلغم ، مصفی خون

فوائد — مسکن درد ہونے کی وجہ سے اسکو باریک پیس کر بطور نسوار درد شقیقہ کے علاوہ درد اٰل اور درد سر کے لئے مریضوں کو سونگھاتے ھیں رکا ہوا مواد چھینکوں کے ذریعے خارج ہو کر سر ہلکا ہو جاتا ہے

کئی بار تجربہ میں آچکی ہے محرک غدد ہونے کی وجہ سے ٹلکے ہوئے پستانوں کو دوبارہ اصلی حالت پرلے آتی ہے۔

مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے خشک دمہ کے مریض کی غلیظ اور خشک بلغم کو رقیق کر کے خارج کرتی ہے اس مقصد کے لئے اسکی جڑ کا جوشاندہ مرچ سیاہ اور شہد میں استعمال کرنا چاہیے

مصفی خون ہونے کی وجہ سے خارش، پھوڑے، پھنسیوں، جذام اور آتشک وغیرہ علامات کے لئے بے حد مفید ہے اس مقصد کے لئے بعض حکماء شربت بناکر پلاتے ہیں اور بعض مطبوخ ہفت روزہ پلاتے ہیں۔

اس کا جوشاندہ پیٹ کے کیڑے خصوصاً چنونے مارنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اسکے سفوف کو حقہ میں ڈال کر دانتوں کے کیڑے ہلاک کرنے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے

اختناق الرحم کے دورہ میں اسکا پانی سعوط کرنے سے مریض ہوش میں آجاتا ہے کٹائی خورد مطبوخ ہفت روزہ اور عرق دشمول کے اجزا کا ایک اہم جزہے کٹائی کلاں کے خواص و فوائد بھی اس سے ملتے جلتے ہیں

کچور

نام فارسی، زرنباد، بنگالی پیا کچور، شٹی (سنسکرت)، کرچو پنجابی۔ نرکچور (انگریزی) لانگ زیڈو اکری

LONG ZEDQARY

تعارف ایک نبات کی جڑ ہے جو سنڈھ کے برابر گرہ دار ہوتی ہے کسی قدر ہلدی کے مشابہ ہوتی ہے پتے ہلدی کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔

اسکی دو اقسام ہوتی ہیں ، اول قسم تیز بجر والی ہوتی ہے اس کو سالم ہی جوش دے کر خشک کر کے رکھتے ہیں اسے کچور کہتے ہیں ۔

دوسری قسم موٹی ہوتی ہے اور دراز بھی اسکو زمین سے نکالنے کے بعد جوش دے کر ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد خشک کر کے کام میں لاتے ہیں اسکو کچور اور کپور کچری کہتے ہیں ۔ دونوں کے افعال و اثرات ملتے جلتے ہیں

رنگ ——— بھورا ہے

ذائقہ ——— تیز و تلخ

مقدار خوراک ——— ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک

مقام پیدائش	کوہ ہمالیہ کے مشرقی علاقوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے ۔

مزاج ——— گرم خشک

افعال و اثرات	غدی عضلاتی ہے ۔ کیمیاوی طور پر حرارت و صفرا کی مقدار خون میں بڑھاتا ہے ،

خواص	کاسر ریاح ، مقوی معدہ جگر ، محلل اورام اور مسکن رحم مفتح سدد ، مدر حیض ، مطیب دھن ، جالی

فوائد	کچور کاسر ریاح ، مقوی معدہ اور محرک جگر ہونے کی وجہ سے اکثر معاجین و مفرح ادویہ میں شامل کیا جاتا ہے ۔

اصلاح ہضم اور تقویت معدہ کی غرض سے بچوں کو رگڑ کر یا سفوف کر کے پھکی بھر کھلاتے ہیں ۔

مطیب دہن ہونے کی وجہ سے بدبو دھن اور بجر النغم کے لئے منہ میں رکھ کر چباتے ہیں ۔ جالی ہونے کی وجہ سے کلف و جرب میں طلاء استعمال کرتے ہیں محلل اورام اور مسکن او جاع ہونے کی وجہ سے اسکا ضماد کیا جاتا ہے مفتح سدد ہونے کی وجہ سے جگر و طحال کے سددوں کو تحلیل کرتا ہے اور انکے اندر کے

فضلات کو خارج کر کے ان کے عظم کو دور کرتا ہے اور خون کی سیاہی کو دور کر کے رنگ نکھارتا ہے ،

کرفس پہاڑی

نام عربی ۔ فطراسالیئون ، فارسی ، کرفس کوہی ، بنگلہ اجمود سندھی ۔ ولجان ، انگریزی ایپ ام APIUM

تعارف اجوائین کے مشابہ تیز خوشبودار باریک تخم ہیں ۔ حقیقت میں کرفس اجوائین کی ایک قسم ہی ہے اسی وجہ سے چاروں اجوائین کا جزو ہے یہی تخم دوائً مستعمل ہیں ۔
کرفس چونکہ ایک قسم کی اجوائن ہی ہے اسکے افعال و اثرات خواص و فوائد اجوائن کے مشابہ ہیں لہٰذا طوالت کے پیش نظر اسکے افعال و اثرات اور خواص و فوائد نہیں لکھے جاتے ۔

ککرونده

نام عربی ۔ کمافیطوس ، ہندی ۔ ککرونده ، پنجابی ۔ ککڑ چھدی ، دکنی جنگلی کاس ، بنگلہ ۔ ککرلتا ، انگریزی ۔ ڈاگ بش Dog BUSH

تعارف ایک روئیدگی ہے اسکے پتے کاسنی کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں پتے روئیں دار ۔ پھول زرد روئیں دار ہونے کیوجہ سے یہ پودا سبزی مائل سفید نظر آتا ہے ۔

رنگ :۔ ــــــــــ پتے سبز ۔ پھول زرد روئیں دار

ذائقہ :۔ ــــــــــ تلخ تیز

مقدار خوراک : ـــــ ۲ رسے ۳ ماشہ، پتوں کا پانی ایک تولہ

مقام پیدائش ـــــ قبرستانوں اور کھنڈرات اور ریکھ کے کھیتوں میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم خشک

افعال و اثرات ـــــ غدی عضلاتی ہے یعنی کیمیائی طور پر خون میں صفرا و حرارت بڑھا کر اسکے قوام کو پتلا کرتی ہے۔

خواص ـــــ مصفی خون، قاتل کرم شکم، محرک و مقوی غدد، دافع بخار، محلل اورام

فوائد ـــــ مصفی خون ہونے کی وجہ سے خارش، پھوڑے پھنسیوں کے لئے اندرونی طور پر کھلائی جاتی ہے محلل اورام ہونے کی وجہ سے گھی میں گرم کر کے پھوڑوں اور گڑوں کو تحلیل کرنے کے لئے باندھتے ہیں اسکے پانی میں کالی مرچ ملا کر پینے سے بواسیر بادی و خونی رفع ہو جاتی ہے قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے اسکے پانی کو پینے سے پیٹ کے کیڑے خصوصاً چنونے ہلاک ہو جاتے ہیں بعض دیہاتی عورتیں تو بچوں کی مقعد میں اس کا پانی لگا دیتی ہیں جس سے ایک دو دن کے اندر ہی تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔
محرک غدد ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی رسولیوں کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہے اس مقصد کے لئے اسکے پتوں کو گرم کر کے بھرتہ کی صورت میں رسولی پر باندھتے ہیں چھ سات دفعہ باندھنے سے بڑی سے بڑی رسولی غائب ہو جاتی ہے۔

کندر

نام : عربی۔ کندر، فارسی۔ کندر، مارواڑی۔ کندا گوند، ہندی سلائی

ادی ہنیم ۔ انگریزی ، دھوپ گگلی ، گجراتی ۔ کندرو ، بنگلہ ، کاگوند

تعارف | ایک خاردار پودے کا گوند ہے جو تین گز بلند ہوتا ہے کہتے ہیں کہ اس کی پیدائش یونان کے شہر کندر میں ہوتی ہے اسی نسبت سے اسے کندر کہتے ہیں کندر خالص اور تازہ حالت میں توڑنے پر لیس دار اور سنہرے رنگ کی ہو خالص ہونے کی ایک اور شناخت یہ ہے کہ اگر اسے جلتے ہوئے کوئلوں پر ڈالیں تو فوراً آگ پکڑے

رنگ : ——— زرد ، سرخ سفید

ذائقہ ——— خوشبودار اور قدرے تلخ

مزاج ——— گرم خشک

مقدار خوراک ——— ایک ماشہ سے ۲ ماشہ

مقام پیدائش | وسطی ہند، دریائے ستلج سے لیکر نیپال تک اسی طرح راجپوت اور دکن میں عام پیدا ہوتی ہے ۔

افعال و اثرات | غدی عضلاتی ہے یعنی غدی محرک عضلاتی عمل اور اعصابی مسکن ہے کیمیاوی طور پر خون میں حرارت و صفرا کی پیدائش بڑھا دیتی ہے اپنی تیزی افعال سے عضلات کو شل کر کے جنین کو خارج کرتی ہے

خواص | مدر حیض ، مخرج جنین ، وجع المفاصل ، کاسر ریاح ، مصفی خون ، مندمل زخم

فوائد | کندر کچھ عرصہ متواتر کھانے سے بند حیض کو جاری کرتی ہے مخرج جنین ہونے کی وجہ سے وضع حمل کے وقت اسوقت کھلاتے ہیں جب جنین خارج نہ پا رہا ہو ۔

وجع المفاصل میں مفید ہونے کی وجہ سے روغن زیتون و شہد کے ساتھ ملا کر درد کمر ، درد مفاصل کے لئے بے حد مفید ہے ۔

کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے بدہضمی، اپھارہ میں بکثرت کھلاتے ہیں مصفی خون ہونے کی وجہ سے عمیق زخموں کے اندمال کے لئے مفید چیز ہے کندر رائی جیسا اثر بھی رکھتے ہیں چنانچہ جب کسی مریض کو دست اور قے نہ رکتے ہوں اور کوئی دوا ہضم نہ ہوتی ہو ایسی صورت میں اسکو پانی میں حل کر کے پیٹ پر بصورت لیپ لگاتے ہیں جس سے فوراً دست اور قے بند ہو جاتے ہیں۔

سوزش عین میں اسکو پانی میں حل کر کے ایک ایک قطرہ آنکھوں میں لگانے سے سرخی چشم اور خارش کو آرام آجاتا ہے

کوڑا!
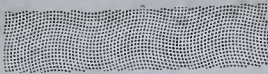
نام عربی۔ خرق ہندی، ہندی کالی کٹکی، بنگلہ۔ کٹور دھنی، سنسکرت کٹ نبرا، انگریزی۔ ہیچورہائزا کرون

تعارف موسم بہار کی مفرش روئیدگی ہے اسکی جڑ دواءً مستعمل ہے جڑیں پتلی اور رگویں دار ہوتی ہیں۔

رنگ : سفیدی مائل

ذائقہ : چرپرا

مقدار خوراک : ۲ ماشہ

مقام پیدائش : کوہ ہمالیہ

مزاج : گرم خشک

افعال واثرات غدی عضلاتی ہے ، یعنی غدی محرک ، عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے

خواص مقوی معدہ ، کاسر ریاح ، دافع بخار ، ملین و مسہل

فوائد چونکہ محرک غدد ہے لہذا کوڑ عظم الطحال اور عظم جگر کے لئے بے حد مفید ہے جب معدہ حرارت کی کمی سے سرد ہو جائے ۔ اکثر پیٹ میں درد رہنے لگے تو خوراک کھانے کے بعد ہوا بھر جائے ایسی صورت میں کوڑ کا استعمال کرنا چاہیئے

مولد صفرا ہونے کی وجہ سے ملین و مسہل تاثیر رکھتی ہے ۔

سوداوی اورام پر بصورت لیپ استعمال کرتے ہیں جس سے ورم تحلیل ہو جاتے ہیں ۔

موسم برسات میں رطوبات کے تعفن سے ملیریا بخار اور چیچک وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے کوڑ کو حفظ ماتقدم کے طور پر پانی میں جوش دے کر پیتے ہیں ۔ عام دیہاتی لوگ اسکے ساتھ کالی زیری ملا کر استعمال کرتے ہیں جو بہترین مصفی خون اور محلل اورام ہے ۔

ایلوپیتھی میں اس کا جنین تیار کر کے استعمال کرتے ہیں جو جنشن کوڑ کے نام سے مشہور ہے ۔

گندھک

نام عربی ۔ کبریت ، فارسی ۔ گوگرد ، بنگالی ۔ گندھک روگ ، سندھی گندرف ، انگریزی ۔ سلفر SULPHUR پنجابی ۔ گندرک ہندی ۔ گندھک

تعارف مشہور عام ہے ہر شخص اسے جانتا ہے نہایت آتش گیر

مادہ ھے ۔

کان سے چونا اور میگنیشیا کے ہمراہ نکلتی ہے اسی لئے صاف کئے بغیر استعمال نہیں کرتے خوردنی طور پر مصفی گندھک استعمال کیجاتی ہے جسے آملہ سار گندھک کہتے ھیں ۔

رنگ ——— گہرا زرد

ذائقہ ——— پھیکا ، بو ناگوار نفرت انگیز

مقدار خوراک ——— چار رتی سے ایک ماشہ بطور ملین ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ

مقام پیدائش	کشمیر ، افغانستان ، برما ، نیپال جزائر عمان ، فارس

مزاج ——— گرم خشک

افعال و اثرات	غدی عضلاتی ہے ، یعنی محرک غدد ، محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر خون میں

حرارت اور صفرا کی پیدائش بڑھا کر اسکو فضلات سے پاک صاف کرتی ہے جگر و غدد کو تحریک دیکر حرارت عزیزی کی کمی کو پورا کرتی ہے چونکہ حرارت عزیزی ھی محافظ زندگی اور جوانی ہے اسی لئے گندھک اعادہ شباب اور نکھار جسم کے لئے مفید ترین دوا ہے ۔

خواص	مصفی خون ، ملین ، مسکن ، قاتل جراثیم ، مجفف ، محلل اورام مقوی معدہ ، دافع سوزش ، مدر حیض ، مولد حرارت عزیزی

خصوصی تاکید

گندھک ہمارے خون کا اہم جز ھے جو حامل حرارت عزیزی ہونے کیوجہ سے اسکے قوام کو اعتدال پر رکھتی ہے ۔

اسمیں حرارت عزیزی پیدا کرنے کے دو اثرات ھیں اول یہ خود

غدد و جگر میں تحریک دے کر حرارت پیدا کرتی ہے دوسرے جب اسکے ایٹم (ذرات) پھٹتے ہیں تو حرارت میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو جسم کو مناسب حد تک گرم رکھتے ہیں۔

فوائد مصفی خون ہونے کی وجہ سے پھوڑے پھنسیوں، خارش چنبل کے مریضوں کو اندرونی بیرونی طور پر استعمال کراتے ہیں۔ ملین ہونے کیوجہ سے دائمی قبض کے لئے بھروسہ کی دوا ہے

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عام طور پر قبض اور سدوں کے متعلق یہ تصور ہے کہ رطوبت کی کمی سے قبض ہوتی ہے اور سدے بنتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ رطوبت ہی تو سدوں کی شکل اختیار کرتی ہے لیکن یہ صورت اسوقت واقع ہوتی ہے جب جسم میں سردی خشکی اور سودا کی کثرت ہوتی ہے اور اسکے مقابلے میں حرارت و صفرا کی کمی واقع ہو جاتی ہے یہ صورت بالکل ایسی ہے جیسے پانی پر سردی اثر کر کے اسے پتھر بنا دیتی ہے جونہی برف پر حرارت اثر کرتی ہے اسے دوبارہ پانی میں تبدیل کر دیتی ہے۔

لہذا قبض اور سدوں کا علاج بھی صفرا اور حرارت ہی ہے جو ادویہ اغذا محرک جگر مولد صفرا اور حرارت ہیں وہی دائمی قبض اور سدوں کا مستقل علاج ہیں چونکہ گندھک آملہ سار اعلےٰ درجے کی محرک جگر ہے اور اپنے افعال میں حرارت اور صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اسے جسم میں جمع بھی کرتی ہے اسلئے یہ نہایت اعلےٰ درجہ کی بے ضرر قبض کشا اور سدوں کو تحلیل کرنے والی ہے۔

انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسکے استعمال سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے صلاحیت و جگر و طحال اعتدال پر لے آتی ہے اور ریاح پتھریوں

کو تحلیل کر کے خارج کرتی ہے ۔

چونکہ عضلات میں تحلیل پیدا کرتی ہے اسلئے اسکے استعمال سے پسینہ خوب آتا ہے حابس اور مدر حیض ہونے کی وجہ سے خون حیض جاری کرتی ہے

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی نسخوں کی جزو اعظم ہے

ایلوپیتھی کے فارماکوپیا میں بھی شامل ہے چنانچہ ڈاکٹری میں اسکے کئی مرکبات مرہم اور کمن فیکیشن کے نام سے مشہور ہے ۔

گوشت بٹیر

نام عربی لحم السمانی ، سندھی ۔ بیٹرو ، پنجابی ۔ بیٹرا ، انگریزی ۔ کویلز میٹ

تعارف بٹیر مشہور عام پرندہ ہے جسکا گوشت بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے ۔ چونکہ یہ جنگلی پرندہ ہے اسلئے اس کا شکار بھی کیا جاتا ہے جسکے پکڑنے کے لئے فصلوں کے ایک طرف جال بچھا دیتے ہیں دوسری طرف سے چند آدمی آوازے کستے ہوئے انکی طرف بڑھتے رہتے ہیں جب وہ جال کے قریب آتے ہیں تو وہ آدمی ایک دم تال بجا دیتے ہیں اس سے بٹیرے ڈر کے مارے اڑتے ہیں سامنے جال ہوتا ہے جس میں انکے سر اور پر پھنس جاتے ہیں اور شکاری کا شکار ہو جاتے ہیں ۔

رنگ : ____________ گلابی

ذائقہ : ____________ پھیکا

مقدار خوراک : ____________ ایک آدمی کے لئے ایک سے دو بٹیرے

مزاج : ____________ گرم خشک

ایک خاص نقطہ : گوشت کے مزاج کے متعلق جو میری تحقیقات ہیں وہ

کہ جن جانوروں اور پرندوں کا جسم اور وزن جتنا زیادہ ہے اتنا ہی سردی اور خشکی کی طرف مائل ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھی اور اونٹ کا گوشت انتہائی خشک ہوتا ہے اسکے بعد بھینسا اور گائے کا گوشت ہے جوں جوں حلال جانور چھوٹے اور ہلکے پھلکے ہوتے جاتے ہیں ان میں حرارت اور خشکی واضح محسوس ہوتی ہے چنانچہ گائے بھینس کے بعد ہرن کا گوشت بکرے کا گوشت جو حرارت اور خشکی میں کسی حد تک اعتدال پر ہیں انکے برعکس مرغ، کبوتر بٹیر اور چڑوں کے گوشت میں حرارت اور خشکی انتہائی طور پر پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ گوشت کھانے کے بعد پیاس زیادہ لگتی ہے انہی پرندوں کے گوشت فالج جیسی خوفناک علامات کے رفع کرنے کے لئے خصوصیت سے کھلاتے ہیں۔

ایک اور نقطہ!

یہاں اس نقطہ کو بھی یاد رکھیں حرارت اور خشکی آگ کا مزاج ہیں۔ آگ کا خاصہ ہے کہ وہ اجسام میں تحلیل پیدا کر کے اڑنے کے قابل بنا دیتی ہے قدرت نے چھوٹے پرندوں کو یہ مزاج عطا کر کے ہوا میں اڑنے کے قابل بنا دیا ہے لہذا جو اڑنے والے پرندے ہیں ان میں گرمی خشکی اپنے جوبن پر ہوتی ہے

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر حرارت وصفرا کی پیدائش بڑھاتا ہے۔

فوائد خفقان، فالج، لقوی اور وجع المفاصل میں خصوصیت سے مفید ہے چونکہ انتہائی حرارت عزیزی کا حامل ہے لہذا اسکا پتلا شوربہ چپاتی کے ساتھ کمزور اور لاغر مریضوں کو کھلاتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض طبی کتب میں لسے صفرا، بلغم، سودا کے فساد کو دفع کرنے والا تسلیم کیا ہے جو اس کے افعال و اثرات خواص و فوائد اور مزاج کے بالکل برعکس ہے۔

یاد رکھیں دنیا کی ہر دوا اور ہر شے ایک مخصوص اور منفرد مزاج کی حامل ہوتی ہے جب وہ کھلائی جاتی ہے تو اس سے ایک ہی کیفیت بڑھتی یا کم ہوتی ہے مثلاً جس دوا کا مزاج خشک ہے اس سے ایک طرف خشکی بڑھنے لگے گی دوسری طرف رطوبت کم ہوگی جب یہ حقیقت مسلمہ ہے تو پھر ایک دوا تین متضاد مزاج کی حامل اخلاط کے بگاڑ کو کیسے درست کرے گی جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں وہ مزاج اشیا کی حقیقت سے واقف نہیں بلکہ اپنی نااہلی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

نام عربی۔ لحم الدراج، فارسی۔ گوشت تہو، سندھی۔ تیتر جو گوشت
انگریزی۔ پارٹریجز میٹ PARTRIDGES MEAT

تعارف تیتر ہندو پاکستان میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس کا گوشت چکور اور فاختہ کے گوشت سے بہتر ہے۔

رنگ: سفیدی مائل

ذائقہ: نمکین ہے

مزاج : ــــــــــــ گرم خشک

افعال و اثرات | غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر حرارت عزیزی کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اسے خون میں روکتا بھی ہے

خواص و فوائد | کثیر الغذا اور زود ہضم ہے غدد جاذبہ کے افعال تیز کرنے کے لئے غذائے دوا کا کام کرتا ہے۔

کبوتر کے گوشت سے زیادہ حرارت کا حامل ہونے کی وجہ سے سردی خشکی کے دردوں اور سوداوی فالج کے لئے بہترین غذا ہے۔

جب عضلاتی تحریک کی وجہ سے معدہ امعا کے غدد میں سکون کھائی ہوئی غذا جلد ہضم نہ ہوتی ہو۔ پیٹ میں ہوا رہتی ہو غذا کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے۔ پانی یا کوئی سرد چیز کھانے سے معدہ میں درد ہونے لگتا ہو ایسی تمام حالتوں کے رفع کرنے کے لئے تیتر کا گوشت تریاق کا درجہ رکھتا ہے۔

گوشت چڑیا

نام | عربی لحم العصفور ، فارسی ۔ گوشت کنجشک ، سندھی ۔ جھرکی جو گوشت انگریزی ۔ سپیروز میٹ SPARROWS MEAT

تعارف | مشہور عام گھریلو پرندہ ہے بلا تخصیص تمام ملکوں میں پایا جاتا ہے چڑیا گھروں میں چھتوں اور دیواروں کے سوراخوں وغیرہ میں گھونسلے بنا کر رہتا ہے۔

رنگ : ــــــــــــ چڑا سرخی مائل ۔ چڑیا سفیدی مائل

ذائقہ : ــــــــــــ پھیکا

مزاج :۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گرم خشک ، غدی عضلاتی

افعال و اثرات | غدی عضلاتی ہے یعنی غدی محرک ، عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے

خواص و فوائد | مولد و محافظ حرارت عزیزی ۔ کثیر الغذا ، مقوی باہ دافع فالج ، معین حمل

مولد و محافظ حرارت عزیزی ہونے کیوجہ سے جگر و گردوں کو تقویت دیتا ہے اور انہیں تحریک میں لے آتا ہے اور سرد جسم کو گرم کرتا ہے ریحی دردوں کے لئے بہترین غذائے دوائی ہے فالج بلغمی وسوداوی کے رفع کرنے کے لئے فوری اثر ہے ضعف باہ بلغمی کے لئے بہترین غذا ہے ۔

چونکہ اسمیں عضلاتی اثرات بھی موجود ہیں اسلئے جب بلغم کی زیادتی کیوجہ سے جسم کے کسی حصہ میں استرخا ہو جائے خصوصاً آلہ تناسل میں استرخا ہو ایسی صورت میں چڑیا کا گوشت سب غذاؤں سے مفید رہتا ہے مغز سر کنجشک ز شہد خالص میں مخلوط کر کے اسمیں صاف کپڑا الت کر کے اندام نہانی میں رکھنا اور اسکو نکالنے کے بعد مباشرت کرنا معین حمل ہے

گوشت مُرغ

نام | عربی لحم الدجاج ، فارسی ۔ گوشت خروس و ماکیان ، سندھی ۔ ککڑ جو گوشت ، انگریزی ۔ فاؤلز میٹ ۔ FOWLS MEAT

تعارف | مرغ ہر ملک اور ہر علاقہ کی پیداوار ہے اور کسی تعارف کا محتاج نہیں مرغ کے گوشت میں سب گوشتوں سے زیادہ غذائی اجزا پائے جاتے ہیں ۔ ماہرین کیمیا نے اسمیں مندرجہ ذیل اجزا تحقیق کئے ہیں ۲۳ ٪ نائٹروجنی اجزا ۔ ایک فیصد نمکیات ۳ ٪ چربی اور باقی پانی

ہوتا ہے ۔

رنگ :۔ سفیدی مائل سرخ

ذائقہ :۔ پھیکا ہے

مقدار خوراک :۔ آدھ پاؤ سے ایک پاؤ

مزاج :۔ گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر حرارت عزیزی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اسے خون کے اندر روکتا بھی ہے زیادتی کی صورت میں جسم کو گرم کرنے کے ساتھ پانی کی طلب بڑھا دیتا ہے یعنی اسکے کھانے کے بعد پیاس کافی لگتی ہے ۔

خواص محرک و مقوی غدد ، مولد صفرا ، مبہی و مقوی باہ ، مقوی معدہ و امعا قابض و محافظ حرارت عزیزی ۔

فوائد جس طرح اسکا انڈا تمام پرندوں کے انڈوں سے مقوی طاقت ور اور حرارت عزیزی کا حامل ہے بالکل اسی طرح اسکا گوشت تمام گوشتوں سے لذیذ اور مقوی ہے یہی وجہ ہے کہ بکرے کے بعد مرغ کا گوشت ہوٹلوں میں بھی قیمتاً پایا جاتا ہے ۔

کمزور اور نحیف مریضوں کو اسکے گوشت کا شوربا پلانا چند دنوں میں ہی طاقت دیتا ہے ۔ خصوصاً اسوقت جب کوئی مریض کسی بیماری سے چھٹکارا حاصل کر چکا ہو اور اب وہ غذا کی کمی کی وجہ سے نحیف اور کمزور وہ جونہی اسکا گوشت کھانا شروع کرتا ہے وہ دن بدن اپنے اندر طاقت محسوس کرتا ہے اور چند دنوں کے اندر ہی اپنی پہلی حالت پر آجاتا ہے جن مریضوں کے معدہ و امعا غذا کو اچھی طرح ہضم نہ کر سکتے ہوں بلکہ انہیں غیر منہضم غذا یا خانوں کی صورت میں خارج ہو جاتی ہے انکے لئے مرغ کا گوشت

مفید ترین غذا ہے اسکے استعمال سے معدہ امعاء کے غدد تقویت پاکر غذائی اجزاء کو آسانی سے جذب کرنا شروع کر دیتے ہیں چنانچہ پاخانے رک جاتے ہیں اور پیٹ میں ہوا بننا بند ہو جاتی ہے انہی افعال و اثرات کی وجہ سے یہ مقوی معدہ و امعا ہے۔

مرغ کا خصیہ زردی انڈا کے ساتھ کھانے سے بے انتہا قوت باہ پیدا کرتا ہے۔

جوان مرغ کو ذبح کر کے فوراً اسکا پیٹ چاک کر کے سرسام بلغمی کے سر پر باندھنا فوراً شفا دیتا ہے سرسام بلغمی کی شناخت یہ ہے کہ سرسام کی حالت میں اس کا سر سرد ہو اور پاؤں شدید گرم ہوں

اسی طرح جب کسی شخص کو سانپ کاٹ کھائے تو مقام گزیدہ پر جوان مرغ کا پیٹ چاک کر کے باندھنے سے تمام زہر جذب ہو جاتا ہے اور مریض بچ جاتا ہے اسکے علاوہ اگر فوراً مرغ ذبح نہ کیا جا سکے تو مرغ کی مقعد سے پر اکھاڑ کے ڈسے ہوئے مقام پر لگائیں جوں جوں مرغ سانس لے گا ویسے ویسے ہی وہ سانپ کی زہر کو جذب کریگا حتےٰ کہ مرغ مر جائیگا جب مرغ مر جائے تو ایک اور مرغ لگائیں جب مرغ نہ مرے تو سمجھیں کہ تمام زہر جذب ہو چکا ہے اسطرح بہت سے سانپ کے ڈسے ہوئے لوگ جانبر ہو چکے ہیں؛

سنگدانہ مرغ دواءً مستعمل ہے جو مثانہ اور گردوں کی پتھریاں توڑنے میں لاجواب ہے۔

سفوف پتھری توڑ

سنگدانہ مرغ، نمک لاہوری، میٹھا سوڈا ہر ایک ہم وزن مقدار خوراک ۶ ماشے سے ایک تولہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی یا لسی۔

گوشت ٹڈی

نام گوشت ٹڈی، گوشت ملخ، ، ماکڑ جو گوشت ،
لوکسٹس میٹ

تعارف مشہور عام اڑنے والا کیڑا ہے جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں گروپ کی صورت میں رہتا ہے اسکو عرف عام میں آھن کہتے ھیں جہاں بسیرا کرتا ہے فصلوں درختوں بوٹیوں کو کھا جاتا ہے۔
غریب دیہاتی لوگ اسے پکڑ کر سیروں کے حساب سے اکھٹا کرکے خشک کر لیتے ھیں۔ بوقت ضرورت گوشت کی جگہ کھاتے ھیں۔

رنگ: ــــــــــ زرد سرخی مائل

ذائقہ: ــــــــــ نمکین ہے

مقدار خوراک: ــــــــــ ۵ تولہ تا دس تولہ

مزاج: ــــــــــ گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے۔

خواص و فوائد نمکین اور حاد ہونے کی وجہ سے کاسر ریاح اور ہاضم ہے پیٹ کی ہوا اور سوزش کو رفع کرنے کے لئے بے نظیر گوشت ہے۔
چونکہ مولد صفرا ہے اسلئے خون کے قوام کو پتلا کرکے ہر قسم کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں خارش چنبل وغیرہ کو نیست و نابود کرتا ہے رسولیوں مسوں کو تحلیل کرنے کے لئے دیہاتی لوگ عام استعمال کرتے ہیں جب رطوبات سوداویت سے بستہ ہو کر جم جائیں اور جوڑ پھرا جائیں تو ایسی صورت میں اس کا استعمال بے حد مفید رہتا ہے۔

لٹو کری!

نام :۔ ہندی ۔جل دھینہ ، پنجابی ۔کوڑ گندل

تعارف اس کا پودا لنصف گز تک اونچا ہوتا ہے پتے دھنے کی مانند مگر اس سے بڑے ڈنڈی اور شاخیں اندر کھوکھلی ہوتی ہیں ۔

لمبی لمبی پھلیوں میں اسکا بیج لگتا ہے چونکہ اسکی پیدائش ندیوں اور دریاؤں کے کنارے ہوتی ہے اور اس کے پتے دھنیے کے مشابہ ہوتے ہیں لہذا وہاں کے لوگ اسے جل دھنیا کہتے ہیں ۔

رنگ :۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھول زرد ہوتے ہیں

ذائقہ :۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چرپرا ہے ۔

مزاج :۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر خون میں صفرا کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روکتا بھی ہے ۔

خواص : محرش ، آبلہ انگیز ، محلل ، ہاضم

فوائد چونکہ محرش ہے لہذا خارش دھدر اور چنبل کے لئے فوری اثر ہے جالی اور آبلہ انگیز ہونے کی وجہ سے اسکا پتہ مخلوق کے عضو پر باندھتے ہیں جس سے آبلہ ہوکر فاسد مواد نکل جاتا ہے

طاعونی بخار میں اسکے پتوں کو گلٹی پر باندھتے ہیں

محلل اورام ہونے کی وجہ سے اسے لاہود سور (منطیٰ پھوڑا) پر دو تین دفعہ باندھنے سے مرض جڑ سے دور کردیتا ہے ۔

ہاضم ہونے کی وجہ سے اسکی گنڈلوں کا اچار جس میں رائی اور مرچ سرخ بھی ڈالتے ہیں درد پیٹ کے مریضوں کو کھلاتے ہیں جس سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔"

ماہو دانہ

نام :- اردو ۔ ماہودانہ ، انگریزی یوفوربیا EUPHORBIA

تعارف ایک شیر دار دودھاری نبات ہے اس کا پودا تین فٹ تک بلند ہوتا ہے اور انگلی کے برابر موٹا ہوتا ہے۔

اس کا پھل تھیلی میں ہوتا ہے ہر تھیلی میں تین دانے ہوتے ہیں جو علیحدہ علیحدہ پردوں میں لپٹے ہوتے ہیں اور مٹر کے متشابہ ہوتے ہیں۔

رنگ :- ــــــ مغز سفید چھول زرد سرخ بھورے رنگ کا

ذائقہ :- ــــــ گرمی قدرے شیریں

مقام پیدائش :- ــــــ عراق وہند

مزاج :- ــــــ گرم خشک (قریب بسم)

بدل :- ــــــ جمال گوٹہ

افعال واثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات مسکن اعصاب ہے

خواص ــــــ دست آور ، مخرش ، محلل اورام

فوائد دست آور ہونے کیوجہ سے بلغمی مریضوں کی بلغم بذریعہ دست خارج کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

محلل اورام ہونے کی وجہ سے آٹا میں ایک نسبت ہیں مقدار میں ملا کر ملٹیس بنا کر اورام پر لگاتے ہیں۔

یونکہ فاسد مواد کو براہ راست خارج کرتا ہے لہٰذا قولنج اور گٹھیا کے لئے مفید ہے۔
چونکہ جمال گوٹہ کا بدل ہے لہٰذا جمال گوٹہ کے تمام افعال و اثرات رکھتا ہے۔"

مرچ سرخ

نام ، عربی۔ فلفل احمر، بنگالی، لنکا مرچ، سندھی۔ گاڑھا مرچ
انگریزی۔ ریڈ پیپر RED PEPPER

تعارف کسی تعارف کی محتاج نہیں ہر ملک میں پائی جاتی ہے ہندو پاکستان میں کثرت سے کاشت کیجاتی ہے۔
اسکی کئی اقسام ہیں چھوٹی سے چھوٹی مرچ لونگ کے برابر بڑی سے بڑی مرچ انار کے برابر جتنی چھوٹی مرچ ہوتی ہے اتنی ہی تلخ ہوتی ہے ۱۱۷۶ء سے پہلے ہندوستان میں مرچ کا رواج نہیں تھی۔ پرتگال کے لوگ لال مرچ ہندوستان میں لائے تھے ۱۵۹۵ء میں یہ انگلستان پہنچی۔
اسمیں کیمیاوی طور پر تیزاب اور روغن پایا جاتا ہے مرچ کے بیس تولہ بیجوں میں سے دو تولہ روغن نکلتا ہے۔

ذائقہ : ـــــــ نہایت تیز چرپرا اور سوزندہ
مقدار خوراک : ـــــــ آدھ ماشہ سے ایک ماشہ
مزاج : ـــــــ گرم خشک

افعال و اثرات ، غدی عضلاتی ہیں یعنی جگر و دیگر غدد میں تحریک، عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین پیدا کرتی ہے کیمیاوی طور پر حرارت عزیزی پیدا کرنے کے

ساتھ ساتھ اسے خون میں رکھتی ہے اپنے افعال و اثرات میں اس حد تک تیز ہے کہ چند منٹوں میں مسکن غدد کو تحریک میں لے آتی ہے۔

خواص | محمر، محرش، جالی، محرک غدد، مولد صفرا، کاسر ریاح جاذب رطوبات مقوی معدہ جگر، ملین۔

فوائد | جاننا چاہیئے کہ مرچ اور اسی قسم کی دیگر چیزوں کے استعمال سے خون کا دوران اعضائے غذائیہ کی طرف تیز ہو جاتا ہے اور وہاں سے غشا مخاطی کے ذریعے مختلف رطوبات ترشح پا کر مختلف صورتوں میں غذا کے ہضم میں ممد و معاون ہوتی ہیں اسکے علاوہ جسم کے دوران خون کو تیز کرتی ہے اس میں گرمی پیدا کرتی ہیں جرم کش ہیں خون کے اندر بہت سے زہروں کو فنا کر دیتا ہے۔

مرچ محرک جگر اور منقی دماغ ہے مقوی معدہ دافع ریاح اور بھوک لگاتی ہے ہیضہ جیسی موذی اور خوفناک علامت کے لئے اکسیر ہے ہیضہ کی کوئی بھی حالت ہو ضرور فائدہ کرتی ہے۔

اگر پہلا درجہ ہو تو زہر فنا کرتی ہے دوسرا درجہ ہو تو قے اور اسہال بند کرتی ہے اگر تیسرا درجہ ہو تو بدن کو گرم کر کے طاقت دیتی ہے۔ چونکہ مصفی خون ہے اس لئے خراب سے خراب اور زہریلے خون کو بھی چند دنوں میں صاف کر دیتی ہے بشرطیکہ خون کی خرابی کا سبب جسم میں تیزابیت اور حرارت کی کمی ہو اور کھاری پن بڑھ گیا ہو دوسرے معنوں میں جسم میں صفرا کی کمی اور بلغم کی زیادتی ہو گئی ہو یہ ہر قسم کی بلغم کو چھانٹتی ہے۔

چونکہ رطوبات کی قاطع ہے لہٰذا انتہائی زیادتی کی صورت میں مقامات رطوبت سے خون لانا شروع کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسکے بکثرت استعمال سے نکسیر، سوزش چشم، منہ میں زخم، خون تھوکنا، خونی قے،

خونی پیچش ، بواسیر، عورتوں کو کثرت حیض کی شکایت کر دیتی ہے حتےٰ کہ خون کے انتہائی جوش سے ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے البتہ تر دمہ کے لئے تریاق صفت دوا ہے

مرچ کے افعال واثرات سمجھنے کے لئے اسکے قبیل کی دیگر ادویہ کا جاننا ضروری ہے اسکے قبیل کی ادویہ پیاز کے تخم ، زنجبیل ، پودینہ ، عقرقرحا لونگ ، رائی ، تیزپات ، فلفل سیاہ وسفید ، پیپلامول ، اجوائن اور جمالگوٹہ ہیں ۔ جمالگوٹہ ان میں سب سے تیز ہے ۔ انکا مزاج گرم خشک ہے یہ صفرا پیدا کرتی ہیں اور محرک جگر ہیں

یاد رکھیں جو ادویہ جس قدر قبض کی تاثیر رکھتی ہیں وہ حرارت کم اور ریاح زیادہ پیدا کرتی ہیں جیسے پیاز

جن ادویہ میں حرارت کے ساتھ ادرار کی طاقت ہوتی ہے وہ حرارت کی پیدائش کے ساتھ اسکا اخراج بھی کرتی ہیں جیسے فلفل سیاہ وسفید پیپلامول اور زیرہ وغیرہ

جن ادویہ میں حرارت کے ساتھ تیزابیت ہوتی ہے وہ محرک جگر اور سوزشناک ہوتی ہیں جیسے سرخ مرچ ، رائی اور جمالگوٹہ وغیرہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے ایک ہی قبیل کی ادویہ میں کمی بیشی کے ساتھ جدا جدا اثر والی ادویات پیدا کر دی ہیں ۔

ان میں قابض بھی ہیں مسہل بھی ۔ محرک بھی ہیں مقوی بھی ۔ گرم بھی ہیں سرد بھی جاننا چاہیئے جس ملک میں مرچ استعمال نہیں ہوتی یا کوئی شخص مرچ استعمال نہیں کرتا تو وہ ضرور اسکے بدل کی کوئی دوسری چیز اسی فائدہ کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً ادرک ، رائی ، پودینہ ، پیاز ، دارچینی ، لونگ تیزپات ہیں وغیرہ (ہمارے ملک

یعنی تو یہ چیزیں اکثر مرچ کے ساتھ ہی استعمال کرتے ہیں) مگر مرچ ان سب میں مزے دار اور طاقت ور ہے اور قیمت کے لحاظ سے بھی سب سے سستی ہے ۔

کھانے پینے والی چیزوں میں مرچ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی شخص دو چار روز چھوڑ کر میٹھا پھیکا نمکین اور ترش کھانے لگے تو دو تین دن میں نہ صرف اسکی طبیعت ان چیزوں سے بھر جاتی ہے بلکہ بھوک مر جاتی ہے ہاضمہ خراب، پیٹ پھولا پھولا منہ میں پانی پیٹ سرد دل بیٹھنا شروع ہو جاتا ہے کمزوری معلوم ہوتی ہے کام کرنے کو دل نہیں چاہتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرچ کا استعمال ترک کرنے کے ساتھ کسی نے جسم سے طاقت باھر نکال لی ہے ۔ آخر مرچ میں کیا خوبی ہے کہ اسکے نجم و بیش استعمال پر ہر مرد عورت، بچہ جوان اور بوڑھا مجبور ہے ۔

مرچ کے استعمال کو سمجھنے کے لئے اول غذا کے ہضم کو سمجھنا ضروری ہے یاد رکھیں جو غذا معدہ میں جاتی ہے وہ دانتوں میں پس کر اور لعاب دہن سے تر ہو کر جاتی ہے یہ دونوں چیزیں ہاضمہ میں معاون ہیں جو منہ کی غشائے مخاطی (میوکس ممبرین) سے ترادش پاتی ہیں ۔

چونکہ مرچ غدد اور انکی ماتحت غشا مخاطی کو تیز کرتی ہے لہٰذا اسکے استعمال سے غشائے مخاطی فوراً اپنی رطوبات کی سکریشن شروع کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ اگر لقمہ بغیر مرچ مصالحہ اور چرپری شے کے کھایا جائے تو وہ بہت مشکل سے نگلا جاتا ہے اسکے علاوہ دوبارہ اسی قسم کا کھانا کھانے کو دل نہیں چاہتا بلکہ کسی چرپری شئے کو طلب کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ مرچ کسی نہ کسی رنگ میں چاہے چٹنی چاہے اچار چاہے کسی قسم کے سالن کی صورت میں کھائی جاتی ہے ۔

★

سرخ مرچ کے مرکبات

اکسیر ہیضہ | سرخ مرچ، رائی دونوں ہم وزن پیس کر نخودی گولیاں بنالیں ہر دس پندرہ منٹ بعد گرم پانی یا قہوہ سے کھلائیں تین چار خوراکوں سے آرام آجائے گا۔

تریاق دمہ بلغمی | سرخ مرچ، شحم حنظل ہم وزن بقدر نخود گولیاں بنالیں ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

اکسیر مصفی | شنگرف، مرچ سرخ ہم وزن حب بقدر نخود بنائیں نہایت اعلیٰ درجے کی مصفی خون ہے۔

مقوی باہ | سم الفار ایک حصہ، سرخ مرچ ۱۲ حصہ، نخودی گولیاں بنالیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

مروڑ پھلی

نام | فارسی گشت بر گشت، بنگالی، انت موڑا، مارواڑی۔ مروڑ پھلی سندھی۔ ون ویڑھی۔ انگریزی INDIAN SCREW TREE

تعارف | ایک قد آدم پیڑ کی پھلی ہے جس کی شکل بٹی ہوئی رسی جیسی ہوتی ہے پتے شہتوت جیسے اور پھول کیکر کی وضع کے ہوتے ہیں سردیوں میں پھلیاں پکتی ہیں۔

مقام پیدائش | وسط ہند، دکن جموں، میواڑ، اودھ اور راجپوتانہ

مقدار خوراک: ــــــــ ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ

مزاج: ــــــــ گرم خشک

افعال و اثرات — غذی عضلاتی ہے یعنی محرک غذی عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے۔

خواص و فوائد — چونکہ گرم خشک ہے اس لئے سرد امراض کے دقیقہ کے لئے تریاقی صفت دوا ہے چنانچہ ریحی درد اپھارہ، نفخ، پیٹ درد وغیرہ اسکے استعمال سے فوراً رک جاتے ہیں۔
چرائتے کے ساتھ اسکو جوش دیکر پلانا ملیریا بخار روکتی ہے کس قدر ملین ہونے کی وجہ سے قولنج کے مریض کو کسٹر آئل کے ہمراہ پلانے سے سدے بڑی آسانی سے خارج ہو جاتے ہیں۔
کسٹر آئل میں اس کا سفوف ملانے سے کان درد کو روکتی ہے کرم امعا خصوصاً چنونوں کو ہلاک کر کے خارج کرتی ہے۔

مصطگی
م ۔ ص

نام — عربی مصطگی، علک رومی، اردو مصطگی رومی، فارسی کندر رومی انگریزی ۔ MASTICH,

تعارف — ایک درخت پس ٹالیالین ٹس کس کا گوند ہے جس کا قد درخت صنوبر کے برابر ہوتا ہے اسکے پتے لطیف اور نازک بیلو کے برابر ہوتے ہیں اس درخت میں شگاف دینے سے رال دار گوند کی صورت میں حاصل ہوتی ہے
مزا میں تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے چابنے سے دانتوں کو چپکتی ہے اگر دو تین گھنٹے تک اسکے ایک دانے کو چبایا جائے تو بھی منہ میں حل نہیں ہوتا یہی اسکے خالص پن کی شناخت ہے۔
آجکل بناوٹی مصطگی آتی ہے جو چبانے سے پس جاتی ہے اور غائب ہو جاتی ہے

رنگ : ______ سفید زردی مائل
ذائقہ : ______ پھیکا قدرے شیریں
مزاج : ______ گرم خشک
مقدار خوراک ______ ایک تا دو ماشہ

افعال واثرات

غدی عضلاتی ملین ہے یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے۔
کیمیائی اعضاء (غدد جاذبہ) کو تحریک دینا اسکا اولین فعل ہے عضلات پر اس کا محلل اثر ہے۔"

خواص

محرک جگر و غدد جاذبہ، مقوی معدہ و جگر کاسریات۔ جاذب رطوبات قابض و حابس

فوائد

مصطگی کا معدہ و امعاء پر براہ راست اثر ہے یہ اپنی حدت اور گرمی خشکی کیوجہ سے معدہ و امعاء کے ریاح تحلیل کرتی ہے غدد جاذبہ کو تیز کر کے اپنا قابض و حابس اثر ظاہر کرتی ہے یعنی اسکے استعمال سے دست تھم بند ہو جاتے ہیں جب مثانہ پر اس کا یہی اثر ہوتا ہے تو بار بار پیشاب آنا اور بول فی الفراش رک جاتا ہے دماغ و اعصاب سے رطوبات جذب کر کے بلغمی دباؤ کم کرتی ہے چنانچہ دردسر ختم ہو جاتا ہے نزلہ زکام بند ہو جاتا ہے آشوب چشم کو معجزانہ طور پر آرام آجاتا ہے۔
اپنے گرم خشک مزاج کیوجہ سے سردی خشکی سے ہونے والی بیماریوں پر لگانے سے محلل اثر کر کے انہیں بند کرتی ہے۔
بعض اوقات ایسا اعصابی بخار چڑھتا ہے کہ جسم کے اکثر جوڑ اکھڑ جاتے ہیں مصطگی کا انکو دوبارہ اصلی حالت پر لے آنا ادنیٰ کھیل ہے۔
دانتوں میں چبانے مسوڑوں کے پھولنے کے لئے مفید ہے۔

مرکبات!

مصطگی جوارش جالینوس اور جوارش مصطگی کا جزو اعظم ہے

یاداشت ۱: مصطگی کو تنہا پیسنا چاہیئے اور بغیر چوٹ کے پیسنا چاہیئے یعنی دستہ کو مصطگی پر اونچا اُٹھا کر نہیں مارنا چاہیئے بلکہ لمبی رگڑ لگانی چاہیئے۔

یاداشت ۲: بعض دفعہ بازار سے نم دار مصطگی مل جاتی ہے ایسی صورت میں جن دواؤں میں اسے شامل کرنا ہو اسکے برابر کا باریک سفوف ڈال کر رگڑنا چاہیئے پھر دیر چھاننی سے چھان کر اور سفوف ڈالکر رگڑیں اور چھان لیں دو تین دفعہ ایسا کرنے سے تمام مصطگی پس جاتی ہے۔

مُلیم!

نام اور تعارف: ملیم کے نام سے ہی مشہور ہے جو ایک قسم کی جڑ ہے۔"

رنگ: ________ مائل بہ سیاہی

ذائقہ: ________ تیز و تلخ

مزاج: ________ گرم خشک

مقدار خوراک: ________ ½ ماشہ سے ½ ۱ ماشہ

افعال و اثرات: غدی عضلاتی ہے یعنی محرک جگر و غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیائی طور پر

رطوبات کا خاتمہ کر کے صفرا کی پیدائش بڑھا دیتی ہے۔

خواص و فوائد :- مولد صفرا ہونے کی وجہ سے قاتل کرم ہے چاہے پیٹ میں ہوں چاہے گندے زخموں میں چاہے دماغ میں ۔"

اطبائے متقدمین نے اسکو صرف کیڑے مارنے کے لئے ہی استعمال کیا ہے اسی مقصد کے لئے یہ مشہور ہے عام دیہاتی لوگ اسے جوئیں مارنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں "

میرے تایا جان جناب حکیم حاجی محمد یوسف صاحب جہانیاں منڈی والے بتایا کرتے ہیں کہ میرے پاس ہندوستان میں ایک ایسا مریض لایا گیا جو دماغ میں کیڑے پڑنے کیوجہ سے قریب المرگ تھا۔ میں نے اسے ملیم منگھائی اور اسکا پانی ناک میں ڈالا بس سونگھنے اور ناک میں ڈالنے کی دیر تھی کہ اسکے دماغ سے ناک کے ذریعے کیڑے نکلنا شروع ہو گئے چند منٹوں میں سینکڑوں کیڑے خارج ہو گئے جونہی کیڑوں کا دباؤ کم ہوا مریض نے سکھ کا سانس لیا اور ہمیشہ کے لئے تندرست ہو گیا۔

میرا خیال ہے کہ حکما کو چاہیئے کہ وہ گندے زخموں کے لئے استعمال ہونے والی مرہموں میں اسے خصوصیت سے شامل کیا کریں۔ مرہم کے فوائد پہلے سے زیادہ ہو جائیں گے ۔"

میتھی

نام	عربی۔ حلبہ ، فارسی۔ شملیت ، پشتو۔ ملخوزے ۔ انگریزی۔ فینوگریک ۔ FENLLGREEK
تعارف	مشہور و معروف ساگ ہے نیز اسکے بیج پتے بھی دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اچار کے مصالحوں

یں ملیتھی کو استعمال کرتے ہیں ۔

رنگ : ——— پتے سبز پھول و تخم زرد
ذائقہ : ——— پتے پھیکے بیج تلخ

مزاج	گرم خشک ، غذائے خالص مقدار خوراک : حسب منشا ، بیج تین ماشہ
مقام پیدائش	ہندو پاکستان میں بکثرت کاشت کی جاتی ہے ۔
افعال و اثرات	غدی عضلاتی مقوی ہے یعنی محرک و مقوی غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی

طور پر حرارت عزیزی پیدا کر کے طاقت و خون دیتی ہے سوزشناک اعضاء پر محلل اثر کرتی ہے ۔

خواص : محلل اورام ، ہاضم ، مقوی معدہ جگر ، دافع عظم الطحال ، نفخ

فوائد : عام طور پر شہری اور دیہاتی اس کا ساگ ہی کھاتے ہیں جو زیادہ تر بھرجی کے طور پر ہی پکاتے ہیں ۔

حکماء نے اسکے گرم خشک مزاج سے فوائد لئے ہیں یعنی اسکی پلیٹس بنا کر سر درد اور گرم قسم کے پھوڑوں کو تحلیل کرنے کے لئے باندھتے ہیں اسکی پلیٹس سے درد اور اکڑاؤ فوراً ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس سے چوٹ کی سوجن بھی ختم ہو جاتی ہے چونکہ اس میں رطوبات جذب کرنے کی صفت پائی جاتی ہے لہٰذا یہ بلغمی امراض کے لئے بھی تریاقی غذا ہے یہی وجہ ہے کہ جن اشخاص کو تے اور بدہضمی رہتی ہے انہیں اسکی بھرجی کھلانے سے فوراً آرام آجاتا ہے ۔

بلغمی کھانسی اور بلغمی دمہ والے مریضوں کے لئے بھی بہترین غذائے دوائی ہے ۔

پاخانے کو خوشبودار کرتی ہے کیونکہ اسمیں یہ خود شامل ہوتی ہے اسکے

برعکس پیشاب اور پسینہ کو بدبودار کرتی ہے کیونکہ ان میں یہ شامل تو نہیں ہوتی البتہ اسکے استعمال سے جسم کے فضلات خارج ہوتے ہیں جن میں بدبو ضروری ہے ۔"

ہرن کھری

نام اردو۔ ہرن کھری ، پنجابی۔ بیلی بوٹی سندھی ، لیلا بوٹی ۔

تعارف ایک بیلدار گھاس ہے جو اپنی پاس کی بوٹیوں پر لپٹ جاتی ہے چونکہ اسکا پتہ مثلث نوکدار مشابہ سم ہرن کے ہے اس لئے اسے ہرن کھری کہتے ہیں ۔ ریتلی زمین یا چنے کے کھیت میں خودرو پیدا ہوتی ہے سوائے برسات کے ہر موسم میں ملتی ہے ۔"

رنگ : ———— پھول سفید کٹوری نما

ذائقہ : ———— کسیلا تلخ

مقدار خوراک : ———— ۳ ماشے سے ۶ ماشے

مزاج : ———— گرم خشک

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے ۔

مصفی خون مصفی خون ۔ محلل و منفج اورام ہے کھجلی اور کوڑھ کو نافع ہے اس کو تنہا یا منڈی بوٹی کے اور مرچ سیاہ کے ساتھ کوٹ کر علامات فساد خون مثلاً خارش ۔ جذام اور آتشک وغیرہ میں پلاتے ہیں اور اسکو پیس کر بطور ضماد اورام پر لگاتے ہیں ورم تحلیل ہو جاتا ہے یا پختہ ہو کر پھوٹ جاتا ہے ۔

حصہ دوم
غدی اعصابی
LIKE US ON
facebook
Tibbi Books for
Atiba Karam
www.facebook.com/tibbi.books/

آم

نام: — (عربی) انبج (فارسی) آنبہ اور انگریزی میں مینگو کہتے ہیں۔

تعارف ایک مشہور اور عام پھل ہے۔ اس کے درخت کو باغوں کی صورت میں لگایا جاتا ہے۔ اس کے باغ بہت طویل و عریض ہوتے ہیں۔

در اصل آم نہ صرف من بھاتا پھل ہے بلکہ ملک کی بہت بڑی دولت ہے آم اور اس کے مرکبات دیگر ممالک کو بھی بھیجے جاتے ہیں۔ آم کی دو بڑی اقسام ہیں (۱) دیسی (۲) قلمی پھر ان کی بے شمار اقسام ہیں۔ قلمی بہت پسند کیا جاتا ہے۔ قلمی میں ذیل کی قسمیں پائی جاتی ہیں۔

لنگڑا۔ دوسہری۔ سفیدہ۔ انور رٹول اور سہارن پوری وغیرہ یہ سب بے حد شیریں اور لذیذ ہوتے ہیں۔

آم موسم گرما کا امرت پھل ہے۔ اس کا شیریں رس واقعی آب حیات ہے اپنی طاقت اور غذائی اجزا کی وجہ سے یقیناً تمام پھلوں کا بادشاہ ہے۔

لیکن اپنے علاقے میں اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ غریب سے غریب بھی پیٹ بھر کر کھاتا ہے۔ بلکہ بعض مقامات پر خود رو ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے آم کو رائی آم کہتے ہیں۔ اس کا ذائقہ دل پسند ہوتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ہر ذائقہ کا آم، مل جاتا ہے۔ تیز میٹھا، معتدل میٹھا ہلکا میٹھا تیز، میٹھا ساتھ ہلکی ترشی کھٹ میٹھ انتہائی ترش اور ان سب کے بین بین بھی ذائقے مل جاتے ہیں۔ عام طور پر پختہ پھل میٹھا اور خام ترش ہوتا ہے۔

درخت آم

آم کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور سدابہار درخت ہے۔ تمام سال سرسبز رہتا ہے۔ اس کے پھل کے علاوہ اس درخت کے تمام اجزا ادویہ میں مستعمل ہیں۔ آم کی چھال پتے پھل و گٹھلی اور گوند وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ مفید ہیں۔

رنگت اور ذائقہ

پختہ زرد سفیدی یا سرخی مائل شیریں یا شیریں ترشی مائل بعض سبز لیکن اندر سے زرد سفیدی یا سرخی مائل خام سبز رنگ اور ترش تیزی لئے ہوئے پھول و گوند اور گٹھلی سفیدی مائل۔ چھال بھوری سیاہی مائل اور پتے سبز ہوتے ہیں۔

مزاج

پختہ آم شیریں گرم تر دوسرے درجے میں خام آم ترش گرم اور گٹھلی سرد خشک ہوتی ہے۔

مقدار خوراک

بقدر ضرورت پیٹ بھر لیں۔ باقی اجزا ماشہ سے ایک تولہ تک۔

افعال و اثرات

پختہ شیریں آم غدی اعصابی مقوی یعنی غدی محرک۔ عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن خام ترش آم عضلاتی غدی۔ پھول، گوند پتے اور چھال اعصابی غدی اور گٹھلی عضلاتی اعصابی، کیمیاوی طور پر خون میں حرارت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ اور خون میں رقت پیدا ہو جاتی ہے۔

خواص

مقوی گردے جگر اور غدد۔ مولد حرارت و رطوبات مسمن بدن، ہاضم۔ ملین۔ مقوی باہ۔ خام مقوی معدہ و قلب اور مسکن اعصاب تمام طبی کتب میں خام و ترش آم کا مزاج سرد خشک لکھا ہے۔ لیکن ہم نے اس کا مزاج گرم خشک (عضلاتی غدی) لکھا ہے۔ ہم نے املی کے کے خواص میں لکھا تھا۔ کہ ترشی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) سرد ترشی جیسے املی کی ترشی ہوتی ہے (۲) گرم ترشی جیسے اچار کشمش کی ترشی وغیرہ آم کی ترشی بھی گرم ترشی ہوتی ہے۔ دلیل یہ ہے۔ کہ ہر گرم شے کی ترشی بھی اپنے اندر حرارت رکھتی ہے

اگر اس میں حرارت نہ ہو تو اس شے میں حرارت پیدا نہیں ہو سکتی یہی صورت ایسے میٹھے آم کی بھی ہے۔ جس میں ترشی بھی پائی جاتی ہے۔ یقیناً اس کا مزاج گرم خشک (غدی عضلاتی) ہوتا ہے۔ ایسے آم کھانے سے خون کی بجائے جسم میں صفرا پیدا ہوتا ہے۔ ہر پختہ آم کو گرم تر خیال کر لینا صحیح نہیں۔

بعض کتب نے خام و ترش آم کو لُو کے ضرر کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید لکھا ہے۔ واقعی مفید ہے۔ جس کے دو طریقے بیان کئے ہیں (۱) خام آم کو چھیل کر قاشیں بنا کر پانی میں بھگو دیں۔ جب پانی میں ترشی پیدا ہو جائے تو اس کو نچوڑ کر میٹھا ملا کر لُو زدہ مریض کو پلائیں۔ بہت جلد آرام آ جاتا ہے۔ یعنی جب دھوپ میں گرمی کی شدت سے غش آ جائے جسے انگریزی میں سن سٹروک کہتے ہیں۔ اس کے لئے بہت مفید ہے۔

غلط فہمی

خام آم کا رس جس کو گرم خاکستر میں پختہ کر کے نکالا گیا ہو۔ ضربِ شمسی (سن سٹروک) کے لئے یقیناً مفید ہے لیکن اس مقصد کے لئے ضروری نہیں ہے کہ آم کی ترشی ہی ہو کوئی بھی گرم ترشی ہو یقیناً مفید ہے۔ جیسے منقیٰ کو پانی میں پیس کر گرم کریں۔ پھر تازہ کر کے پلا دیں۔ آم کی تخصیص اس لئے ہے۔ کہ لو سخت گرم موسم میں لگتی ہے۔ اور اس موسم میں آموں کی کثرت ہوتی ہے۔ آسانی سے مل جاتے ہیں اور ان کا رس بھی نکل آتا ہے بہر حال گرم ترشی کے خواص میں سے ایک تحقیق لکھ دی ہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت اس سے کام لیا جا سکے۔ اور اس کے اثرات و افعال کا پورا علم ہو جائے۔ یاد رکھیں کہ سرد ترشی مسکن جگر و غدد ہے۔ مگر گرم ترشی کا اثر ان میں حرارت پیدا کر دیتا ہے۔

پختہ شیریں آم میں کافی مقدار گندھک اور مٹھاس کی ہوتی ہے جس سے خون میں کافی مقدار حرارت کی پیدا ہو جاتی ہے جس کا اخراج گردوں کے ذریعے ہوتا ہے اگر زیادہ آم کھائے جائیں تو بعض اوقات پیشاب میں جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس کا علاج یہ ہے کہ دودھ کی لسی پی لی جائے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جب بھی آم کھائے جائیں تو لسی ضرور پی جائے۔ جب تک پیشاب میں جلن نہ ہو لسی ہرگز استعمال نہ کریں۔

اس طرح آم سے جو غذائیت اور طاقت پیدا ہوتی ہوتی ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے.
آم کھا کر چائے بھی پی جا سکتی ہے. جس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے.
آم کے پھول و پتے اور گوند و چھال وغیرہ گلے سے لے کر آنتوں کے غدد کی سوزش تک میں مفید ہیں. جوشاندہ اور سفوف وغیرہ کی صورت میں دے سکتے ہیں زحیر اور ورم امعاء کے لئے تسلی بخش دوا ہے.
آم چونکہ موسم گرما کا پھل ہے. اس کا دوسرے موسم میں ملنا بے حد مشکل ہے اس لئے اطباء نے اس کے چند مرکبات تیار کر لئے ہیں. جو بوقت ضرورت کام دیتے ہیں. امرس وامچور اور اچار و مربہ وغیرہ اور آجکل آم کی میٹھی چٹنی. مینگو سکوئش وغیرہ روزانہ کے استعمال کی چیزیں ہیں. جو ہر موسم میں مل جاتی ہیں. ان کے علاوہ آم کی گٹھلی ہر موسم میں مل سکتی ہے. اس کو آگ میں جلا کر اس کی گری نکال کر سفوف بنالیں. مقوی معدہ و امعاء اور ان کی کمزوری سے جو اسہال آتے ہیں ان کے لئے بڑے حد مفید ہے.

ادرک

تعارف عربی میں زنجبیل (رطب) زنجبیل حابس کو سونٹھ کہتے ہیں. یہ ایک قسم کی مشہور جڑیں ہیں.

مقام پیدائش: ——— پاکستان ہندوستان اور دیگر ممالک میں پائی جاتی ہے.

رنگت: ——— اس کی رنگت زرد مٹیالی رخاکستری ہوتی ہے.

ذائقہ: ——— ہ چرپرا

افعال و اثرات غدی اعصابی. غدد میں تحریک. عضلات میں تحلیل اعصاب میں تسکین. کیمیاوی طور پر صفرا اور حرارت پیدا ہوتی ہے.

خواص محرک اور مقوی جگر اور گردے. محلل غذا. سوزش عضلات. مسکن اعصاب و دماغ. مولد صفرا، مقوی باہ، مولد حرارت

عزیزی ۔جالی مشتہی۔ محلل اورام کاسر ریاح۔ مدر حار۔ قاتل کرم اور دافع تعفن اور مقوی جسم

فوائد

اس کا رنگ اجوائن کے رنگ کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ اور خواص بھی تقریباً اس کے ساتھ ملتے ہیں۔ مگر اس میں ایک رطوبت فضیلہ ہوتی ہے۔ جس سے اس میں حبس ٹوٹ جاتا ہے۔ جو اجوائن میں پایا جاتا ہے۔ یہ صفرا کو پیدا بھی کرتی ہے اور خارج بھی کرتی ہے۔ اجوائن کی طرح اس کا فرق دیگر چرپری ادویات کے ساتھ بھی کر لینا چاہئے۔

میری رائے میں اس کا مزاج تمام چرپری دواؤں کے مقابلے میں معتدل ہے۔ یعنی ایک طرف غدی عضلاتی چرپری ادویہ جن میں سرخ مرچ اور جمال گوٹے تک شریک ہیں۔ دوسری طرف غدی اعصابی ادویہ جن میں سیاہ مرچ اور زیرہ سیاہ تک شریک ہیں۔ جو اول الذکر کے مقابلے میں لطیف ہیں۔

قرآن شریف میں اس کے متعلق آیا ہے۔ کَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا۔ بہشت کے ایک چشمے کا ذکر آتا ہے۔ جس کا مزاج اور میلونی زنجبیلی ہوگی۔ گویا اس میں ایک قسم کا چرپرا پن ہوگا۔ اور دیگر ہر قسم کی چرپری ادویہ بھی اس کے تحت آجاتی ہیں۔ جن میں خاص طور پر سرخ مرچ۔ پیاز۔ لہسن۔ دارچینی۔ لونگ۔ ہری مرچ۔ سیاہ مرچ۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید اور دھنیا خشک وغیرہ وغیرہ یہ سب ادویہ مزاجوں کی کمی بیشی کے ساتھ چرپرے ذائقے میں شریک ہیں۔

استعمال

جسم انسانی میں چونکہ حرارت کی پیدائش کا تعلق جگر کے ساتھ ہے۔ اور حرارت ہی جسم میں ہضم و تحلیل غذا اور صحت و نشوونما کا کام کرتی ہے۔ اس لئے جو ادویہ جسم میں حرارت پیدا کرتی ہیں۔ ان میں ادرک اول نمبر پر معتدل پیدائش حرارت دوا ہے۔ اس سے جگر اور دیگر غدد کے افعال تیز ہو جاتے ہیں۔ حرارت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ عضلات کی سوزش ختم یہ کہ اس میں گرمی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ دل پوری طاقت سے کام کرتا ہے۔ اعصاب میں تقویت آنی شروع ہو جاتی ہے۔ جس کے ساتھ دماغ ذہن اور حافظہ بڑھ جاتا ہے۔

ادرک چونکہ محرک غدد ہے اور وہاں پر انقباض پیدا کرتا ہے. جس سے اس میں تیزی آنی شروع ہو جاتی ہے. اور طاقت بڑھنی شروع ہو جاتی ہے. اسی وجہ سے مقوی و مہی ہے.

غلط فہمی بعض اطباء نے لکھا ہے کہ چونکہ ادرک میں رطوبت فضیلہ ہوتی ہے. اس لئے یہ کسی حد تک ریاح بھی پیدا کرتی ہے.

دراصل یہ خیال بالکل غلط ہے. جو دوا یا غذا حرارت یا صفرا پیدا کرتی ہے. وہ ریاح ہرگز ہرگز پیدا نہیں کر سکتی چاہے اس میں کتنی بھی رطوبت فضیلہ کیوں نہ پائی جائے. حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ دوا جو کسی عضو کے لئے موزوں ہو جب اس میں تحریک پیدا کرتی ہے تو وہ تحریک انقباض کے بغیر نہیں ہو سکتی. وہ انقباض وہاں پہ ریاح پیدا کرتا ہے. اور اس انقباض کو جو اس عضو کے انقباض سے پیدا ہوتا ہے. اس دوا کے ذمہ لگایا جاتا ہے.

یاد رکھیں کہ ادرک بہت ہی کاسر ریاح ہے، دافع ترشی ہے اور ملین ہے. اسی وجہ سے ریاح شکم اور درد شکم اور درد سینہ میں بے حد مفید ہے. اس مقصد کے لئے بیرونی طور پر بھی تیل میں ملا کر یا بغیر تیل کے خشک ادرک کا مقام درد پر مالش کرنے سے آرام ہو جاتا ہے. چونکہ ادرک محرک غدد ہے. اس لئے ادرار بول اور اخراج پتھری کے لئے بے حد مفید ہے. چونکہ دافع ترشی ہے. اس لئے نقرس میں بھی بے حد مفید مانا گیا ہے. اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے رفتہ رفتہ حرارت اس قدر بڑھ جاتی ہے. کہ آنکھوں میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور بینائی بڑھ جاتی ہے.

ارنڈ

نام: ـــــ (فارسی) بیدانجیر (عربی) فروع اور ہندی میں ارنڈ کہتے ہیں.

تعارف اس کا درخت ایک بڑے قد کا پودا ہوتا ہے. جس میں پنجے کی شکل کے پنجے سے بڑے بڑے پتے ہوتے ہیں. عام طور

پر باغات اور گھروں میں لگائے جاتے ہیں۔ اس کا پھل ارنڈ دوا کے طور پر مستعمل ہے اور اس کا روغن بھی نکالا جاتا ہے۔ جس کو روغن ارنڈی اور انگریزی میں کسٹر آئل کہتے ہیں۔

مقام پیدائش ——— برصغیر پاک و ہند میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ رنگت بھوری زردی مائل، پیسنے پر سبز خشک ہونے پر زرد۔ ذائقہ کسیلا پھیکا اور روغن سنہری زردی مائل، البتہ آج کل کیمیاوی طور پر رنگ سفید کر دیا جاتا ہے

روغن اور تخم کے اثرات و افعال میں صرف اس قدر فرق ہے۔ کہ روغن میں تحلیل کے اثرات تخم سے زیادہ ہیں۔ اور روغن ملین اور بے ضرر ہے لیکن تخم مسہل اور غدود میں سوزش پیدا کرتا ہے۔

مزاج تخم۔ گرم تیسرے درجے میں اور تر پہلے درجے میں۔ روغن گرم دوسرے درجے میں اور تر تیسرے درجے میں۔

افعال و اثرات محرک غدد، محلل عضلات، مسکن اعصاب۔ کیمیائی طور پر صفرا اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ اور صفرا کا اخراج بھی کرتا ہے۔

خواص ملین جگر و غدود۔ مولد حرارت اور صفرا۔ دافع ریاح اور بلغم محلل اور مسکن اورام اور ازجاع۔ دافع صلابت تخم مسہل قوی اور روغن ملین۔ مخرج کرم شکم۔ تریاق۔ سانپ اور مدرحار۔ یہی اثرات بہت کم مقدار میں پتوں اور کونپلوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔

استعمال دائمی قبض اور نزلہ میں بے حد مفید ہے۔ اور جب عضلات میں سوزش سے فالج لقوہ اور رعشہ کھانسی اور دمہ ہو جائے تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ درد شکم۔ پیٹ میں پانی اور جوڑوں کے درد وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ جسم کی سختی اور تناؤ کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ پٹھوں کے درد کو بھی دور کر دیتا ہے۔ جسم میں کسی جگہ بھی عضلات میں ورم یا پھوڑے ہوں ان کو تحلیل کرتا ہے۔ اور ان کے درد کو روکتا ہے بیرونی طور پر بھی اس کا یہی اثر ہے۔ اور یہ جلا دیتا

ہے چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے۔ اس کے علاوہ حلق اور پیٹ کے عضلات کے اورام پر بہت مفید اثر کرتا ہے۔ اس کی قلیل مقدار کا مسلسل استعمال پیٹ کے پھوڑے اور کینسر کے لئے ایک شافی علاج ہے۔

سانپ کے زہر کو دور کرنے کے لئے اس کی کونپلوں کو پیس کر پلانا اکسیر ہے۔ مطب میں یہ ایک معرکے کی دوا ہے۔ کسی طبیب کو اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ اس کا روغن بطور مالش بے حد مفید ہے۔ اس کا روغن دیگر تیلوں میں ملا کر سر پہ ملنے سے بال مضبوط اور لمبے ہوتے ہیں۔ اور کثرت استعمال سے بال بہت خوش رنگ ہو جاتے ہیں۔

اڑوسہ

تعارف

عربی میں حشیشۃ السعال اور فارسی میں بانسہ کہتے ہیں۔ اس کی جھاڑی چار پانچ فٹ بلند ہوتی ہے۔ پتے پانچ چھ انچ لمبے اور اڑھائی تین انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کی شاخیں بہت سی ہوتی ہیں۔ جو زیادہ تر جڑ سے آگے کو پھیلتی ہیں۔ پتے آم کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ لیکن نرم و نازک ہوتے ہیں اور ان کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ بہت سے پھول ایک ساتھ اکٹھے ہو کر گچھوں کی شکل میں لٹکتے ہیں۔ پھول کے نیچے کے لوٹسی دار حصے میں دال کی لکیر کے برابر لیکن اس سے باریک تخم نکلتے ہیں۔

مقام پیدائش

اڑوسہ پاک و ہند میں تقریباً ہر جگہ ملتا ہے۔ خصوصاً دامن کوہ میں اس کی جھاڑیاں بکثرت ہوتی ہیں۔ پنجاب میں ضلع کانگڑہ کے گرم پہاڑی علاقے میں ریاست جموں میں راولپنڈی اور پنجہ صاحب کے گرد و نواح میں بکثرت ملتا ہے۔ دہلی کے گرد و نواح میں اس کی بہت سی جھاڑیاں ہیں۔

اقسام

اڑوسہ اپنے پھولوں کے رنگ کی وجہ سے دو قسم کا ہوتا ہے جس کے پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور جس کے

پھول پیلے رنگ کے ہوتے ہیں وہ پیلا اڑوسہ کہلاتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ پتے سبز رنگ کے پھول سفید یا زرد رنگ کے اور ذائقہ شیریں۔ لیکن تلخی لئے ہوئے۔

مزاج: گرم تر دوسرے درجے میں۔

افعال و اثرات غدی اعصابی یعنی غدد میں تحریک اعصاب میں تسکین اور عضلات میں تحلیل۔

مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک، سفوف کی صورت میں پانچ ماشہ تک جوشاندہ کی صورت میں۔

خواص مولد اور مخرج صفراء دافع سودا اور مخرج غلیظ بلغم قاتل کرم اور حابس دم اور مصفی خون۔ دافع حرارت اور تنگی تنفس۔

فوائد نزلہ و زکام، کھانسی دمہ اور دق وسل کے لئے ایک مایہ ناز اور یقینی دوا ہے۔ یہ امر پھر ذہن نشین کرلیں کہ دق وسل سوزش غدد اور غشائے مخاطی ہے۔ اگر سینہ کی غشائے مخاطی میں سوزش ہو تو دق وسل پھیپھڑوں کا کہلاتا ہے۔ اور اگر آنتوں کی غدد میں سوزش ہو تو آنتوں کا سل و دق کہلاتا ہے۔ اسی طرح باقی تمام جسم کے غدد اور غشائے مخاطی میں جہاں جہاں سوزش اختیار کرجائے۔ تو یہ اس عضو کا دق وسل ہوگا۔ جو دوائیں دق وسل یا ان کی علامات میں مفید ہیں۔ وہ غدود اور غشائے مخاطی کی غدود کو خاص طور پر جگر کی سوزش کو دور کرتی ہے۔ ان میں سے اڑوسہ بھی ایک بھروسہ کی دوا ہے۔ اس کے علاوہ جو امراض جگر، گردے اور آنتوں کی سوزش یا باقی جسم میں غشائے مخاطی کی صورت میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دعوی کی دوا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے نزلہ و زکام اور کھانسی، دق وسل اور دماغی امراض میں بے حد مفید ہے۔

بعض لوگ اس کو کالی کھانسی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن کالی کھانسی میں یہ اس صورت میں مفید ہوتی ہے کہ اس کو جلا کر اس کی راکھ بنائی جائے۔ وہ راکھ انجیر کے

شربت کے ساتھ چٹائی جائے۔

پیلا بانسہ جو کانٹے دار جھاڑی کی شکل میں ہوتا ہے۔ زیادہ تر بہبی، مدراس آسام اور سلہٹ میں پایا جاتا ہے۔ کوہِ ہمالیہ کی ترائی اور کوہِ مری میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بھی عام بانسہ کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ نوک دار ہوتے ہیں۔ زرد پھول کی وجہ سے اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اور مفید بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اور قبض کی صورت میں یہ سفید بانسے سے زیادہ نفع بخش ہے۔ لیکن جب پیچش کی صورت ہو تو سفید بانسہ ہی زیادہ مفید ہے۔ بعض جگہ نیلے اور سرخ رنگ کا بھی اڑوسہ پایا جاتا ہے۔ ان دونوں میں حدت کم ہے لہٰذا اپنے اثرات میں سفید سے بہت کمزور ہے۔ سرخ مفید نہیں ہے البتہ کالی کھانسی میں اس کا فائدہ نظر آتا ہے۔

مرکبات

ضرورت کے مطابق اس کے کئی مرکبات بنائے جا سکتے ہیں مثلاً عرق شربت نمک۔ گلقند اور سفوف کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ الوہ ویدک گرنتھوں میں بانسہ کا گھی اور بوک۔ الہ بنانے کا ذکر آتا ہے۔ جو بے حد مفید ہوتا ہے اس لئے اس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ

بانسہ کے پتوں کا رس چار سیر کھانڈ ایک سیر۔ فلفل دراز ایک پاؤ۔ گھی پانچ سیر۔ ان سب کو دھیمی دھیمی آگ پر پکائیں حتیٰ کہ شہد کی طرح قوام گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس کو اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اور اس میں ایک سیر خالص شہد ملا دیں۔ خوراک ۶ ماشے سے ڈیڑھ تولہ تک۔ دق و سوزش پہلو نشائے مخاطی کی کھانسی خون کا آنا۔ پھیپھڑوں سے خون کا آنا اور دمہ میں بے حد مفید ہے۔ یہ نسخہ بھو پرکاش جونت کا ہے۔

بیرونی طور پر زخموں کی خارش اور آنکھوں کی دکھن کے لئے بے حد مفید ہے یہاں تک کہ پیلا بانسہ ناسور کے لئے بھی مفید ہے۔ اس کے جوشاندہ سے زخموں اور آنکھوں کو دھونا بے حد مفید ہے۔ اور سخت قسم کے پھوڑوں اور ناسور کے لئے اس کا پلٹس باندھنا یقینی علاج ہے۔

اسگندھ

تعارف

اس کو آگسن اور اسگندھ بھی کہتے ہیں۔ ایک بوٹی ہے جوکہ ایور ویدک کی خاص دوا ہے۔ جس کو رسائن و اکسیر کا درجہ دیا گیا ہے جس کو آشو گندھا کہتے ہیں۔ آشو گندھا دو لفظوں کا مرکب ہے۔ آشو کے معنی گھوڑا اور گندھا کے معنی تیز چلنے والا یا تیزی پیدا کرنے والا ہے۔ مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ جب اس کا اثر خون میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تو جسم میں گھوڑے جیسی طاقت پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کو گجراتی میں اسگندھ کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کو انٹر چیزی کہتے ہیں چیزی ایک انگریزی پودا ہوتا ہے۔ جس کا پھل رس بھری کے ہمشکل اور ہم رنگ ہوتا ہے۔ انگریزی تحقیق الادویہ نے اس سے دو قسم کے جوہر برآمد کئے ہیں۔

مقام پیدائش

یہ بوٹی پاک و ہند کے گرم خشک علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ریاست بیکانیر کے علاقہ ناگور میں اس کی پیداوار بکثرت ہے۔ اس علاقہ کی اسگندھ طبی نقطہ نگاہ سے نہایت بڑھیا اور اعلیٰ درجہ کی تسلیم کی جاتی ہے۔ اس لئے عمدہ قسم کی اسگندھ ناگوری کہتے ہیں۔ دوسری قسم کو دکنی کہتے ہیں۔ اگرچہ وہ کسی علاقہ کی بھی ہو۔ یہ بلوچستان، مالوہ، وسط ہند خصوصاً دہلی لنکا اور کئی دیگر علاقوں میں بھی ملتی ہے لیکن علاقہ ناگور کی اسگندھ کے مقابلے میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اس لئے ناگور کی اسگندھ طبی دنیا میں خاص شہرت رکھتی ہے۔ اور اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

شناخت

اسگندھ کا پودا سیدھا اور سطح زمین سے تقریباً دو فٹ سے پانچ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں گول ہوتی ہیں۔ اور ان پر باریک باریک روئیں دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے پتے تقریباً تین چار انچ تک لمبے اور دو تین انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ یہ پتے سرے پر آ کر یک لخت نوک دار ہو جاتے ہیں،

بظاہر صاف اور چمک دار معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن غور سے دیکھنے سے ان پر بھی باریک چمک دار روئیں نظر آتے ہیں۔ یہ پتے موٹے اور ان کی رگیں شفاف ہوتی ہیں۔ اس کی جڑ لمبی اور مخروطی شکل کی ہوتی ہے۔ اس کی جڑ کی لمبائی کم از کم پنسل کی گولائی کے برابر ہوتی ہے۔ اس کے پھول چھوٹے چھوٹے زرد یا زردی مائل سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے بیج مٹر کے دانے کی طرح ایک انچ سے تین انچ قطر میں گول ہوتے ہیں۔ جب دانہ پک جاتا ہے۔ تو زرد سبزی مائل ہو جاتا ہے۔ اس کا دانہ گول اور تقریباً چوتھائی انچ قطر میں ہوتا ہے۔ جو صاف گول اور چکنے ہوتے ہیں۔ ظاہرہ رس بھری کے پھل کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ بوٹی باغوں کھیتوں اور جنگلوں میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔ علاج میں زیادہ تر اس کی جڑ استعمال ہوتی ہے۔

رنگت اور ذائقہ

پھول و پھل زرد سبزی مائل اور جڑ سفید بھوری زردی مائل ہوتی ہے۔ اس کا ذائقہ کسی قدر تلخی مائل ہوتا ہے۔

افعال و اثرات

غدی اعصابی یعنی غدد میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تقویت پیدا کرتا ہے

کہا جاتا ہے کہ اس میں رطوبت فضیلہ ہوتی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کی ذاتی تری ہے

فرنگی ڈاکٹروں کی غلط فہمی

کھاری (الکلی) اشیاء دو قسم کی ہوتی ہیں۔ اول سرد کھاری جیسے اعصابی اور عضلاتی اعصابی۔ دوسرے گرم کھاری جیسے اعصابی غدی اور غدی اعصابی۔ فرنگی ڈاکٹروں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ تیزابیت کا علاج کھاری پن سے کرتے ہیں۔ یہ قانون سائنس کی رو سے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ارتقائی قانون کے تحت کھاری پن کا علاج ترشی ہے۔ ترشی کا علاج صفرا ہے جو بذاتِ خود کھار ہے۔ مگر اس میں حرارت بھی شریک ہے۔ اس لئے یاد رکھیں کہ اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی تحریک اور عضلاتی تحریک کا علاج غدی تحریک ہے۔ یہ

اسگندھ بوٹی بھی ایک گرم کھار ہے۔ اسی طرح ہر غدی اعصابی اور اعصابی غدی اشیا جن میں حرارت ہے سب گرم قسم کی کھاریں ہیں۔

خواص

مولد رطوبات و شیر اور منی، مقوی جسم، محلل، سوزش رحم و جگر اور کثرت طمث اور ممسک، مسکن، مدر۔ دافع شورش گردہ و مثانہ۔

فوائد

ایک قابلِ اعتماد مولد رطوبات و شیر اور منی ہے جس کی وجہ سے جسم میں تغذیہ غذا جزو بدن ہو کر جسم میں تقویت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس کو ایک اعلیٰ درجہ کی ٹانک اور جسم کی عام کمزوری کے لئے ایک نعمت تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کا استعمال کمزور اور دبلے پتلے، نحیف و ناتواں اشخاص کے لئے نہایت قوت بخش اور تر و تازگی بخشنے والی رسائن ہے اس کے استعمال سے جہاں بچوں میں موٹاپا اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہاں پر عورتوں میں دودھ کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ اور مردوں میں منی کی پیدائش میں زیادتی اور گاڑھاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر پیشاب میں سوزش اور پاخانہ میں جلن ہو۔ تو وہاں پر فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر پیچش کی صورت بھی پیدا ہو گئی ہو تو بہت جلد آرام کی صورت ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گردہ اور مثانہ کی سوزش کو دور کر کے سرعت انزال میں مفید ہے۔ چونکہ مولد منی اور دافع سوزش گردہ و مثانہ ہے۔ اس حیثیت سے کچھ مبہی بھی ہے۔ لیکن بعض مصنفین نے اس کو جریان و احتلام اور قوت باہ کے لئے بھی مفید لکھا ہے۔ یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ان کے لئے نہ صرف غیر یقینی دوا ہے۔ بلکہ نقصان رساں ہے۔ یاد رکھیں کہ دوا کے استعمال میں اس کے مقام کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ حسب منشا فوائد حاصل نہیں ہوں گے۔

چونکہ محلل غدد ہے۔ اس لئے جگر اور گردوں کے علاوہ عورتوں کے پستانوں اور خصیۃ الرحم کی سوزش کے لئے بھروسہ کی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے پرانی سے پرانی سوزش اور درد غدد رفع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جوڑوں کے درد کو بھی رفع کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے مدر بول اور حیض بھی ہے۔ اگرچہ مدر بول ہے لیکن مغلظ منی ہونے کی وجہ سے ممسک

اور سکن قلب اور عضلات ہے۔ اس حیثیت سے تپ دق اور سل میں بھی مفید ہے۔
بعض طبیبوں نے اس کے استعمال میں نہ صرف بے حد مبالغہ سے کام لیا ہے۔ بلکہ بہت حد تک غلط افعال و اثرات تک بیان کر دیئے ہیں۔ اور اس کو ایک قسم کی رسائن میں شریک کر لیا ہے یاد رکھیں کہ رسائن (اکسیر) کا مقام بہت بلند ہے۔ ہم اپنی کتب میں اکسیر پر لکھ چکے ہیں۔ اس لئے رسائن کے مقام کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔ ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں ایورویدک کے مہرشی بھاؤ مشر نے اپنی تصنیف بھاؤ پرکاش میں اس کے طبی خواص بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اسگندھ کا ذائقہ تلخ۔ ممسک و مبہی قاطع بادی و بلغم۔ نیند آور اور نہایت عمدگی سے انسان کی عام کمزوری کو سطح استدلال پر پر لانے کی ضامن ہے۔

یاد رکھیں بلغمی دوا نیند آور تو ہو سکتی ہے۔ مگر مبہی اور قاطع بادی نہیں ہو سکتی۔ طرّہ یہ ہے کہ قاطع بادی کبھی بھی مبہی نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ باد کا باہ کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اس لئے کوئی مولد بلغم و نیند آور اور مخدر دوا دائمی قوت باہ پیدا نہیں کر سکتی۔ البتہ حدّت کو دور کر کے اس کا اثر محسوس ہو سکتا ہے۔

اسگندھ کے مقوی جسم ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں دوائیت کے علاوہ کچھ غذائیت بھی ہے۔ اس میں نشاستہ کے ساتھ کسی قدر اجزائے لحمیہ بھی پائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ اس کے مسلسل استعمال سے جسم میں تقویت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ جسم میں تقویت کے ساتھ افزائش بھی ہو گئی ہے۔ جس کے ساتھ جنسی دباؤ کم ہو گیا ہے۔ جو ایسی صورت میں مفید ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے مسلسل استعمال سے جسم میں جو ترشی کی زیادتی ہوتی ہے۔ وہ اعتدال پر آ جاتی ہے۔ اس دوا کی اس خوبی کی وجہ سے یہ عورتوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے استعمال سے خصیۃ الرحم کی سوزش دور ہو کر ماہواری باقاعدہ ہو جاتی ہے۔ بہت جلد حمل قرار پا جاتا ہے۔ اور جن عورتوں میں بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ یا ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان کو حمل کے دوران استعمال کرنے سے بچے بہت تندرست پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ اگر کمزور اور سوکھے بچوں کو استعمال کرائیں تو

ہونے تازے ہو جاتے ہیں۔

ترکیب استعمال اسگندھ ناگوری باریک پیس کر شہد کے شربت کے ساتھ یا سفوف ہم وزن چینی ملا کر پانی کے ساتھ استعمال کرائیں اور اگر ضروری خیال کریں تو ہم افعال و اثرات ادویہ ملالیں، مثلاً ستاورست گلو زیرہ سفید اور ملٹھی وغیرہ بے حد مفید ہے۔

اشنان

تعارف عربی میں فاسول، ویدک میں کوٹل کہتے ہیں۔ عام طور پر لانا بوٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کی باریک باریک شاخوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے پتے ہوتے ہیں۔ دوسری قسم میں صرف باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں پتے نہیں ہوتے شاخیں ہی پتوں کا کام کرتی ہیں۔ یہ بوٹی کی صورت میں بہت ہی کم استعمال ہوتی ہے۔ البتہ اس کو جلا کر اس کی کھار بنائی جاتی ہے جس کو سجی کھار کہتے ہیں۔ جو عام طور پر اسی نام سے بازار میں بکتی ہے۔ غریب لوگ اور دیہاتی اس سے کپڑے دھوتے ہیں۔ صابن بنانے والے اس سے صابن بھی تیار کرتے ہیں۔ اس کو انگریزی میں کروڈ کاربونیٹ آف سوڈا کہتے ہیں۔ اسی سے کاسٹک۔ سوڈا بائی کارب جو عام طور پر صابن۔ فینائل اور بیرونی طور پر لگانے کی ادویہ میں استعمال ہوتا ہے۔ آج کل جو بناسپتی گھی تیار ہوتا ہے۔ وہ اس کے بغیر تیار نہیں ہوتا۔ اسی لئے بناسپتی کا استعمال جسم میں کھار پیدا کر دیتا ہے۔ اس کا ایک مرکب سوڈا بائی کارب ہے۔ جس کو میٹھا سوڈا کہتے ہیں۔ جو روزانہ غذا میں خمیر اٹھانے یا ہاضمہ کے لئے دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ شورمٹی جو پانی کے کنارے پائی جاتی ہے۔ اور شورہ بھی ایک خاص قسم کی کھاریں ہیں۔ لیکن یہ معدنی کھاریں ہیں اور سجی نباتاتی کھار ہے اور زیادہ شدید اثرات رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ کئی پودوں کی راکھ سے بھی تیار کی جاتی ہے۔ جیسے جال کا درخت جس پر پیلو میوہ لگتا ہے۔ کری کا پودا جس پر ڈیلے لگتے ہیں۔ جن کا اچار بنایا جاتا ہے۔ دونوں جنگلی پودے ہوتے ہیں۔ لانا، جال اور کریر

کو اونٹ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ عام طور پر تین قسم کی کھاریں ہوتی ہیں۔ ۱۔ جوکھار ۲۔ سجی کھار ۳۔ سہاگہ۔ اِن تینوں کے مجموعہ کو ویدک اصلاح میں "کھشار تریتی" اور دو پہلی کو ملایا جائے تو کھشار دویتی کہتے ہیں۔ ایورویدک میں کھار کو کھشار کہتے ہیں۔ لفظ کھشار کا مصدر کھشرن ہے۔ جس کے معنی مقطر کرنے کے ہیں۔ چونکہ سب کھشار عمل تقیطر سے تیار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو کھشار کہتے ہیں۔ جس چیز کو کھار بنانا ہوا سے جلا کر راکھ کو پانی میں خوب مل مل کر گھول لیا جاتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے نتھرنے کے لئے رکھ دیا جاتا ہے جب مواد نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ تو اوپر سے پانی کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ پھر موٹے کپڑے میں چھان کر لوہے کی کڑاہی میں آگ پر رکھ دیا جاتا ہے۔ جب پانی خشک ہو جاتا ہے تو کڑاھی میں سفید سفید قلمیں رہ جاتی ہیں۔ بس یہی کھار ہے۔

سجی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) سجی کھار (۲) لوٹا سجی۔ ان دونوں کی بناوٹ "رپورٹ ان پنجاب پراڈکشن" میں یوں بیان کی گئی ہے۔ کہ پودوں کو جاڑوں میں کاٹ کر سکھا لیا جاتا ہے۔ پھر ہم دائرے کی شکل کا ایک گڑھا جس کا محیط چھ فٹ اور گہرائی تین فٹ ہوتی ہے۔ کھود کر اس کی تہہ میں ایک یا زیادہ گھڑے جن کے اوپر کی طرف چھوٹے چھوٹے سوراخ نکالے ہوتے ہیں، دبا دیئے جاتے ہیں۔ اور سوراخوں کو ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ خشک پودے تھوڑے سے لے کر اس گڑھے میں ڈال کر جلائے جاتے ہیں پھر رفتہ رفتہ مزید پودے ڈالے جاتے ہیں تاکہ آگ مسلسل جلتی رہے۔ حتیٰ کہ گڑھا بھر جائے اس اثنا میں اِن پودوں سے ایک مائع چیز نکلنے لگے گی۔ اس وقت گھڑوں کے سوراخ ننگے کر دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ مائع چیز ان سوراخوں کے ذریعے گھڑوں کے اندر جانے لگ جاتی ہے۔ جب وہ سب کی سب گھڑوں میں جا چکتی ہے۔ تو راکھ کو ایک لکڑی سے ملا دیا جاتا ہے۔ اور اوپر مٹی ڈال دی جاتی ہے۔ آگ کے ٹھنڈا ہو جانے پر جو چیز یں گھڑوں میں پائی جاتی ہیں۔ وہی لوٹا سجی کہلاتی ہے۔ کیوں کہ لوٹوں (برتنوں) میں سے پائی گئی ہے۔ سجی کی یہی بہترین قسم ہے۔ اس کا رنگ سفید یا گلابی سا ہوتا ہے۔ ذائقہ نمکین اور شکل اسفنج نما سوراخ دار پتھر کی سی ہوتی ہے۔ لوٹا سجی الگ کر لینے کے بعد جو راکھ

گڑھے میں رہ جاتی ہے۔ اس کو اکٹھا کر کے مٹکوں میں نصف کے برابر بھر دیں پھر پانی سے بھر کر اس راکھ کو اچھی طرح گھول لیں۔ پھر جب راکھ نیچے بیٹھ جائے تو پانی نتھار لیں یہی سجی کھار ہے۔ ان اعمال میں لوٹا سجی اور سجی کھار کا فرق سمجھ لیں۔ دراصل دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ لیکن لوٹا سجی اپنے عمل کو اثرات کے تحت سجی کھار سے بہت زیادہ طاقت رکھتی ہے۔ کھاریں کئی قسم کی تیار کی جا سکتی ہیں جن میں بعض اپنے اندر کیمیاوی افعال و اثرات رکھتی ہیں۔ جن میں مولی کھار۔ خربوزے کے پھلوں کی کھار۔ اور آک کی کھار وغیرہ وغیرہ۔ لیکن علم الادویہ میں زیادہ تر جو کھاریں مستعمل ہیں۔ وہ تین ہیں

۱:۔ جوکھار ۲:۔ سجی ۳:۔ سہاگہ۔ کھار کی طبی دنیا میں بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہ علم الادویہ کی ایک تہائی کی مالک ہے۔

افتیمون

تعارف — اکاس بیل اور امر بیل کہتے ہیں۔ ایک بوٹی ہے جس کی نہ جڑ ہوتی ہے اور نہ پتے ہوتے ہیں۔ اس کی شکل زرد رنگ کے دھاگوں کی سی ہوتی ہے۔ جس کی شاخیں بعض درختوں پر پھیلی ہوتی ہیں۔ اس کے بیجوں کو تخم کشوث کہتے ہیں۔ جس درخت پر ڈال دی جائے چند دنوں میں اس پر بے حد پھیل جاتی ہے۔ اور اس کو رفتہ رفتہ فنا کرنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ہندی اور دوسری ولائیتی کہلاتی ہے۔ افتیمون ولائیتی اپنی شکل میں ہندی سے زیادہ باریک ہوتی ہے۔ مگر اثر میں اس کی نسبت زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اس کے تخم بھی دوا کے طور پر مستعمل ہیں۔ شکل و صورت میں تخم ترب کے مشابہ ہوتے ہیں۔

رنگ — زرد کشوخ۔ تخم رنگت میں زرد سرخی مائل

ذائقہ — تلخ۔ اس میں خاص قسم کی بو ہوتی ہے۔

افعال واثرات

غدی اعصابی (مسہل) یعنی غدد میں تحریک، عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین کیمیادی طور پر خون میں صفرا کو بڑھاتی ہے۔ اور اس کا اخراج بھی شروع کر دیتی ہے جسم میں حرارت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ مزاج گرم تر گرمی تین حصے اور خشکی ایک حصہ ہوتی ہے۔ کیمیاوی طور پر ایک شدید کھار ہے۔ اس میں گندھک کے آثار پائے جاتے ہیں۔

خاص بات

افتیمون اور اس کے تخموں کو رکشوث، مسہل سودا کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یاد رکھیں سودا کے لئے وہی شے مفید ہو سکتی ہے۔ جو جسم میں صفرا پیدا کرلے۔ ہم اس حقیقت پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ سودا کا ارتقائی مقام صفرا ہے۔ سودا کا علاج صفرا پیدا کرنا ہے۔ یعنی عضلاتی تحریک کا علاج غدی تحریک ہے۔

خواص

محرک جگر و غدد اور غشائے مخاطی۔ مولد صفرا ر ملین و مسہل سودا۔ محلل و مخرج سودا جالی و قاتل کرم مدر حیض و منقی رحم مسلطف اور کاسر ریاح مسکن اعصاب ہے۔

فوائد

دماغی امراض اکثر سودا کے بگڑ جانے سے ہوتی ہیں۔ یعنی کبھی سودا میں زیادہ گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی متعفن ہو کر جل جاتا ہے۔ اس لئے سودا کی اصلاح وہی دوا کر سکتی ہے جو بالخاصہ صفرا کو پیدا کر کے اس کا اخراج بھی کرلے۔ اس مقصد کے لئے جو ادویہ پائی جاتی ہیں۔ ان میں افتیمون ایک خاص دوا تسلیم کی گئی ہے۔ یہ صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ مسہل بھی ہے۔ جسم میں صفرا اور حرارت کی پیدائش کو بڑھانے کیلئے جگر و غدد اور غشائے مخاطی کو محرک شدید کی ضرورت رہتی ہے۔ جو یہ دوا بہت خوبی سے انجام دیتی ہے۔ پھر ساتھ ساتھ اعصاب اور دردوں میں تسکین دیتی ہے عضلات کی تیزی کو فوراً ختم کر دیتی ہے جس سے درد سر دائمی۔ نزلہ دائمی درد گلو۔ درد

دانت وغیرہ ، عضلاتی فالج ولقوہ اور تشنج ونقرس کے لئے بہت مفید ہے۔ عضلاتی دانے پھوڑے اور سوزش اورام کے لئے ایک یقینی دوا۔ دماغی خصوصاً سوداوی امراض میں ایک بھروسہ کی دوا ہے۔ اس کے علاوہ عضلاتی پرانی امراض کی ضروری دوا ہے۔ اسی وجہ سے معدہ وجگر اور طحال ویرقان کے لئے اچھی دوا ہے۔ اس کے علاوہ مرگی ومالیخولیا اور خون میں سیاہی پیدا ہوجائے تو یہ ایک مفید دوا ہے۔
بیرونی طور پر پھوڑے پھنسیوں اور دردوں پر باریک کر کے آگ پر لگا کر استعمال کرنا بے حد مفید ہے۔ اسی طرح اس کا بھپارہ بھی مفید ہے۔ تلوں کے تیل میں جلا کر لگانے سے بھی بہت اچھا اثر کرتی ہے۔
مقدار خوراک:۔ ۔۔۔۔۔۔ ۲ ماشہ سے ۴/۱ ماشہ تک۔

اگر

تعارف (عربی) میں عود عرقی (فارسی) میں عود ہندی (سندھی) میں اگرہ کاٹھی (سنسکرت) میں اگر داور انگریزی میں ایکویلریا اگالوچا اور ایگل وڈ بھی کہتے ہیں۔

شناخت ایک لمبا چوڑا درخت ہوتا ہے۔ جس کی شاخیں لمبی اور پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کی چھوٹی شاخیں بہت ملائم ہوتی ہیں۔ جیسے ریشم اس کی چھال پتلی، مضبوط اور ہموار ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے آسام کے قدیم فرمانروا اس پر کتابیں اور دستاویزات لکھا کرتے تھے۔ اس درخت کے پتے ساڑھے تین انچ تک لمبے اور چمکدار ہوتے ہیں۔ اس کے پھل امرود جیسے نرم ہوتے ہیں۔ جو دو انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ جو باہر کی طرف سے مخملی اور اندر کی طرف سے گھنے بالوں والے ہوتے ہیں۔ یہ ایک پھولدار درخت ہے۔ یہ لمبائی میں ساٹھ سے سو فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ اس درخت کی لکڑی سفید نرم اور ہموار ہوتی

ہے۔ جب تازہ کاٹی جاتی ہے تو اس میں سے خوشبو آتی ہے پرانے درختوں کی اندرونی ساخت میں ایک سیاہ رنگ کی بے ڈھنگی سخت لکڑی ہوتی ہے۔ جس میں سے شہد کی سی خوشبو آتی ہے۔ اس لکڑی کے جلنے سے خوشبو آتی ہے۔ ان میں سے بہتر وہ ہے۔ جس میں کئی گڑھے ہوں اور پانی میں ڈوب جائے اسی کو عود غرقی کہتے ہیں۔

مقام پیدائش عود کا درخت ہمالیہ کے مشرقی علاقوں میں خاص طور پر بھوٹان و آسام اور سلہٹ کی پہاڑیوں میں پایا جاتا ہے۔ سلہٹ کا عود بہترین خیال کیا جاتا ہے۔ جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اور ہلکے رنگ والی لکڑی سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ یہ سخت وزنی اور چکنا ہوتا ہے۔ آگ پر دیر تک قائم رہتا ہے۔ یہ نیلگوں اور سفیدی سے پاک ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ درخت کی لکڑی سیاہ اور بھوری پھل سیاہ اور پھول سفید درخت کے ہر حصہ میں خوشبو ذائقہ تلخ تیز۔

افعال و اثرات غدی اعصابی مقوی، غدی تحریک عضلاتی تحلیل اور اعصاب میں تسکین کیمیاوی طور پر خون میں حرارت اور طبعی صفرا پیدا ہوتا ہے۔ جو ترشی اور تیزابیت کا تریاق ہے۔

مزاج: —— دوسرے درجے میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک

خواص مقوی غدد و جگر۔ مولد حرارت و صفرا۔ حابس ملطف مفتح مطیب دھن۔

فوائد چونکہ محرک غدد و جگر اور مولد حرارت اور صفرا ہے۔ اس لئے اعضائے رئیسہ کے لئے مقوی ہے۔ اوّل یہ بات ذھن نشین کرلیں۔ کہ جب غدد و جگر میں اعتدال کے ساتھ تحریک ہوتی ہے تو اعتدال کے ساتھ تحریک ہوتی ہے۔ تو اعتدال کے ساتھ حرارت پیدا ہوتی ہے

جو باعث تقویت ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ جب کسی ایک مفرد عضو میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ تو اسی نسبت سے دیگر مفرد اعضا میں بھی رفتہ رفتہ تقویت ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور خاص طور پر غدی تقویت میں جو حرارت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دیگر مفرد اعضا کی نسبت نہ صرف زیادہ تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ بلکہ دافع زہر و مقوی خون اور معاون جوانی ہوتی ہے۔ بلکہ اعادہ شباب ہوتی ہے۔

اگر چونکہ ملطف اور مطیب ہے۔ اس لئے لطیف ہونے سے جسم میں بہت جلد سرایت کر جاتا ہے۔ اور حرارت و لطافت اور مطیب ہونے کی وجہ سے وہ مفتح ہے۔ اور مجاری کے سدّے کھولتا ہے اور جسم کی اندرونی اور بیرونی عفونت کو رفع کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا چبانا منہ کی بو کو دور کرکے خوشبو پیدا کر دیتا ہے۔ اس کو منجن میں بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔ جس سے دانتوں اور مسوڑھوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ ماسخورہ میں بھی مفید ہے۔ اپنی حرارت و تقویت اور لطافت کی وجہ سے پرانے نقرس، عرق النساء اور فالج میں ایک یقینی دوا ہے چونکہ ہر مقوی شئے کا رجوع انقباض کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے مزمن ضعف معدہ اور امعا اور اعصاب میں تقویت دیتا ہے۔

اگر کی لکڑی سے ایک قسم کا روغن بھی نکلتا ہے۔ اس کا استعمال بھی دوا کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کی بو سے مکھی مچھر وغیرہ دور بھاگتے ہیں۔ لکڑی کا سفوف بدن پر ملنے سے جوئیں مر جاتی ہیں۔ کمروں میں چھڑکنے سے جوئیں کھٹمل اور پسو وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ اس درخت میں سے گوند بھی نکلتی ہے۔ جو خوشبودار ہوتی ہے۔ اس کے اندر بھی اسی قسم کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ البتہ اس میں تقویت اور تفریح کی قوت زیادہ ہے۔ اس کو عام طور پر مفرح حارہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

جن امراض میں اگر زیادہ مفید ہے وہ ہیں سوزش عضلات اور ترشی کے امراض و علامات وغیرہ اس لئے سوزش معدہ و امعا۔ اور شش و مثانہ میں بے خطا علاج ہے۔ اس لئے شدید پیاس جی متلانہ پیچش، کھانسی اور احتلام میں اعتماد کی دوا ہے۔ انہی اثرات کے تحت رعشہ اور اعصابی بار دامراض میں مفید ہے۔ ان امراض میں اس کا مشہور و معروف مرکب جوارش عود استعمال کیا جاتا ہے۔ جوارش کا تعلق جگر رغدد کے ساتھ ہوتا ہے۔

ریاح کا اخراج اور روح میں لطافت ہمیشہ صالح صفرا اور حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس سے قلب میں فرحت پیدا ہوتی ہے اگر الیسی ادویات میں سے ایک دوا ہے۔

اسی طرح یہ بھی ذھن نشین ر یں کہ عورت کے پیٹ میں بچے نشو و نما اور تربیت کے لئے حرارت کی بت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے عورت کا تعلق زیادہ تر غدی تحریک سے ہے۔ جو ادویہ رحم میں تقویت کا باعث ہوتی ہیں ان میں اگر کو خاص مقام حاصل ہے۔ اس لئے یہ محافظ حمل اور حاملہ کے لئے مفید ترین دوا ہے ایسی ادویہ کا ذھن میں رکھنا اچھے معالج کے لئے ضروری ہے۔

اناناس

تعارف ایک مشہور پھل ہے۔ جس کو بنگالی میں انارس اور انگریزی میں پائن ایپل کہتے ہیں۔ اس کا پودا اکوڑے کے پودے سے مشابہ ہوتا ہے۔ اسی کے مانند پتے ہوتے ہیں پتوں کے درمیان شاخیں نکلتی ہیں۔ اور ان پر پھل لگتے ہیں جن کو اناناس کہتے ہیں۔ اس پر موٹا سا چھلکا ہوتا ہے۔ جس پر ابھار در ابھار بنے ہوتے ہیں۔ اس چھلکے کو اتارنے کے بعد اندر زرد رنگ کا گودا ہوتا ہے جو کھایا جاتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ: ـــــ انناس باہر سے سرخ سبزی مائل اور اندر سے زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ ذائقہ شیریں، ترشی مائل خام ترش ہوتا ہے۔

مقام پیدائش: ـــــ یہ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے۔

مزاج | گرم پہلے درجہ میں تر دوسرے درجہ میں اور خام سرد خشک ہوتا ہے۔

خوراک: ـــــ آدھ پاؤ سے نصف سیر تک لے سکتے ہیں۔

افعال واثرات | پختہ غدی اعصابی، غدی محرک و عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن۔ خام غدی عضلاتی ہوتا ہے۔

کیمیادی طور پر خون میں صفرا پیدا ہوتا ہے۔

خواص | محرک جگر و گردہ۔ مقوی قلب۔ مولد صفرا اور بول مسکن اعصاب مدر حیض اور مسقط جنین ملین قاطع سودا اور مقوی معدہ، مفرح اور ایک لذیذ غذائی دوائی ہے۔

فوائد | جناب حکیم محمد کبیرالدین صاحب نے اپنی کتاب الادویہ (مخزن مفردات) میں انناس کا مزاج سرد تر دوسرے درجے میں لکھا ہے۔ اور افعال میں مسکن صفرا لکھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی مدر بول وحیض گردہ و مثانہ سے سنگ اور ریگ کو خارج کرنے میں مستعمل ہے۔ بعض کتب میں اس کو مخرج جنین لکھا ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ جو دوا مدر حیض اور مخرج جنین ہو وہ کیسے سرد تر اور مسکن صفرا ہو سکتی ہے۔ دنیا بھر میں کوئی بھی ایسی سرد تر دوا نہیں ہے۔ جو مدر حیض اور مسقط حمل ہو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

جہاں تک اس کے مفرح اور مقوی قلب ہونے کا تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انناس بڑی اعلیٰ قسم کی قاطع سودا دوا ہے۔ جس سے قلب میں تقویت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ جگر و گردوں اور غدد میں تری اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنی اس صفت میں

واحد پھل ہے۔ موسم گرما میں اس کا شربت بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جو اپنے خواص کے لحاظ سے مخصوص مقام رکھتا ہے۔ اس کا مربہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جو بند ڈبوں میں بازار میں عام ملتا ہے۔ اور ہر موسم میں قابلِ استعمال ہے۔

انیسوں

تعارف عربی میں کمون۔ فارسی میں بادیاں رومی بنگالی میں موری اور انگریزی میں این سائی کہتے ہیں۔ اس کے گول لمبوترے اور بیضوی شکل کے تخم ہوتے ہیں جو بادیاں سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں یہ نہایت ہی قدیم یونانی ادویہ میں سے ایک دوا ہے۔ یہ ایک مشہور ترین قسم کی دوا ہے۔ اور اس کا پودا بادیاں کی طرح کا ہوتا ہے۔

رنگت:۔۔۔۔۔ اس کی رنگت زرد سبزی مائل ہوتی ہے۔

ذائقہ:۔۔۔۔۔ خوشگوار قدرے تلخ اور تیز ہوتا ہے۔

مزاج:۔۔۔۔۔ گرم دوسرے درجے میں اور تر پہلے درجے میں۔

مقدار خوراک:۔۔۔۔۔ ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

افعال و اثرات غدی اعصابی یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن کیمیاوی طور پر صفرا اور حرارت پیدا کرتی ہے جس سے خون کے اندر تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

خواص محرک جگر و گردہ۔ مولد صفرا، کاسر ریاح۔ قاطع سودا، مخرج بلغم۔ مدر بول و حیض۔ معرق سنگ و ریگ گردہ اور مثانہ کو خارج کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ساقط حمل ہے۔

فوائد بہت کم ایسی ادویات ہیں جو خالص صفرا پیدا کریں۔ اور اس طرح صفرا اور حرارت پیدا ہو کر جسم کے خوفناک امراض کو دور

کردے۔ ان میں سے ایک انیسوں بھی کامیاب دوا ہے۔ جب جگر و گردے ٹھنڈے ہو جائیں۔ معدہ میں ریاح و ترشی کی زیادتی ہو۔ عضلات میں سوزش سے درد ہو تو یہ ایک کامیاب دوا ہے۔ سوداوی امراض میں یقینی اور بے خطا دوا ہے۔ پرانی کھانسی دمہ اور بلغمی انجماد خون کے لئے مفید ترین دوا ہے۔ بندش بول و حیض کے لئے روزانہ استعمال ہونے والی دوا ہے۔ ریاحی دردوں کے لئے فوری اثر کرنے والی دوا ہے۔ پیچش و مروڑ میں بے حد مفید ہے۔ اس میں سے روغن بھی نکالا جاتا ہے جو مندرجہ بالا امراض میں اندرونی اور بیرونی طور پر تریاق کا کام کرتا ہے۔ اس دوا اور اس کے مرکبات کا ہر مطب میں تو کیا بلکہ ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔

یاد رکھیں کہ چرپری ادویات میں سونٹھ و فلفل سیاہ اور فلفل دراز کے پائے کی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے فوراً صفرا اور حرارت کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے جس سے جسم خصوصاً عضلات میں سوزش و اورام اور بخاروں کے لئے اعتماد کی دوا ہے

اسطوخودوس

طب کے ہر موضوع پر تحقیقات و تدقیقات جاری ہیں۔ اسطوخودوس ایک اہم ترین دوا ہے اس سے متعلق ہر معالج نا صرف واقف ہے بلکہ اکثر کسی نہ کسی شکل میں اسے استعمال بھی کرتا ہے۔ اس کے مزاج کے متعلق حکماء میں اختلاف پایا جاتا ہے خود ہم نے بھی اطریفل اسطوخودوس کا جزو ہونے کی وجہ سے اس کا مزاج عضلاتی اعصابی لکھا تھا۔ اور خواص المفردات حصہ اول عضلاتی اعصابی ادویہ کے باب میں تحریر کیا تھا۔ اب کئی سال کے تجربات سے اس کا مزاج عضلاتی اعصابی صحیح ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ غدی اعصابی ثابت ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے درج ذیل مضمون پیش کر رہا ہوں آپ بھی غور فرما کر اپنی رائے عام سے آگاہ کریں کہ مضمون دیئے گئے حقائق کے تحت اس کا مزاج گرم تر یعنی غدی اعصابی ہے یا خشک سرد عضلاتی اعصابی ہے۔

نام عربی اسطوخودوس . یا خافظ الارواح ، فارسی جاروب مانع ،
ہندی دھارو ، انگریزی LAUANDULA STOECHAS

تعارف ایک نہایت قیمتی کانٹے دار بوٹی ہے اس کے پتے شاخیں
اور پھول دوا مستعمل ہیں اس کے پھول گچھوں کی شکل لگتے
ہیں جو بہت چھوٹے چھوٹے روئیں دار ہوتے ہیں ۔ سوکھ کر سفیدی مائل ہو جاتے ہیں ۔
پتے چھوٹے چھوٹے اور بلوترے ہوتے ہیں ۔

یادداشت لفظ اسطوخودوس دراصل ستخادوس یا ستخادوس کا معرب ہے ،
ذہن نشین کر لیں کہ ستخادوس ملک یونان کا ایک جزیرہ ہے
چونکہ اس جزیرہ میں یہ گھاس نما بوٹی اگتی ہے اس لئے اس جزیرہ کی نسبت سے
ستخادوس کی بجائے اسے اسطوخودوس کہتے ہیں

مقام پیدائش ملک یونان ۔ ایران ۔ افغانستان کے علاقوں میں
خودرو پیدا ہوتی ہے ۔

رنگ : شاخیں خاکی رنگ کی پتے سبز کانٹے دار سرخی مائل زرد ہوتے ہیں . پھول زردی مائل

ذائقہ : ——————— چرپرا خوشبودار

بُو اسطوخودوس میں مخصوص قسم کی ناگوار بُو پائی جاتی ہے جو سونگھنے سے کم لیکن
چبانے سے زیادہ پیدا ہو جاتی ہے ۔ اگر کوئی انسان اُسے چبا لے تو
پھر زندگی بھر اسے نہیں بھول سکتا اگر ہاتھ میں مسل کر سونگھا جائے تو کافور کی سی بُو آتی ہے

طریقہ استعمال اسطوخودوس زیادہ تر پانی میں بھگو کر اور بعض دفعہ ہم مزاج
ادویہ کے ساتھ گھوٹ کر پلائی جاتی ہے . خشک دواؤں
کے سفوفوں بھی شامل کر لی جاتی ہے ۔ اسطوخودوس سے اس کا ہم نام اطریفل بنایا جاتا ہے ،
جسے اطریفل اسطوخودوس کہتے ہیں ۔

یادداشت جس طرح دھنیا یعنی کشنیز سے اطریفل کشنیز بنایا جاتا ہے جس کے متعلق استاد صابر ملتانی صاحب نے اپنی شہرہ آفاق کتاب تحقیقات مجربات میں لکھا ہے کہ کشنیز کا مزاج چونکہ اعصابی عضلاتی ہے۔ مولد و مخرج رطوبات ہے اس لئے طب یونانی کے قوانین مزاج اخلاط کے تابع رہتے ہوئے اس سے کسی قسم کا اطریفل نہیں بنا سکتے کیونکہ اطریفل کے تمام اجزاء جو تر پھلا کے نام سے مشہور ہیں سب کے سب خشک سرد یعنی عضلاتی اعصابی ہیں جبکہ کشنیز اعصابی عضلاتی تر سرد ہے۔ کسی بھی اطریفل میں کشنیز شامل کرنے سے اس کے اثرات کم تو ہو جائیں گے لیکن اضافہ نہیں ہو گا۔

بالکل یہی صورت اسطوخودوس کے متعلق ہے اس سے بھی اطریفل اسطوخودوس بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کا مزاج عضلاتی اعصابی نہیں ہے بلکہ غدی اعصابی ہے۔

یادداشت قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جب رطوبات و بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے تو انہیں ختم کرنے کے لئے خشک سرد سے خشک گرم اغذیہ ادویہ کھلانی پڑتی ہیں۔ جن میں ہلیلہ بلیلہ آملہ عناب انجیر منقی لونگ چھوہارے دارچینی وغیرہ کھلاتے ہیں جس کے نتیجہ میں سوزش ختم ہو جاتی ہے اور فاضل رطوبات گاڑھی ہو کر خارج ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ رطوبات بلغمیہ اتنی غلیظ ہو جاتی ہیں کہ اخراج کا نام نہیں لیتی بعض دفعہ یہی بلغمی رطوبات جو اب غلیظ و گاڑھی ہو کر سوداوی رطوبات میں تبدیل ہو چکی ہوتی ہیں عروق میں رُک کر درد سر پیدا کر دیتی ہیں جب مریض سجدہ کی حالت میں سر جھکاتا ہے تو سر میں بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ اکثر اوقات درد سر رہنے لگتا ہے ایسی صورت میں اگر مزید خشک سرد سے خشک گرم اغذیہ ادویہ کھلائیں تو رطوبات اور بھی گاڑھی ہو کر درد سر میں اضافہ کر دیتی ہیں لہذا ایسے موقعوں پر غدی محرکات کھلائی جاتی ہیں۔ خصوصاً ایسی اغذیہ ادویہ جو غدد ناقلہ

کے فعل کو تیز کر دیتی ہیں۔ جونہی غلیظ رطوبات رقیق ہو کر خارج ہو جاتی ہیں تو درد سر ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاتا ہے

چونکہ اسطوخودوس کے نام سے بھی واضح ہے کہ یہ جاروب دماغ یعنی یہ دماغ کا جھاڑو ہے۔ دماغ کا جھاڑو وہی شئے ہو سکتی ہے جو سوداوی غلیظ رطوبات کو رقیق کر کے خارج از بدن کر دے۔ چونکہ اسطوخودوس کے استعمال سے واقعی غلیظ رطوبات خارج ہو جاتی ہیں جو غدد ناقلہ کا فعل ہے لہذا ہمیں لامحالہ اسطوخودوس کا مزاج گرم تر یعنی غدی اعصابی تسلیم کرنا پڑے گا۔ اسطوخودوس کا جزو ذائقہ بھی اسے غدی اعصابی تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے آپ تھوڑا سا اسطوخودوس چبالیں منہ میں ذرا بھی خشکی نہیں آئے گی۔

تمام مفردات کی کتب میں امراض دماغی جو سوداوی و غلیظ رطوبات سے ہوں کے لئے خصوصیت سے نافع لکھا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ اسطوخودوس جگر و طحال کے مجاری کو کھولنے والا ہے۔

تجربہ سے بھی اس امر کی بار بار تصدیق ہو چکی ہے مجاری جو غدد ناقلہ کا دوسرا نام ہے کو اسطوخودوس کھول دیتا ہے۔ لہذا اس کا مزاج غدی اعصابی تسلیم کرنا پڑے گا۔

افعال اثرات: غدی اعصابی ہے۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔

خواص و فوائد | محلل سدد۔ مخرج رطوبات غلیظہ۔ محرک غدد۔ مقوی و منقی دماغ قاتل کرم شکم۔ مسہل سوداوی مادہ، جاروب دماغ۔ کاسر ریاح۔ لطیف۔ دافع حرارت اور تنگی تنفس۔

اسطوخودوس مقوی و منقی دماغ اور مخرج رطوبات غلیظہ ہونے کی وجہ سے نسیان اور صرع دماغی کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ دائیں طرف کے فالج۔ لقوہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ چونکہ جاروب دماغ ہے اس لئے دردسر۔ شقیقہ بلکہ درد آنکھ یعنی درد ال کیلئے تریاق ہے۔ دردسر شقیقہ جسے طب اسلامی میں آدھا سیسی درد

کہتے ہیں۔ چونکہ غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے اسطوخودوس اس کیلئے خصوصیت سے مفید ہے۔ چونکہ دردشقیقہ سورج نکلنے کے فوراً بعد شروع ہوتا ہے اور جوں جوں سورج اوپر چڑھتا ہے ایسے درد میں شدت ہونے لگتی ہے۔

ایسے موقعہ پر اسطوخودوس کو کالی مرچ اور دھنیا کیساتھ ملا کر رات کو بھگو دیتے ہیں صبح سورج نکلنے سے پہلے گھوٹ کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلا دیتے ہیں جس سے اکثر دوسرے دن ہی میں درد کا دورہ رک جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب صفرا پیدا ہوتا ہے تو سودا ختم ہو جاتا ہے چونکہ سودا کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہر علامت کیلئے خصوصیت سے مفید ہے۔ خصوصاً مالیخولیا مراق۔ گیس اور ریاح اور بے خوابی کیلئے تریاق ہے۔ اختلاج قلب اور رعشہ قلب و عضلات کی تشینی تحریک سے ہوتے ہیں یعنی غیر ارادی عضلات میں شدید تیزی آجاتی ہے جس سے غیر ارادی عضلات کا خون تیز ہو کر ہاتھ پاؤں اور بعض دفعہ تمام جسم کے غیر ارادی عضلات تیز ہو جاتے ہیں اور رعشہ و اختلاج قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اسطوخودوس ان دونوں علامتوں کیلئے نہایت مجرب دوا ہے۔ رعشہ کے لئے کم از کم ڈیڑھ دو مہینے اسطوخودوس پلانا پڑتا ہے۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ کثافت کے مقابلہ لطیف ہے۔ کثیف چیزیں اگر سردی تسلیم کر لیں تو لطیف چیز میں گرمی لازمی ماننی پڑے گی۔ چونکہ اسطوخودوس میں لطافت بدرجہ اتم موجود ہے اور اپنی لطافت سے ہی غلیظ مادوں کو لطیف یعنی پتلا کر کے خارج از بدن کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے محلل و مفتح سدد لطیف مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے جگر و طحال کے سدے کھولنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

جب غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے دماغی عروق میں فضلات رک جاتے ہیں تو جنون نسیان جمود اور سن ہونا یعنی ہاتھ پاؤں کا سو جانا وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں اسطوخودوس ان غیر طبعی علامات کیلئے چھوٹی چندن مرچ سیاہ اور دھنیا کے ساتھ ملا کر

کھلانے سے فوراً فائدہ کرتا ہے۔ جنون کے مریض کو بے خوابی اور بے چینی رفع ہو کر
نیند آنے لگتی ہے اور دن بدن ہوش میں آنے لگتا ہے۔ طالب علم کو ذہنی کام کرنا
پڑتا ہے جو پڑھے اور اسے بھولتا جائے تو وہ ہروقت نسیان کی وجہ سے پریشان
رہنے لگتا ہے ایسے موقعوں پر طالب علموں کے لئے اسطوخودوس مندرجہ بالا ادویہ کے ساتھ
ہم وزن ملا کر کھلانے سے بے انتہا فائدہ ہوتا ہے۔ کئی سالوں کی پڑھی ہوئی اور
بھولی ہوئی چیزیں دوبارہ یاد آنے لگتی ہیں ایسے ہم اسطوخودوس کا کرشمہ ہی کہہ سکتے ہیں
گرمیوں کے موسم میں غذائی تحریک کے مریض اکثر ہاتھ پاؤں سُن ہو جانے کی شکایت
کرتے ہیں۔ اسطوخودوس ملا جوشاندہ پلانے سے فوراً یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے
مالیخولیا جو ایک خالص سوداوی مرض کی علامت ہے اسطوخودوس کے استعمال سے
سوداویت کا اخراج ہو کر وہم وسواس اور مالیخولیا غائب ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسطوخودوس تنقیہ دماغ کے لئے ایک نہایت عمدہ دوا ہے
دماغ و اعصاب میں تسکین سے پیدا ہونے والی مختلف علامات مثلاً سکتہ بے ہوشی
اور اختلاط عقل۔ مرگی وغیرہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

دراصل اس کے ثمرات دوائیہ بتدریج دماغ و اعصاب کو تقویت دے کر ظاہر
ہوتے ہیں۔ جونہی دماغ و اعصاب میں ہلکی ہلکی تحریک و تقویت آتی ہے ایسے ہی علامات
ضعف دماغیہ دور ہونا شروع ہو جاتی ہیں انہیں افعال و اثرات کی وجہ سے اسے متقوی
و منقی دماغ تسلیم کرتے ہیں

مجربات

برائے درد شقیقہ

ھوالشافی ۱۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ، دھنیا ۲ ماشہ، کالی مرچ ۸ دانہ،

ترکیب استعمال سب ادویہ کو رات کو ۵ تولہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح گھوٹ کر چھان کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلائیں۔ ایک دفعہ روزانہ کافی ہے صرف تین چار دفعہ پلانے سے ہمیشہ کیلئے درد سر رک جائے گا اگر آنکھ کے ڈیلہ میں اُل کا درد ہو رہا ہو اس کے لئے بھی تریاق ہے۔

چکر آنا۔ بے خوابی نسیان اور ضعف دماغ کیلئے اعلیٰ درجہ کا تریاق صفت نسخہ ہے

برائے صداع

ہوالشافی :۔ اسطوخودوس ۔ عود صلیب ، نوشادر تری، مرچ سیاہ ، چھوٹی چندن ، برابر وزن

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سفوف دن میں تین بار ہمراہ الائچی ، زیرہ سفید کی چائے

افعال اثرات :۔ دماغ داعصاب کے عروق کو کھولنے کیلئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے

عروق دماغ اس کے مسدود ہونے سے پیدا ہونے والی علامات مثلاً صداع۔ دماغی جنون بے خوابی [illegible] ان کے لئے لاجواب دوا ہے

عظم جگر و عظم طحال

ہوالشافی :۔ اسطوخودوس۔ نوشادر ٹھیکری ، مرچ سیاہ ، ریوند عصارہ ۔ ہر ایک ہم وزن ۔

مقدار خوراک :۔ ایک ایک ماشہ دن میں تین بار جس سے دو تین پاخانے جلاب کی طرح آجائیں گے۔

افعال اثرات :۔ یہ غدی اعصابی ہے۔ جگر و طحال کے سدے کھولنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ عظم جگر و عظم طحال چند دنوں میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ استسقاء و قے کے لئے بھی لاجواب دوا ہے۔

بادآورد

نام فارسی نام بادآورد ، عربی شوکۃ البیضا ، سندھی ڈاما ہو۔
انگریزی Boomucualla

تعارف جھاڑی کی شکل کا ایک خاردار پودا ہوتا ہے جو بقدر دو گز لمبی اور انگلی بھر موٹی سفید روئیں دار خاردار ہوتی ہے۔ پھل اس کے مانند قبے کے کانٹے دار ہوتے ہیں۔ پھول نیلے اور بیج مشابہ قرطم ہوتے ہیں۔ بعض اس کو شکاعی کہتے ہیں۔ لیکن ہر دو کی نوع ملتی جلتی ہے۔ شکاعی کا ذکر اپنے موقع پر آئے گا۔

رنگ ــــــــ تخم سفید مثل قرطم۔ پودا سبز۔ پھول نیلگون۔

ذائقہ ــــــــ تلخ اور بدمزہ

مقام پیدائش ہند پاکستان میں دریاؤں کے کنارے اور جنگلوں و پہاڑی علاقوں میں بھی عام ہوتا ہے۔

مقدار خوراک ــــــــ ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک

مزاج: ــــــــ غدی اعصابی گرم تر

بدل: ــــــــ سنڈھ۔ مصلح۔ ملٹھی

افعال واثرات محرک جگر۔ محلل قلب وعضلات۔ مسکن ومقوی اعصاب ودماغ۔ غدد ناقلہ کو تحریک میں لاتا ہے۔ صفرا کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے

خواص وفوائد محرک جگر ہونے کی وجہ سے دافع بخار۔ مفتح سدد اور محلل اورام سوداویہ ہے۔ درد دانت میں اس کے جوشاندہ کی

کلیاں کرنے سے سکون حاصل ہوتا ہے۔ عظم جگر وطحال اور سدۃ الجگر میں خصوصیت سے
مفید ہے۔ درد معدہ۔ اور سوزش معدہ کو رفع کرتا ہے۔ چونکہ مقوی اعصاب ہے
اس لئے اس کی جڑ کے سفوف کا چوشاندہ سینہ سے خون آنے کو نافع ہے۔
سوزش رحم کو نافع ہے حیض کی بے قاعدگی کو دور کرتا ہے۔ خونی دستوں اور خونی
پیچش کو خصوصیت سے مفید ہے۔ چونکہ غدی اعصابی ہے اس لئے صفرا کا اخراج کرکے
یرقان کو نافع ہے۔

یادداشت: بعض کتب میں اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے۔ بعض اسے سرد
مانتے ہیں۔ حقیقت میں دونوں مزاج درست نہیں ہیں کیونکہ کوئی بھی گرم خشک یا خشک
گرم دوا خون آنے کو نہیں روک سکتی جبتک اس میں تری کا اثر غالب نہ ہو۔
دوسرے جو دوا یرقان کو نافع ہے جو خود گرمی خشکی کی علامت ہے کو کیسے رفع کر سکتی ہے
جب تک اس میں تری شامل نہ ہو۔ چونکہ یرقان غدی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔
اور اس کا علاج غدی اعصابی ہے اسلئے بادآور دیرقان کو نافع ہونے کی وجہ سے گرم تر
ہے۔ نہ کہ گرم خشک و سرد خشک۔

بائے کھنبہ

نام: ــــــــ مشہور نام باؤ کھنب ہے

تعارف: یہ ایک ہندی درخت کا پھل ہے۔ اس کا درخت مثل درخت
شہتوت کے ہوتا ہے۔ لیکن اس کے پتے شہتوت کے پتوں سے
بڑے ہوتے ہیں اس کو موسم برسات میں گل انار کے ہم شکل پھل لگتا ہے۔

رنگ: ــــــــ بھورا خاکستری

مقدار خوراک: ــــــــ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک۔

مزاج:۔۔۔۔۔۔۔ غدی اعصابی گرم تر

افعال و اثرات محرک غدد۔ محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے، کیمیائی طور پر صفرا کی پیدائش کرتا ہے۔

خواص و فوائد محرک غدد ہونے کی وجہ سے کاسر ریاح مقوی معدہ و امعاء ہے۔ نافع بواسیر ہے اس کو زیادہ تر اصلاح ہضم کی غرض سے دیگر ادویہ کے ہمراہ بچوں کو گھٹی میں پلاتے ہیں

بتھوا

نام عربی قطف، فارسی ترمق، سندھی تہوہو بوٹو۔ تیہو ساگ، بنگلہ باتھو ساگ ہندی باتھو۔ انگریزی

تعارف:۔ مشہور عام ساگ ہے جو فصل ربیع میں گیہوں کے کھیتوں میں عام پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر لوگ اسے سرسوں اور تارامیرا (اسوں) کے ساگ میں شامل کر کے پکاتے ہیں۔ اس کے پتے سبز، چوڑے اور ملائم ہوتے ہیں۔ ٹہنیوں گندل نما ہوتی ہیں جو توڑنے سے فوراً ٹوٹ جاتی ہیں۔

رنگ:۔۔۔۔۔۔۔ پتے سبز ٹہنیاں قدرے سرخی مائل

بدل:۔۔۔۔۔۔۔ پالک

مزاج:۔۔۔۔۔۔۔ غدی اعصابی گرم تر

ذائقہ:۔۔۔۔۔۔۔ پھیکا بدمزہ

مقدار خوراک:۔ بقدر ہضم۔ تخم ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

افعال اثرات محرک غدد۔ محلل عضلات۔ مقوی اعصاب ہے۔ صفرا کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج کرتا ہے،

خواص و فوائد ملین شکم ۔ ملین حلق و سینہ ہے ۔ مدر بول ۔ اور پتھری گردہ و مثانہ کو توڑ کر خارج کرتا ہے ۔ چونکہ غدی ملین ہے اس لئے عضلاتی تحریک کے مریض جیسے بواسیر خونی و بادی ہو یا قبض شدید رہتی ہو کو خصوصیت سے مفید ہے ۔ قبض کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرتا ہے ۔ مخرج ریاح ہے چونکہ غدی اعصابی ہے اور صفرا کا اخراج کرتا ہے اس لئے غدی عضلاتی تحریک کی ہر علامت کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے ۔ جن میں استسقاء ۔ عسر البول ۔ ضعف گردہ و مثانہ ۔ سوزاک ۔ بخار اور یرقان شامل ہیں ۔ پھوڑے پھنسیوں پر لگانے سے اورام کو تحلیل کرتا ہے اور پکاتا ہے ۔

محرک غدد و جگر ہونے کی وجہ سے عظم جگر اور عظم الطحال میں بے حد مفید ہے ۔

اس کے پتوں کا پانی خشک خارش کے لئے بہترین دوا ہے ۔ غذائی دوا ہے غریب لوگ بطور غذا بھی اسے استعمال کرتے ہیں ۔ تبھوا کے بیج انہیں افعال اثرات و خواص و فوائد کے حامل ہیں ۔ صرف مقدار خوراک میں کم استعمال ہوتے ہیں ۔

برنجاسف

نام عربی برنجاسف ، سندھی گمادر ، ہندی گندار ، فارسی بوئے مادران

انگریزی ACHILLEA MILLEFOLIUM

تعارف ایک پودا ہے جو ہو بہو افسنتین جیسا اور ایک گز تک لمبا ہوتا ہے پتے چھوٹے چھوٹے سوئے (شبت) کے پتوں کی مانند ۔

اس کے ساق پر ایک قسم کی چپکنے والی گوند سی لگی ہے ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک نر اور دوسری مادہ ۔

نر کو قیصوم اور مادہ کو برنجاسف کہتے ہیں ۔ برنجاسف کی شاخیں ہوتی ہیں لیکن نر قیصوم

پوست جیسی نہیں نکلتی۔ اس کے اوپر ایک پھول لگتا ہے جس کی خوشبو ناگوار ہوتی ہے

مقدار خوراک :- ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

رنگ :- پھول سفید نیلگوں اور بعض زرد۔ پتے سبز

ذائقہ :- تیزی تلخی لئے ہوئے۔

مقام پیدائش :- کوہ ہمالیہ میں اور کل کشمیر میں عام پائی جاتی ہے

مزاج غدی اعصابی (گرم تر) یعنی جگر میں شدید تحریک ہے عضلات میں انتہائی تحلیل اور اعصاب میں حد درجہ تسکین پیدا کرتی ہے

افعال اثرات :- محلل اورام۔ سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کرتی ہے مدر بول ہے۔

مواقع استعمال اور فوائد چونکہ مدر بول ہے اس لئے عسر بول۔ بندش بول اور پیشاب جاری کرنے کے لئے کامیاب دوا ہے،

پتھری گردہ مثانہ کے خارج کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

عسرت حیض میں جب رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے تو اس دوا کا پیڑو پر لیپ کرنا درد کو فوراً روک دیتا ہے۔ اسی طرح جب بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ ہو جسے عسر ولادت کہا جاتا ہے اس وقت اس کا جوشاندہ پلانا نافع ہے۔

چونکہ محلل اورام ہے اس لئے اسے ورم رحم میں خصوصیت سے استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح غدی اورام مسلسل بہنے والے زخموں پر بر نجاست کا سفوف چھڑکنا زخموں کو خشک کرتا ہے۔

چونکہ غدی اعصابی ہے اس لئے کیمیادی طور پر دماغ و اعصاب میں رطوبات پیدا کر کے مقوی دماغ کی صورت پیدا کرتا ہے۔ حافظہ کو تیز کرتا ہے۔ صفراوی دردوں کو روکتا ہے۔ تپ دق کے مریض کی کھانسی کو روکتا ہے اور سینہ کو صاف کرتا ہے

یادداشت

برنجاسف ایک مشہور بوٹی ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ اس کے صحیح نام تک نہیں پیش کیے۔

کتاب المفردات مصنفہ حکیم مظفر حسین اعوان صاحب نے برنجاسف کا عربی نام شویلا لکھا ہے۔ اور حکیم محمد کبیر الدین صاحب نے اس کا دوسری زبانوں میں نام لکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ یہاں تک بھی نہیں بتایا کہ برنجاسف کس زبان کا لفظ ہے حالانکہ برنجاسف کو عربی میں برنجاسف ہی کہا جاتا ہے۔ اردو اور طبی نام بھی برنجاسف ہی ہے۔

یادداشت :- یاد رکھیں جب طحال و غدد جاذبہ کے فعل میں تیزی ہوتی ہے تو کیمیادی رطوبات صفرا کی صورت میں تورن میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جو جو مقامات رطوبات کے اخراج کے لیے مقرر ہیں ان میں بھی رطوبات کے اخراج میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور یہ حالت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک غدد ناقلہ اپنا فعل جاری نہ کر دیں یعنی غدی عضلاتی تحریک میں جو طحال کی تحریک ہے۔ رطوبات صفرا کی صورت میں رکتی ہیں۔ اور غدی اعصابی صورت میں جو جگہ و غدد ناقلہ کی تحریک ہے اخراج پانا شروع ہو جاتی ہیں۔ پیشاب وغیرہ بغیر تکلیف کے خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

لہٰذا چونکہ برنجاسف غدی اعصابی ہے اس لئے مدر بول بھی ہے۔

اسی طرح ولادت میں بھی اس وقت تک رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی جب تک رطوبات کے اخراج میں رکاوٹ اور جسم میں خشکی نہ بڑھے۔

یاد رکھیں عسر ولادت غدی عضلاتی تحریک میں ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا چونکہ برنجاسف عسر ولادت میں سہولت پیدا کر دیتا ہے اس لئے برنجاسف غدی اعصابی (گرم تر) ہے

ھوالشافی :- بریجاسف ۲ تولہ ، نوشادر ۲ تولہ ، قلمی شورہ ۲ تولہ ، گل کیسو ۲ تولہ

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲،۲ ماشہ کی مقدار میں استعمال کریں۔ فوائد مندرجہ بالا انہیں ادویہ کو اسی وزن لیکر نصف سیر پانی میں جوشاندہ بنا کر عسرالطمث و عسرالبول میں استعمال کریں۔ اور ان ادویہ کو تھوڑے سے پانی میں ملا کر لیپ کے طور پر عسرالبول عسرالطمث کے لئے پیڈو پر لیپ کریں۔

ذرور برائے زخم

ھوالشافی :- بریجاسف ۔ گندھک آملہ سار ، ہلدی ، ہموزن

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کر کے ناسور قسم کے زخموں پر خشک دوا ہی لگایا کریں۔ اگر کان بہتا ہو تو ایک روئی کی بتی بنا کر شہد میں تر کر کے اس دوا میں پھیر کر کان میں رکھیں تو سب آنا بند ہو جاتی ہے۔

بسکھپرا

نام عربی خند قوقی ، ہندی سانٹھ ، پنرنواہ دبار بار پیدا ہونے والی ، بنگلہ سانوری ، سنسکرت شوبھاگنی ۔ شودھی (درم ٹالنے والی) ، پنجابی اِٹ سِٹ ، انگریزی SPRADING HOGWEED ، فارسی دیولیپٹ

تعارف بسکھپرا کی ½ گز سے ۲ گز تک لمبی شاخیں زمین پر مفروش ہوتی ہیں۔ پتے اٹھنی سے قدرے بڑے گول گول ہوتے

ہیں۔ شاخوں پر جگہ جگہ گانٹھیں ہوتی ہیں۔ گانٹھوں پر چھوٹا سا غلاف لگتا ہے۔ جس کے اندر بیج پیدا ہوتا ہے۔ یہ خرفہ کی مانند سیاہ باریک تخموں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ موصل دار لمبی اور موٹی ہوتی ہے۔ کیمیائی طور پر اس میں پوٹاشیم کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔

رنگ پتے اوپر سے سبز اور نیچے سے سفید سرخی مائل ہوتے ہیں شاخوں کا رنگ بھی ہلکا سرخ ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بسکھپرا کے پھولوں کا رنگ سرخ اور دوسرے کا سفید پھول ہوتا ہے

ذائقہ:۔ ـــــ سرخ پھول والا بسکھپرا تلخ اور سفید پھول والا چرپرا ہوتا ہے

مقام پیدائش تمام ہند پاکستان میں برسات کے موسم میں نم دار ریتیلی زمینوں میں عام پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ پانی ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک، جڑ کا سفوف ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مزاج:۔ ـــــ غدی اعصابی (گرم تر)

افعال و اثرات محرک جگر۔ محلل قلب، مسکن دماغ ہے۔ محلل اورام اور کاسر ریاح ہے۔

خواص و فوائد بسکھپرا چونکہ غدی اعصابی ہے۔ اس لئے جگر کو مشینی طور پر تیز کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یرقان، استسقاء، بندش بول، وتقطیر البول، تنگی حیض جو غدی عضلاتی علامات ہیں کے رفع کرنے میں بے خطا دوا ہے۔ اس کے استعمال سے ادرار بول کھل کر ہو کر استسقاء کے مریض کے پیٹ کا پانی ختم ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے بعض حکماء اس کا پانی پلاتے ہیں یا اس کے پتوں کی بھجیا بنا کر کھلاتے ہیں۔

جب عورت کے بچہ پیدا ہوتا ہے بعض اوقات رحم کے اندر نفاس وغیرہ رطوبات رک جاتی ہیں جو متعفن ہو کر پرسوتی بخار پیدا کر دیتی ہیں. بسکھپرا ان کا ادرار کر کے پرسوت کے بخار کو ختم کر دیتا ہے.
چونکہ گرم تر ہے اس لئے خشکی سے پیدا ہونے والی تمام علامات کیلئے مفید ہے خصوصاً رعشہ کے لئے. اس مقصد کے لئے اس کے پتوں کا ضماد غیر طبعی حرکت کرنے والے اعضاء پر کیا جاتا ہے. جو بے حد مفید پایا گیا ہے.
میرے خیال میں بسکھپرا ٹی بی کے مریض کے لئے بے حد مفید ثابت ہو سکتا ہے. کیونکہ ٹی بی کے مریض کے پھیپھڑوں میں عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے. اس کے استعمال سے پھیپھڑوں کے زخم تک بند ہو جاتے ہیں اور مریض کو دن بدن طاقت ہو کر کامل صحت ہو جائے گی.
جہاں تک اس کو بلغمی کھانسی. بلغمی دمہ اور بلغمی بخاروں میں مفید لکھا ہے یہ غلط ہے کیونکہ یہ خود رطوبات پیدا کرتا ہے. کم کیسے ہو گا. ہاں خشکی سے جو بخار کھانسی ہونگے ان کو ضرور مفید ہو گا.
یاد رکھیں کہ ایک ہی دوا کے دو متضاد افعال اثرات نہیں ہو سکتے. مثلاً اگر ایک شئے رطوبت پیدا کرتی ہے تو وہی شئے رطوبت کو خشک نہیں کر سکتی.

چونکہ بچھو کا زہر غدی عضلاتی ہے اس لئے بسکھپرا کو کوٹ کر مقام گزیدہ پر باندھنے سے فوراً بچھو کے زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے. یعنی بسکھپرا بچھو کے زہر کا تریاق ہے
گرم تر ہونے کی وجہ سے دبلے پتلے بچوں کو اس کی جڑ گھس کر اور اس میں ایک عدد مرچ سیاہ ڈال کر دن میں دو تین بار کھلاتے ہیں اس کے استعمال سے فوراً بچہ صحت مند ہونا شروع ہو جاتا ہے. اس کے بیجوں کو کئی معجونات میں استعمال کیا جاتا ہے.

جب ہاتھ پاؤں پر اماس ورم آجائے تو اس وقت اس کا استعمال بے حد مفید ہے

یادداشت:- یاد رکھیں جو دوا یرقان، استسقاء اور اماس ورم کیلئے مفید ہوگی وہ لازماً غدی اعصابی ہوا کرتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کا مزاج تر گرم ہو سکتا ہے۔ لیکن تمام طبی مفردات کی کتابوں میں بسکھپرا کا مزاج گرم خشک لکھا ہے۔ جو صفرا کو جسم میں اکٹھا کرتا ہے لیکن یہ اکٹھا کرنے کی بجائے صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے اس لئے بسکھپرا غدی اعصابی گرم تر ہے نہ کہ غدی عضلاتی گرم خشک۔

ھوالشافی:- بسکھپرا، ریوند خطائی، نوشادر، مرچ سیاہ، میٹھا سوڈا، ہر ایک ہموزن

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کر کے مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے بے ضرر ہے عظم جگر کے لئے بہترین چیز ہے

مقدار خوراک ——— ۱ رتی تا ۱ ماشہ

افعال اثرات ——— یہ غدی اعصابی ہے

بکری

نام ——— عربی ماعز، فارسی ونیر، گوسفند، انگریزی گوٹ

تعارف مشہور عام چوپایا جانور ہے اسکے نر کو بنر کہتے ہیں۔ بکرا کہا جاتا ہے انتہائی صحت مند اور جوان بکرے کو پنجابی میں بوک کہتے ہیں۔

رنگ ——— ہر رنگ میں خصوصاً سیاہ، سفید، سرخ،

مقام پیدائش | تقریباً ہر ملک میں کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے ہندو پاکستان میں تو ریوڑ کے ریوڑ پائے جاتے ہیں اور ان سے کثیر نفع کمایا جاتا ہے

مقدار خوراک ______ نصف پاؤ گوشت سے ایک سیر تک حسب برداشت،

مزاج ______ غدی اعصابی گرم تر

افعال و اثرات ______ محرک جگر، محلل عضلات، مسکن اعصاب ہے،

خواص و فوائد | بکری کا گوشت چونکہ غدی اعصابی ہے اور دودھ اعصابی غدی اسلئے اسمیں دق وسل کے ٹی بی کے جراثیم تباہ کرنے کی زبردست قوت ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا دودھ اور گوشت استعمال کرنے والوں کو کبھی ٹی بی نہیں ہو سکتا اور جس کو ٹی بی ہو وہ اگر ہر قسم کی اغذیہ چھوڑ کر صرف بکری کے گوشت کا شوربہ اور دودھ پینا شروع کریں تم دق سل (ٹی بی) سے مکمل شفا حاصل ہو جائے گی۔ اگر ہمارے بیان میں مبالغہ ہو تو ہم فرنگی ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بیان کو غلط کریں۔

جاننا چاہیئے کہ بکری ہی ایسا جانور ہے جس کے خون میں ایسی طاقت ہے جو دق وسل (ٹی بی) کے جراثیم کو پرورش کا موقع نہیں دیتی بلکہ فوراً فنا کر دیتی ہے۔

بکرے کے خون میں یہ طاقت صرف اس لئے ہے کہ اسکے جسم میں اعضا کی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ نہ صرف خون میں حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے بلکہ جسم کے ہر عضو میں اس قدر تیزی اور شدت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کے افرازات خون میں شامل ہو کر ایسی طاقت پیدا کر دیتے ہیں کہ ان میں سینکڑوں قسم کے جراثیم خصوصاً ٹی بی کے جراثیم کو فنا کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے یہ خوبی گائے بھینس میں نہیں پائی جاتی اور نہ ہی بھیڑ میں اس کا اثر نظر آتا ہے۔

بکری کے خون میں چونکہ حرارت بہت زیادہ ہوتی ہے دوسرے رقیق ہوتا ہے۔

اس لئے بے حد ہاضم ہے شیر خوار بچوں کے لئے ماں کے بعد بکری کا دودھ ہی ہے جس

پر اس کی مکمل نشوونما ہو سکتی ہے جو بچے بدہضمی یا مرض دق الاطفال کی وجہ سے سوکھ گئے ہوں تو ان کے لئے بکری کا دودھ آب حیات ہے بے حد مقوی غذائی دوا ہے۔

بکری کے جسم میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اس کو جس قسم کی جڑی بوٹیاں کھلائیں گے ان کا اثر دودھ میں فوراً آجاتا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم جس قسم کے افعال کا دودھ حاصل کرنا چاہیں تو بکری سے لے سکتے ہیں اور مریض کو شفایاب کر سکتے ہیں یہ خوبی کسی اور دودھ دینے والے جانور میں نہیں پائی جاتی۔

ان عظیم فوائد کے علاوہ بکریوں کے بے شمار فوائد ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱: اس کی کھاد (فضلہ) میں وہ حرارت اور فاسفیٹ ہے جو کسی دوسرے جانور کی کھاد میں نہیں پائی جاتی جو زمین کمزور ہو جاتی ہے زمیندار اس پر بکریوں کے ریوڑ پالتے ہیں تھوڑے ہی عرصے میں وہ زمین زرخیز ہو جاتی ہے۔

۲: شہروں میں اس کا دودھ بیچ کر سینکڑوں خاندان اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔

۳: سارے پاکستان میں ہزاروں من بکری کا گوشت لوگ کھاتے ہیں اور مریضوں کو کھلاتے ہیں اس تجارت پر بے شمار خاندان اور زمیندار کاروبار کرتے ہیں یہ دولت ملک میں ہی رہتی ہے اس کی کھال جوتوں کے علاوہ پاکستان کی بے شمار صنعتوں میں کام آتی ہے جو غیر ممالک کو جاتے ہے اس سے بہت زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

استاد محترم جناب قبلہ حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی صاحب مرحوم نے ایک کھلی چھٹی سابق صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے نام ارسال کی تھی جس کی نقل تحقیقات اسپدق وسل میں بھی درج ہے۔

اس چھٹی میں انہوں نے حکومت کی بکرے کے متعلق غلط پالیسیوں پر سخت تنقید کی تھی جسے ہر طبقہ خیال اور خصوصاً طبی حلقوں نے بے حد پسند کیا تھا۔ حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ بکریوں کی نسل کو ختم کر دیا جائے جس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ

۱:۔ اس کی خوراک بہت زیادہ ہے

۲:۔ ایندھن کی پیداوار میں حائل ہے اپنی خوراک اور نقصان کے مقابلے میں زیادہ مفید نہیں۔

آپ نے سخت الفاظ میں حکومت کے مشیروں کو متنبہ کیا کہ ہمیں یہ بات سمجھ نہیں آتی ہمارے طبی و معاشرتی مسائل کس انداز سے حل کیئے جاتے ہیں کونسے خصوصی ایکسپرٹ اور سائنسدان حکومت کے مشیر ہیں جو حکومت کو غلط مشورے دے رہے ہیں۔

اسوقت یہ مشیر سائنسدان کہاں ہوتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی ادویات استعمال کرائی جائیں۔ پاکستان کی اکسیر جڑی بوٹیاں غیر ممالک کو بھیجی جائیں اور زرمبادلہ بڑھایا جائے تو سنی ان سنی کر دیتے ہیں اور جب کہا جائے کہ ملک کی ترقی کے لئے اپنے ملکی علم الاشیاء سے بھی استفادہ کیا جائے تو ایسی صدا۔ صدا بصحرا ہو جاتی ہے۔

آپ نے حکومت سے کہا کہ ہم حکومت سے گذارش کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں آپکے مشیر اور سائنسدانوں کا مشورہ غلط اور بے معنی ہے۔ یہ مشیر علم الحیوانات خصوصاً بکریوں سے متعلق پوری طرح آگاہ نہیں اگر وہ بکریوں کی افادیت سے آگاہ ہوتے تو ایسا غلط مشورہ نہ دیتے اگر ان کو اپنی قابلیت پر ناز ہے تو ہم ان کو ہر وقت جواب دینے کو تیار ہیں۔

آپکے اس انتباہ پر حکومت کے قائد فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب مرحوم نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا۔

بکن

نام عربی فلفل الماء، فارسی بکم، ہندی جل پیپل۔ اسپابوٹا۔
پنجابی توٹ بوٹی، گجراتی رت بولیو۔ بنگالی کانچڑاگھاس۔
لاطینی LIPPIA NODIFLORA

تعارف مشہور عام بوٹی ہے جو زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ شاخیں باریک اور پتلی۔ پتے چھوٹے چھوٹے بیضوی۔ شاخ گرہ دار اور ہر گرہ پر ایک چھوٹا سا گول پھول لگتا ہے جس میں سے مچھلی کی سی بو آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنسکرت میں اس کا صفاتی نام مچھاگندھ رکھا ہے۔ اسے گھنڈی نما بینگنی رنگ کے پھول لگتے ہیں جو فلفل درازکی شکل کے ہوتے ہیں۔ چونکہ بکن بوٹی نہروں دریاؤں اور کھالوں پر نم دار جگہ پر ہوتی ہے اس لئے اُسے ہندی میں جل پیپل بھی کہتے ہیں

رنگ:۔ ———— پتے سبز۔ پھول بینگنی رنگ

ذائقہ:۔ ———— کسیلا چرپرا۔

مقدار خوراک:۔ تازہ ۱ تولہ سے ۲½ تولہ خشک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ

مزاج:۔ ———— غدی اعصابی۔

مقام پیدائش:۔ تمام ہند پاکستان کے نہروں دریاؤں پر عام ہوتی ہے

افعال اثرات :۔ محرک جگر و گردے ہے۔ محلل عضلات ہے۔ مقوی اعصاب ہے

خواص وفوائد

غدی اعصابی ہونے کی وجہ سے جگر و گردوں کو مشینی طور پر تیز کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے پتھری گردہ مثانہ ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔ عسرالبول، بندش بول کا ادرار کر کے رفع کرتی ہے۔ چونکہ گرم تر ہے لہٰذا ہر قسم کے اخراج خون کو بے حد مفید ہے۔ خصوصاً بواسیر کے خون کو روکنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

تپ دق یا سل کے مریض کو چاہئے خونی قیئیں آ رہی ہوں اس کے پتے بمقدار ۱/۲ ۲ تولہ مرچ سیاہ ایک ماشہ کے ساتھ رگڑ کر بطور سردائی پلانے سے فوراً خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ چونکہ محلل عضلات ہے لہٰذا عضلاتی تحریک سے پیدا ہونے والے پھوڑے پھنسیوں اور خارش وغیرہ کے لئے بطور مصفی خون مستعمل ہے۔

اس میں خشکی کا نام نشان نہیں ہے اس لئے اس کے استعمال سے خشکی گرمی سے پیدا ہونے والے علامات جن میں یرقان۔ ہاتھ پاؤں پر سوجن دامس چکروں کا آنا۔ نیند کی کمی بے خوابی میں بے حد مفید ہے۔

بچوں کے دھدر، چنبل پر اس کا لیپ بہت جلد نفع دیتا ہے۔ خارش ختم ہو جاتی ہے جلد ریشم کی طرح نرم ہو جاتی ہے۔

دیدک حضرات سنیاسی اور مہوسی قسم کے لوگ اس کے ذریعے سکہ جست قلعی چاندی ہڑتال کا کشتہ کرتے ہیں۔

یاد رکھیں بکن بوٹی کس قدر قابض اثرات رکھتی ہے لہٰذا اس کے ساتھ کوئی قبض کشا دوا ضرور دینی چاہئے، یہی وجہ ہے کہ جب پیچش میں سدہ نکال لیا گیا ہو تو اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

یادداشت :۔ ہر طبی کتب نے بکن بوٹی کا مزاج گرم خشک بتایا ہے لیکن حیرت

کا مقام ہے کہ جو شے مدر بول ہے وہ گرم خشک کیسے ہو سکتی ہے۔ گرم خشک شے میں تو رطوبت کا نام نشان تک نہیں ہوتا پھر وہ رطوبات کا ادرار کیسے کرے گی۔

یاد رکھیں کہ جن ادویہ میں خشکی کے اثرات کم ہیں یا زیادہ وہ اپنی قوت کے مطابق مدر حیض تو ہو سکتی ہے لیکن مدر بول نہیں ہو سکتی۔

ایک اور حقیقت کو یاد رکھیں کہ جس شے میں حرارت کے ساتھ تری کے اثرات ہوں وہ خون بند تو کر سکتی ہے لیکن خون کا ادرار نہیں کر سکتی لہذا چونکہ بکن بوٹی مدر بول ہونے کے ساتھ ساتھ نفث الدم اور ہر قسم کے خون کے اخراج کو روکتی ہے لہذا بکن بوٹی کا مزاج گرم تر ہے نہ کہ گرم خشک۔

بنولہ

نام عربی حب القطن، فارسی پنبہ دانہ، بنگلہ کپاس بیچی، سندھی کُکڑا، انگریزی کاٹن سیڈز COTTON SEEDS، پنجابی وڑے میں

تعارف مشہور چیز ہے۔ ہر ملک میں دودھ دینے والے جانور کو کھلایا جاتا ہے۔ روئی کے گالوں کے اندر پایا جاتا ہے۔ چونکہ روئی اس کے اوپر ہوتی ہے اس لئے کارخانوں میں بیل کر روئی علیحدہ کر لیتے ہیں پھر بھی اس کے اوپر معمولی سی روئی چمٹی رہتی ہے جس سے یہ بہت ہی نرم معلوم ہوتا ہے لیکن ہوتا سخت ہے جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ اس میں وٹامن ای بکثرت پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اب اس کے تیل میں سے بناسپتی گھی بنایا جاتا ہے جو ملک کی ۲۵٪ ضروریات پوری کرتا ہے۔

رنگ:۔ باہر سے سیاہ۔ اندر سے مغز کا رنگ زردی مائل سفید۔ تیل ہلکا زرد۔

ذائقہ:۔ روغن دار چربیلا۔

مقام پیدائش:۔ تمام ہند پاکستان میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

مزاج :- غدی اعصابی (گرم تر) پوست بیخ پنبہ دانہ عضلاتی -

مقدار خوراک :- مغز ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ، تیل ایک تولہ سے ۲ تولہ تک ۔

افعال اثرات غدی محرک ، اعصابی مسکن ، عضلاتی ملین محلل وجالی ہے ۔ مخرج و منفث بلغم ہے ۔

خواص وفوائد ملین ہونے کی وجہ سے پیٹ وسینہ کو نرم کرتا ہے ۔ پوست بیخ پنبہ دانہ چونکہ عضلاتی اثرات رکھتا ہے اس لئے اختناق الرحم میں مفید ہے ۔

مغز پنبہ دانہ ضعف باہ کے لئے مفید ہے ۔ منی کو گاڑھی کرکے امساک پیدا کرتا ہے ۔

اپنے اثرات میں جالی ہونے کی وجہ سے برص وبہق کے لئے مفید خیال کیا جاتا ہے اس کا یہی جالی اثر زخموں کو بند کرتا ہے ۔

محلل ہونے کی وجہ سے سرد قسم کے عضلاتی اعصابی مادوں کو تحلیل کرتا ہے ۔

گائے بھینسوں کو کھلانے سے دودھ کو گاڑھا کرتا ہے اور گھی میں اضافہ کرتا ہے ۔ بنولہ کے اندر سے تیل نکالنے کے بعد جو پھوگ بچتا ہے اسے کھل کہتے ہیں جو گائے بھینسوں کو چارہ میں ملا کر کھلاتے ہیں چونکہ اس سے روغن نکال لیا جاتا ہے اس لئے یہ کھل دودھ میں اضافہ کر دیتی ہے لیکن گھی نہیں بڑھ سکتا ۔ یہی وجہ ہے کہ دودھ بیچنے والے لوگ کھل کو زیادہ سے زیادہ کھلاتے ہیں تاکہ جانور دودھ زیادہ دیں ۔

چونکہ اس کے تیل میں غذائیت بہت ہے لہذا بنولہ کے تیل میں کئی کیمیائی اشیاء ملا کر مصنوعی گھی تیار کرتے ہیں جیسے بناسپتی گھی کہا جاتا ہے چونکہ اس کا گھی بنانے میں بہت ہی کاسٹک جیسی اعصابی چیزیں پڑتی ہیں اس لئے یہ گھی اعصابی تحریک کے مریضوں کے لئے وبال جان بن جاتا ہے ۔ فوراً نزلہ زکام ریشہ پیدا ہو جاتا ہے ریشہ دار کھانسی شروع ہو جاتی ہے لہذا جو اشخاص پہلے ہی ریشہ دزکام دمہ اور بلغمی کھانسی کے مریض ہیں انہیں بناسپتی گھی نہیں کھانا چاہیئے ۔

بورہ ارمنی

نام اردو پاپڑی نمک، ہندی کھاری سون، سنسکرت کھارنج نمک
سندھی چانہور، فارسی بورہ ارمنی۔

تعریف چونکہ یہ نمک ارمینیا سے آتا ہے اس لئے اسے بورہ ارمنی کہتے ہیں
یہ ایک قسم کا نمک یا کھار ہے جو جالی دار بہت ہی ہلکا ہوتا ہے۔
یہ کلر والی زمین یعنی شورہ والی زمین کا شورہ اکٹھا کرکے پانی میں بھگو دیتے ہیں پھر اس
پانی کو بڑی بڑی فرش نما پیٹیوں میں خشک ہونے کے لئے ڈال دیتے ہیں۔
جب پانی اڑ جاتا ہے تو بورہ ارمنی حاصل ہوتا ہے اس کی شکل سانبھر نمک سے ملتی
جلتی ہے۔ جو سمندر کے پانی سے بنایا جاتا ہے چونکہ سستا ہے اس لئے غربا ہی
زیادہ استعمال کرتے ہیں

ذائقہ: ـــــــــ نمکین کھاری

مقدار خوراک: ـــــــــ ۲ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

مقام پیدائش: ـــــ ارمینیا۔ گوالیار۔ بیکانیر اور ریاست پٹیالہ میں

مزاج: ـــــــــ غدی اعصابی (گرم تر)

افعال اثرات قاطع اخلاط غلیظہ اور جالی ہے۔ محلل و مخرج ریاح ہے
زیادہ مقدار میں ملین و مقئ اثر دکھاتا ہے۔ کیمیائی طور
پر خون میں صالح صفرا پیدا کرکے خون کے گاڑھے پن میں رقت پیدا کرتا ہے۔

خواص و فوائد چونکہ محلل ریاح ہے اس لئے مالیخولیا کے مریض کو جو خالص ریاح
کا مریض ہوتا ہے بے حد فائدہ مند ہے۔ اس کی سب سے
بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک طرف یہ ریاح کی پیدائش روکتا ہے تو دوسری طرف پیدا شدہ

ریاح کو تحلیل کر کے خارج کرتا ہے۔

چونکہ خون میں رقت پیدا کرتا ہے اس لئے خون میں سے تمام غلیظ مادے کو خارج کرنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

ٹی بی کے مریض کو جو بدبودار اور غلیظ بلغم آتی ہے اسے چند دنوں میں خارج کرتا ہے

چونکہ غدی اعصابی ہے اس لئے خشک دمہ کے لئے بھروسہ کی دوا ہے۔

جالی ہونے کی وجہ سے آنکھ میں پھولا اور دھند کو کاٹ کر خارج کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے شہد کے ساتھ ملا کر بطور سرمہ آنکھ میں لگاتے ہیں۔

جیسا کہ افعال اثرات میں ملین و مخرج ریاح ہے اس لئے ایسا شخص جسے قبض و ریاح کی زیادتی کی وجہ سے احتلام کی شکایت ہو ایسے شخص کو دو دو ماشہ کی مقدار میں چند دن کھلانا احتلام کی شکایت کو روکتا ہے۔

انہی افعال اثرات کی وجہ سے بواسیر خونی کے لئے یہ ضرر دوا ہے

یادداشت:۔ یاد رکھیں چونکہ یہ شور والی زمین سے تیار کیا جاتا ہے۔ شورہ ایک قسم کا پوٹاشیم ہے جو اپنے اندر کھار و الکلی کے اثرات زیادہ رکھتا ہے۔ الکلی میں تری زیادہ ہے خشکی نام کو بھی نہیں ہے اس لئے بورہ ارمنی میں خشکی بالکل نہیں ہے۔

چونکہ نمک کے اثرات رکھتا ہے اس لئے اس میں گرمی۔ تری کی نسبت زیادہ ہے۔

لہذا یہ غدی اعصابی (گرم تر ہے) نہ کہ گرم خشک۔

طب میں اس کے کئی مرکب بنائے جاتے ہیں۔ جوارش کمونی کا تو یہ جزو اعظم ہے

جوارش کمونی

ھوالشافی:۔ زیرہ سفید مدبر ۱۰ تولہ۔ برگ سداب۔ سونٹھ۔ ہر ایک ۴ تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ بورہ ارمنی ۱ تولہ۔ شہد سہ چند وزن ادویہ

ترکیب تیاری سب ادویہ کو باریک پیس کر شہد کو گرم کر کے ملا دیں۔

مقدار خوراک:۔ ۷ ماشہ سے ۱ تولہ تک ہمراہ چائے یا عرق سونف سے

افعال اثرات:۔ ——— غدی اعصابی

خواص و فوائد:۔ مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے بہترین مرکب ہے

بُوزیدان

نام:۔ ——— عربی مستعجلہ ۔ فارسی بوزیدان ۔

تعارف سفید رنگ کی ٹھوس اور سخت جڑ ہے ۔ جو حجم اور طول میں انگلی کے برابر ہوتی ہے ۔ اس کے اوپر لکیریں کھینچی ہوتی ہیں ۔ یہ ستاور کی شکل کی ہوتی ہے اس لئے اسے اناوری بھی کہتے ہیں ۔ لیکن ستاور کا رنگ خاکستری مائل سرخ ہوتا ہے اور بوزیدان کا رنگ سفید ہوتا ہے ۔

ذائقہ:۔ ——— قدرے شیریں

مزاج:۔ ——— غدی اعصابی

رنگ:۔ ——— عقرقرحا کی مانند لیکن اس کا ذائقہ تیز نہیں ۔

افعال اثرات غدد کو مشینی تحریک میں تیز کرنے کے لئے اور صفرا کو خارج کرنے کے لئے محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے ۔ ملطف و مدر بول ہے ۔ مقوی باہ ہے ۔

خواص و فوائد چونکہ غدی اعصابی ہے اس لئے جب عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ضعف باہ کی شکایت ہو تو اس کے استعمال سے فوراً خشکی کم اور اعتدال پر آ کر قوت باہ بحال ہو جاتی ہے ۔ نر ہونے

کی وجہ سے ملطف بھی ہے۔
چونکہ جگر کا فعل تیز کر کے عضلات کی بجائے۔ اعصاب سے جوڑ دیتی ہے جس سے جسم میں خاص رطوبات چاہے صفرا ہو چاہے استسقاء کی رطوبات چاہے پیشاب کی بندش فوراً خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ انہی افعال اثرات کی وجہ سے اسے مدر بول کہا جاتا ہے۔
رطوبات کی پیدائش۔ رکاوٹ اور اخراج کا قانون ہر ماہر فن و معالج کو اچھی طرح آنا چاہیئے۔ لہٰذا جاننا چاہیئے کہ حقیقی رطوبات عضلات و قلب کے تحت پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی رکاوٹ جگر و غدد کے تحت ہے۔ ان کا اخراج اعصاب کے ذمے ہے۔
اسی اصول کے تحت بندش رطوبات یا بندش بول کا علاج بے خوف و خطر کیا جاتا ہے۔ مثلاً جب پیشاب کی پیدائش تو ہو لیکن غدد و جگر اپنی تحریک سے اس حد تک روک لیں کہ کچھ بھی خارج نہ ہونے دیں۔ اگر کچھ خارج بھی ہو تو ایک دو قطرے سے زیادہ تر ہو تو ایسے موقع پر غدی اعصابی یا اعصابی غدی ادویہ بلکہ اعصابی عضلاتی ادویہ بھی موقع و محل کے مطابق دی جا سکتی ہیں جن میں قلمی شورہ۔ جوکھار۔ گل کیسو۔ بوزیدان۔ سہاگہ۔ ملٹھی۔ وغیرہ۔
لیکن جب اعصابی تحریک کی وجہ سے رطوبات اس حد تک اخراج پا جائیں کہ مثانہ میں رطوبات ہی ختم ہو جائیں۔ دوسری طرف عضلات میں سکون کی وجہ سے پیشاب کی پیدائش بند ہو جائے یا اخراج کی نسبت کم ہو تو ایسے موقع پر محرک عضلات ادویہ استعمال کرانی پڑتی ہیں تاکہ پہلے پیشاب کی پیدائش ہو پھر خارج ہو۔ ایسے موقع پر لونگ، جائفل، جلوتری۔ شنگرف۔ کچلہ۔ اور دوسری عضلاتی ادویہ استعمال کرائی جاتی ہیں۔
یادداشت ۴، مدر بول ملطف اور صفراوی مادوں کو خارج کرنے کی صلاحیت رکھنے کی وجہ سے گرم تر ہے نہ کہ گرم خشک۔

دوسرے شدید اعصابی ادویہ نامردی پیدا کرتی ہیں لیکن بوزیدان مقوی باہ ہے
اور ملطف ہے اس لئے بھی اس کا مزاج گرم تر (غدی اعصابی) بنتا ہے۔
مثلاً لبوب کے تمام اجزا گرم تر ہوتے ہیں جو خود مقوی باہ ہے۔

پارس پیپل

نام ہندی پارس پیپل، بنگالی پراش، گجراتی پارش پیلپو، انگریزی TULIP

تعرف یہ ایک متوسط قد کا پودا ہے، پھول کٹوری دار اونچے کنارے والے اس کے پتے پان کی مانند نوک دار ہوتے ہیں۔ پھل بھنڈی کی مانند ہوتے ہیں۔

ذائقہ:۔ ——— پھل ترش، جڑ شیریں

مقام پیدائش:۔ ——— بنگال برما۔ مغربی و مشرقی گھاٹ۔ لنکا۔

مقدار خوراک خشک پھل ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ
زیادہ تر بیرونی طور پر یہ استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج:۔ ——— غدی اعصابی

افعال اثرات:۔ غدی محرک، اعصابی مسکن اور عضلاتی محلل ہے۔

خواص و فوائد چونکہ غدی اعصابی ہے اس لئے عضلاتی تحریک کی علامات میں خصوصیت سے مفید ہے۔ جن میں چنبل داد اور خارش قابل ذکر ہیں۔ اِن علامات کو رفع کرنے کے لئے اس کے پھل سے جو زرد رنگ کا لیسدار مادہ نکلتا ہے اسے بطور لیپ استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح غدی عضلاتی زہروں کے لئے بھی خصوصیت سے مفید ہے۔ خصوصاً اس وقت جب بچھو اور کنکھجورا کاٹ لے جونہی اس کے پھل کا رس لگاتے ہیں فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔

یادداشت

پارس پیپل کو چونکہ اندرونی طور پر بہت کم استعمال کیا جاتا ہے اس لئے کسی بھی کتاب المفردات کے مصنف نے اس کا مزاج نہیں لکھا جس سے فنی طور پر بہت کمی رہ گئی ہے۔

یاد رکھیں فنی طور پر کسی دوا کو سمجھنے کے لئے اور اس پر نئی نئی تحقیقات کرنے کیلئے صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر محقق کے سامنے کسی شئے کا مزاج سامنے ہو تاکہ اس کے غلط استعمال سے ہونے والے نقصانات سے بچا جا سکے۔

پھر یاد رکھیں کسی دوا کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد اس کے مزاج کے تحت وارد ہوتے ہیں۔ اس لئے جب انہوں نے پارس پیپل کو خارش چنبل اور داد اور بچھو کے کاٹے ہوئے کے لئے مفید پایا ہے تو انہیں کونسی دشواری تھی جس وجہ سے وہ اس کا مزاج قائم نہ کر سکے۔ چونکہ یہ ان علامات کے لئے مفید ہے اس لئے یہ غدی اعصابی ہے۔

پالک

نام — عربی اسفاناخ، فارسی اسپاناخ، بنگلہ پالم ساگ، مرہٹی پوئی ساگ

انگریزی ——— SPINACH

تعریف — لمبے زیادہ چوڑے کم پتوں والا ساگ ہے۔ پتوں کے نیچے رگیں سی ہوتی ہیں۔ بعض میں ان کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ شاخوں کا رنگ سرخی مائل سبز۔ اس کے پتے کا ساگ اکیلا یا سرسوں کے ساگ میں ملا کر کھاتے ہیں۔ اس کے تخم بھی دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

رنگ: ——— پتے سبز۔ شاخیں سرخی مائل۔

ذائقہ: ——— نمکین

مقدار خوراک | ترکاری کی صورت میں حسب منشاء ، پتوں کا پانی ۵ تولہ تخم ۵ ماشہ تا ۶ ماشہ ۔

افعال اثرات | غدی محرک ، عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ملین ۔ ملطف ، مدر بول ہے ۔

خواص وفوائد | غدی اعصابی ہونے کی وجہ سے گردہ مثانہ کی پتھری توڑ دیتا ہے ، تقطیر بول وعسر البول کو مفید ہے ۔

ملین ہونے کی وجہ سے بہت اچھی قبض کشا غذا ئے دوائی ہے ۔

معدہ کی سوزش ۔ پیاس اور گرمی کے بخاروں کیلئے مفید ہے ۔ خشک مزاج والوں کے لئے بہترین چیز ہے ۔

قلب میں تحلیل کر کے پیٹ کے ریاحی دردوں کو اور درد دل کو تسکین دیتا ہے ۔

پالک کا ساگ یا شیرہ تپ دق اور سل کے لئے بے حد مفید ہے اعلیٰ درجہ کا بے ضرر ملین ہے ۔ غدی اعصابی اثرات کی وجہ سے یرقان کو خصوصیت سے مفید ہے ۔

پالک کے بیج میں بھی یہی افعال اثرات ہیں ۔ پالک کے علاوہ اس کی ایک اور قسم پالک جوہی بھی ہے ۔

یادداشت | پالک کا مزاج ہر کتاب المفردات میں سرد تر لکھا ہے لیکن اس کے افعال اثرات غدی اعصابی تسلیم کئے ہیں ۔ چونکہ پالک سوزش معدہ ۔ سوزش بول ۔ اور تقطیر بول کو فوراً رفع کرتا ہے ۔ محلل ہونے کی وجہ سے عضلاتی دردوں کو روکتا ہے ۔

تپ دق اور یرقان کو رفع کرتا ہے ۔ اس لئے اس کا مزاج گرم تر غدی اعصابی ہے نہ کہ سرد تر اعصابی عضلاتی ۔

پدماکھ

نام ہندی پدماکھ، بنگالی پدم کاشٹھ، گجراتی پدم کاٹھی، تلنگو پدم چیکا،
سنسکرت پدمک، انگریزی

تعارف ایک پہاڑی درخت کا تنا ہوتا ہے جو چکنا اور سرخی مائل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اُسے بے ترتیب چھوٹے چھوٹے پتے اور پھول لگتے ہیں لیکن اسے پھل نہیں لگتا۔
پدماکھ کی لکڑی کو سونگھنے سے کنول کے پھولوں جیسی دھیمی دھیمی میٹھی خوشبو آتی ہے۔ پہاڑی لوگ اس کی شاخوں کی چھڑیاں بناتے ہیں۔ کیونکہ ان پر خوبصورت چکنا چھلکا ہوتا ہے اور اوپر کا سرا گولائی میں مڑا ہوا ہوتا ہے۔ شملہ میں اس کی چھڑیاں عام فروخت ہوتی ہیں اس کی چھال ہی دوائی مستعمل ہے۔

رنگ: ــــ تنا۔ سرخ سیاہی مائل۔ پھول سفید۔ بعضے سرخی مائل۔

ذائقہ: ـــــــــ تلخ کسیلا۔

مقدار خوراک: ـــــــــ ۳ ماشہ تا ۶ ماشہ

مقام پیدائش: شملہ، گڑھوال، سکم، بھوٹان، ڈلہوزی، منصوری نینی تال۔

مزاج: ـــــــــ غدی اعصابی

افعال اثرات غدی محرک، اعصابی مسکن اور عضلاتی محلل ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں صفرا و حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔

خواص و فوائد محلل عضلات۔ محافظ حرارت عزیزی۔
پدماکھ مناسب بدرقہ کے کھلانا خونی بواسیر، سیلان خون نکسیر، کثرت حیض۔ اور اسقاط حمل کے لئے بے حد مفید ہے۔

محافظ حرارت غریزی ہونے کی وجہ سے سوداوی و خشکی کے دردوں کیلئے بہترین دوا ہے
اس کے علاوہ نفخ شکم و ریح معدہ۔ درد معدہ کے لئے اس کا سفوف عرق سونف
کے ساتھ کھلانا فائدہ مند ہے۔ غدی اعصابی اور مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے یرقان کو
بھی نافع ہے۔

سفوف بندش

نسخہ: سفوف پدماکھ ، ریوند خطائی، نوشادر، گل سرخ ، کہربا شمعی

سفوف پدماکھ	ریوند خطائی	نوشادر	گل سرخ	کہربا شمعی
۱ تولہ	۶ ماشہ	۱۰ ماشہ	۹ ماشہ	۳ ماشہ

ترکیب تیاری
کہربا شمعی کو علیحدہ باریک کریں پھر تمام ادویہ کو باریک کرکے کہربا
میں شامل کردیں۔

فوائد
اعصابی غدی نسخہ ہے۔ اسے ۳-۲ ماشہ کی مقدار
میں دن میں تین چار بار دینے سے ہر قسم کا جریان خون بند ہو جاتا ہے۔

پٹول

نام
پنجابی پرول ، ہندی کڑوا پرول۔ گجراتی ٹپول ، بنگلہ پلتا پلتا۔

نام
سنسکرت پٹول ، انگریزی WILD SNAKE GOURD

تعارف
ایک بیل دار بوٹی کا پھل ہے جو امرود کے پھل کے برابر ہوتا ہے۔
پھل پر لمبائی میں لکیریں ہوتی ہیں۔ اس کے اندر اس کا بیج ہوتا ہے
جو قدرے سخت ہوتا ہے۔ رنگ تخم کا سفید ہوتا ہے۔ تخم کو نکال کر گوشت اور گھی میں
پکا کر کھاتے ہیں جو نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ اس کے پتے پانچ انگلیوں کے مشابہ ہوتے
ہیں لیکن چکنے ہوتے ہیں۔

رنگ :- پھول سفید، خام پھل سبز نیلگوں۔ پختہ ہونے پر سرخی مائل سفید،

ذائقہ :- ——— شیریں و تلخ، دو قسم کا ہوتا ہے۔

مقام پیدائش مغربی پنجاب، یوپی، مشرقی بنگال۔ کڑوا پرول خودرو جنگلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :- بیل اور پتے ۶ ماشہ سے ۱ تولہ تک

مزاج :- ——— غدی اعصابی (گرم تر)

افعال اثرات :- ——— غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔

خواص وفوائد ملین۔ مخرج صفرا۔ مولد صالح رطوبات وخون۔ دافع صفراوی بخار۔ اور غدی اعصابی اثرات رکھتا ہے۔

چونکہ پرول میں غذائی اجزاء بہت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے گوشت کے ہمراہ بکثرت کھاتے ہیں۔ زود ہضم ہونے کی وجہ سے صفراوی مریضوں کے لئے بیحد اچھی ترکاری ہے چونکہ مخرج صفرا وحرارت ہے اس لئے اس کو مع پتوں کے کوٹ کر پانی نکال لیتے ہیں اور پرانے بخاروں میں پلاتے ہیں۔ اس کا ذائقہ اچھا کرنے اور اثرات بڑھانے کے لئے اس کے ساتھ کشنیز اور سیاہ مرچ ملا کر پلاتے ہیں۔

ملین ہونے کی وجہ سے قبض کشا ہے خصوصاً اس وقت جب پیچش سدی ہو۔ یرقان میں دوسری ادویہ کے ساتھ ملا کر اس کا پانی پلانا بیحد فائدہ مند ہے۔

یادداشت مخزن الادویہ کے مصنف حکیم وڈاکٹر اللہ رکھا صاحب پرول کے افعال اثرات لکھتے ہیں "کہ یہ مقوی دل، مشتہی طعام، مبہی۔ دافع کھانسی وفساد بلغم۔ خون۔ صفرا۔ اور سودا کا ہے"

قارئین :- خود اندازہ لگائیں کہ کتنا متضاد مضمون ہے کہ ایک ہی دوا سے چار خلطوں کی صفائی کی جارہی ہے۔ ان کے خمیر وفساد کی اصلاح کی جارہی ہے جو طبی قوانین

کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

حکیم محمد کبیرالدین اپنی مخزن المفردات میں اِن عنوانات میں لکھتے ہیں۔

نفع خاص :۔ دافع فساد اخلاط ثلاثہ ۔ مضر :۔ گرم مزاجوں کے لئے۔

مصلح :۔ کشنیز خشک وتر۔ بدل :۔ رائی

جو جو اعتراض پہلے حکیم اللہ رکھا کی تحریر پر تھے اس سے بھی زیادہ حکیم کبیرالدین کی تحریر پر پیدا ہوتے ہیں۔

ان کی تحریر پر پہلا اعتراض تو وہی ہے جو حکیم اللہ رکھا کی تحریر پر تھا یعنی دفع فساد اخلاط ثلاثہ جو کسی صورت میں بھی ممکن نہیں ہے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جب کہ اس کا مزاج گرم تر ہے تو یہ گرم مزاجوں کے لئے کیسے مضر ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی مریض میں پہلے سے ہی گرمی تری زیادہ ہو اور اسے بغیر سوچے سمجھے کھلایا جائے۔ ورنہ جب جگر و غدد میں سکون ہوگا جسم جگر کے سکون کو رفع کئے بغیر یعنی جگر کو تحریک میں لائے بغیر کیسے شفا ہوگی ؟ اسی طرح جب حرارت غریزی کی انتہائی ضرورت ہوگی تو حرارت کی کمی کو پورا کیے بغیر کیسے آرام ہوگا۔

یاد رکھیں :۔ اگر ہر دوا کو اسی کے مزاج والے عضو کے لئے مضر سمجھا جائے تو ہم کسی بھی دوا سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

اسی طرح آپ نے رائی کو پلول کا بدل لکھا ہے۔ لیکن پلول کو گرم تر لکھنے کے باوجود رائی کو جسے آپ نے اپنی ہی کتاب میں گرم خشک لکھا ہے صحیح نہیں ہے کیا گرم تر شے کسی گرم خشک دوا کی بدل ہو سکتی ہے۔

قارئین :۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے بزرگوں کی توہین یا تضحیک کی جا رہی ہے۔ میں اپنے بزرگوں کو نہایت احترام و عقیدت سے یاد رکھتا ہوں میں نے بھی انہیں

کی وساطت سے یہ علم حاصل کیا ہے۔
جو کچھ میں لکھ رکھا ہوں وہ اصلاح و تجدید کے لئے لکھ رہا ہوں۔ ہمارے بزرگوں نے
اس زمانے کے مطابق جو جو اصلاح و تجدید کی وہ اگرچہ اس وقت کے مناسب حال تھی۔ ہم بھی
اس زمانے میں ہوتے تو اس سے زیادہ عمدہ اصلاح نہ کر سکتے تھے۔ مگر اس موجودہ
زمانے کے ارتقاء نے ان کی بھی بہت سی باتوں کو غلط اور غیر صحیح ثابت کر دیا ہے
اس واسطے ہم مجبور ہیں کہ ان کی ان غیر صحیح باتوں کی تغلیط کریں۔ اس واسطے میں
اپنے ہم عصر یونانی اطباء سے معافی کا خواستگار ہوں۔ اگر ان بزرگ متقدمین کی غلطیوں
اور خطاؤں کے اظہار میں مجھ سے کوئی ناملائم الفاظ لکھے جائیں تو مجھے معاف فرمائیں۔

پنیر

نام:۔ فارسی پنیر، عربی جبن۔ انگریزی چیز CHEESE

تعارف پنیر دودھ کو پھاڑ کر مائیت کو جدا کر کے تیار کیا جاتا ہے
اس میں روغنی اجزا بکثرت پائے جاتے ہیں۔

رنگ:۔ سفید زردی مائل۔

ذائقہ:۔ پھیکا۔ قدرے شور

مزاج:۔ غدی اعصابی (گرم تر)

مقدار خوراک:۔ ۱ تولہ سے ۲ تولہ تک

افعال اثرات نہایت مقوی غذا لئے دوائی ہے۔ روغن غذا کا
عمدہ بدل ہے۔ غدی اعصابی ہے یعنی جگر
غدد خصوصاً نالی دار غدد کے فعل کو تیز کرتا ہے۔ محلل عضلات ہے۔ تر ہونے
وجہ سے مقوی دماغ ہے۔

خواص و فوائد

مرطب، ملین، اور مولد رطوبات صالح ہے
چونکہ یہ رطب غذائے دوائی ہے اس لئے ایسے مریضوں کو کھلایا جاتا ہے جنہیں بے انتہا خشکی سے معدہ انتڑیوں میں غذا کے ہضم کرنے کا نظام ناقص ہو جائے۔ چربی انتہائی کم ہو جائے۔ خون میں سوداویت کا غلبہ ہو۔ معدہ اور انتڑیاں میں ریاح اور نفخ ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے معدہ میں درد اور قبض ہو۔ ان علامات کی موجودگی میں تیز طبیعت کو نرم کرتا ہے خشکی رفع کر کے معدہ کی سوزش کو زائل کرتا ہے۔ قبض رفع ہو جاتی ہے۔ کثرت غذائیت کی وجہ سے بدن کو فربہ کرتا ہے۔
چونکہ اس میں گرمی تری کا اثر زیادہ پایا جاتا ہے اسی لئے یہ دیر ہضم ہے۔ گرم تر اور محلل عضلات ہونے کی وجہ سے عضلات کی سوزش کو نیست ونابود کر کے منہ سے خون آنے کو بند کرتا ہے۔ بلکہ اس کے استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ سے خون آرہا ہو فوراً بند ہو جاتا ہے۔

نوٹ:- یاد رکھیں پنیر میں رطوبت کا اثر بہت پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں بہت جلد خمیر پیدا ہو کر بدبو شروع ہو جاتی ہے جسے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

یادداشت

جو پنیر صرف دودھ کو پھاڑ کر استعمال کیا جاتا ہے اس کا مزاج تر گرم اعصابی غدی ہوتا ہے۔ لیکن جو پنیر نمک چھڑک کر رطوبت کو بالکل خارج کر کے تیار کیا جاتا ہے اس کا مزاج غدی اعصابی گرم تر ہوتا ہے۔
یاد رکھیں پنیر میں روغنیت بہت زیادہ ہے جو حقیقت میں گھی ہی ہوتا ہے۔ گھی کا مزاج بھی سرد تر تسلیم نہیں کیا بلکہ ہمیشہ گرم تر تسلیم کیا ہے۔ اسی لئے پنیر میں جزوی طور پر گھی ہی زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے اس کا مزاج گرم تر ہے نہ کہ سرد تر۔ جیسا کہ ہر کتاب المفردات کے مصنفوں نے اس کا مزاج سرد تر لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

پیپلی

نام عربی دار فلفل ، فارسی فلفل دراز، ہندی پیپل، سندھی پپر بنگلہ پپلی ، پنجابی مگھاں ، انگریزی LONG PEPPER

تعرف پھل شہتوت کے ہم شکل ہے اور ایک بیل دار بوٹی پر لگتا ہے لیکن شہتوت سے قدرے چھوٹا۔ جب پیپلی پک جاتی ہے تو اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اس کی سطح کھردری ہوتی ہے اس کی جڑ کو ہی پپلامول کہتے ہیں۔

رنگ :۔ ——— بھورا سیاہی مائل

ذائقہ :۔ ——— قدرے تیز و تلخ

مقدار خوراک ——— ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ

مقام پیدائش ——— یوپی۔ سی پی۔ نیپال، آسام۔ اور بنگال میں پیدا ہوتا ہے۔

افعال اثرات غدی اعصابی یعنی غدد میں عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین کے ساتھ مقوی صورت پیدا کرتا ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں خشکی کم کر کے حرارت کے اثر کو بڑھا دیتا ہے۔ جونہی حرارت بڑھتی ہے خون میں تری کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

خواص مولد و مخرج صفرا، دافع سودا۔ اور بستہ شدہ غلیظ بلغم کا مخرج، قاتل کرم شکم خصوصاً کدو دانے۔ خون میں رقت و لطافت پیدا کرتا ہے کاسر ریاح۔ مقوی معدہ، مجفف محلل اور جالی ہے۔

فوائد مقوی معدہ و کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے اپھارا۔ دافع نفخ ہے خصوصاً مالیخولیا کے مریضوں کے پیٹ کے ریاح کو تحلیل کر کے خارج

کرتی ہے۔

اطباء اسے قاتل کرم شکم سمجھ کر ہر قسم کے پیٹ کے کیڑوں کو خارج کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جو صحیح نہیں ہے۔ چونکہ پیٹ میں کیڑوں کی پیدائش مختلف تحاریک سے ہوتی ہے اس لئے یہ ہر قسم کی تحریک سے پیدا ہونے والے کیڑوں کیلئے قطعاً مفید نہیں ہے البتہ عضلاتی تحریک سے جو کدو دانے پیدا ہوتے ہیں ان کے لئے یہ خصوصیت سے مفید ہے۔ غدی اعصابی ہونے کی وجہ سے خلط سوداکو کلی طور پر ختم کرتی ہے پیپل سنڈھ کا مزاج رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی مرکبات میں حکما سنڈھ کے ساتھ اسے استعمال کرتے ہیں خصوصاً جوارشات میں۔ جو درد شکم کھٹی ڈکاریں۔ بادگولہ اپھارا و نفخ شکم کو مفید ہیں۔ چونکہ خون میں حرارت کے ساتھ رطوبت بھی بڑھاتی ہے اس لئے یہ خون میں رقت و لطافت پیدا کرتی ہے جس سے عضلاتی تحریک سے ہونے والے پھوڑے پھنسیوں۔ خارش۔ چنبل۔ داد۔ اور بواسیر کے لئے بہترین دوا ہے جریان خون کو بند کرتی ہے۔ بعض حکما اسے مدر حیض بھی سمجھتے ہیں حقیقت میں یہ مدر حیض افعال نہیں رکھتی۔ بلکہ عسر الطمث کے لئے مفید ہے جو اس سے جدا علامت ہے چونکہ خون میں رقت بڑھاتی ہے اس لئے یہ نقرس۔ وجع المفاصل۔ عرق النساء دائیں طرف کیلئے بہترین دوا ہے۔

چونکہ جالی اور محلل ہے اس لئے یہ پھولا آنکھ تحلیل کرنے کے لئے مناسب ادویہ کے ساتھ رگڑ کر بصورت سرمہ آنکھ میں لگاتے ہیں۔

اسی طرح محرا اثر کی وجہ سے عظم طحال و عظم جگر دور کرنے کے لئے لیپ کرتے ہیں جس سے جگر و طحال میں تحریک و سکیڑ پیدا ہو کر اصل حالت پر آجاتے ہیں۔

جوارش کمونی

ھوالشافی	زیرہ سفید مدبر	برگ سداب	سنڈھ	فلفل سیاہ	فلفل دراز	پودینہ	شہد
	١٠ تولہ	۴ تولہ	۴ تولہ	۳ تولہ	۳ تولہ	۳ تولہ	سہ چند وزن ادویہ

ترکیب تیاری :- شہد کو گرم کرکے اس میں ادویہ مذکورہ پیس کر شامل کر دیں۔

مقدار خوراک :- ۶ ماشہ سے ١ تولہ تک ہمراہ تازہ پانی یا عرق سونف

افعال اثرات :- غدی اعصابی

فوائد :- درد شکم، کھٹی ڈکاریں، اپھارا۔ بدہضمی اور باؤ گولہ کیلئے مفید ہے

پیپلا مول

نام عربی اصل الفلفل۔ بیخ دار فلفل، فارسی فلفل مویہ، سنسکرت پیلی پومم،
انگریزی —— PIPER LONGUM ROOT OF

تعارف فلفل دراز کی گرہ دار جڑ ہے۔ اس کی شکل آیسارون دنگمرہ سے مشابہ ہوتی ہے۔

رنگ :- خاکستری سیاہی مائل، توڑنے پر اندر سے سفید

ذائقہ :- چرپرا۔ تند و تیز چبھن دار سنڈھ جیسا

مقام پیدائش مدنا پور۔ (بنگال)، نینی تال۔ یوپی، نیپال، اور آسام کے سایہ دار مقامات۔

مقدار خوراک :- ١ ماشہ سے ٢ ماشہ تک

مزاج :- گرم تر درجہ دوم

افعال اثرات :- محرک غدد، محلل عضلات اور مقوی اعصاب و دماغ ہے۔

کیمیائی طور پر خون میں بلغم اور کھاری پن بڑھاتا ہے۔ یعنی صفرا کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے جس سے رطوبت پیدا ہو کر خشکی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

خواص و فوائد مقوی معدہ، کاسر ریاح۔ مسخن محلل۔ جالی۔ دافع بلغم مخرج صفرا۔ اور مولد حرارت غریزی۔

غدی اعصابی گرم تر ہونے کی وجہ سے فاضل صفرا کو خون سے خارج کرتا ہے جس سے صفرا کی زیادتی سے پیدا ہونے والی علامات جن میں یرقان۔ تہوّج اور استسقاء قابل ذکر ہیں۔ چونکہ محلل عضلات ہے اس لئے ضعف معدہ۔ قولنج۔ اور نفخ شکم کے لئے بہترین دوا ہے۔ اس میں حرارت کے ساتھ تری کا اثر ہے اس لئے یہ نالی دار غدد میں سکیڑ پیدا کر کے عظم جگر اور نالی دار غدد کے سکون کو دور کرتا ہے۔ نہ صرف جگر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ بلکہ تمام مخرج کی غشاء کا فعل درست ہو جاتا ہے۔

خاص بات:۔ پیپلا مول میں خاص بات یہ ہے کہ بے انتہا کاسر ریاح اور مخرج صفرا ہے۔ چندہی دنوں میں ریاحی دردوں کو رفع کرتا ہے۔ جگر میں تیزی پیدا کر کے شب کوری میں فائدہ مند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا سفوف کلیجی میں ملا کر پکا کر شب کوری کے مریض کو کھلاتے ہیں۔

چونکہ جالی اثر رکھتا ہے اس لئے اسے عظم جگر و طحال پر لیپ کے طور پر استعمال کرتے ہیں اسی طرح گلے میں بلغم کے خشک ہونے پر اسے معجون بنا کر چٹاتے ہیں جس سے تمام بلغم چھٹ کر گلا صاف ہو جاتا ہے اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔

یادداشت:۔ یاد رکھیں جو دوا صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اخراج بھی کرے اسے گرم خشک نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ صفرا اس وقت تک اخراج نہیں پاتا جب تک گرم تر غذا و دوا استعمال نہ کرائی جائے۔

دوسری خاص بات یہ ہے کہ نالی دار غدد گرم تر اغذیہ ادویہ اشیاء سے اپنی رطوبات اخراج کرتے ہیں اس لئے چونکہ صفرا بھی نالی دار غدد کے ذریعے اخراج پاتا ہے اور پپلامول صفرا کے اخراج میں زیادتی کر دیتا ہے اس لئے پپلاموں کا مزاج گرم تر ہے نہ کہ گرم خشک ۔

تخم کشوث

نام

فارسی میں تخم برش کہتے ہیں، ہندی امرلتہ کے بیج، عربی بزرالکشوث
پنجابی امربیل کے بیج، یونانی تیرو طوس
انگریزی VITIS CARNOSA SEEDS ۔

تعارف

سرسوں کے بیجوں کی جسامت کے نہایت گول گول بیج ہیں اماس کی بیل ایک قسم کا گھاس ہی ہے جو درختوں پر نشو ونما پاتی ہے ۔ اسے عام طور پر امربیل ۔ اکاس بیل ۔ لوط اور امرلتہ کے نام سے پکارتے ہیں ۔ یہ بوٹی پتلی پتلی رسیوں کی مانند درختوں پر پھیلی ہوتی ہے ۔ خدا کی قدرت کا یہ ایک عظیم کرشمہ ہے کہ یہ بغیر جڑ کے نشوونما پاتی ہے ۔ میرے ذاتی تجربہ میں آیا ہے کہ میں نے اسی تھوڑی توڑ کر اپنی دکان میں سوکھنے کیلئے رکھ دی یہ سردیوں کا موسم تھا ۔ پندرہ بیس دن بعد جب میں نے اس کو کسی نسخہ میں شامل کرنے کے لئے دیکھا تو وہ پہلے سے بڑھ کر دگنی ہو چکی تھی اور بالکل تازہ حالت میں ہی تھی ۔ شاخیں گول گول زردی مائل ۔ بغیر چھلکا کے رطوبتی ہوتی ہے ۔ اس کے پھول گچھوں میں لگتے ہیں جن کا رنگ سفید ہوتا ہے ۔ ان پھولوں کے اندر ہی ان کے تخم پیدا ہوتے ہیں جنہیں کشوث کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔

یاد رہے یہ بوٹی کانٹے دار درختوں پر زیادہ عاشق ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر بیریوں پر پلتی ہے ۔ سفیدی مائل کشوث کو کشوث بلخی کہتے ہیں ۔

یہ بات یاد رکھیں کہ اسے تمام مفردات کی کتب میں اجوائن خراسانی کے مشابہ لکھا ہے
لیکن ایسا نہیں ہے۔ اجوائن خراسانی کے بیج چپٹے سفید یا سیاہی مائل ہوتے ہیں
لیکن کنوث بالکل گول سرسوں کی مانند ہوتے ہیں

رنگ | سرخی مائل بزوری۔ بعض زرد سفیدی مائل اور بعض سیاہ ہوتے ہیں

ذائقہ: ـــــــ تلخ کسیلا

مقام پیدائش ـــ ہندوستان، پاکستان، ایران کے ہر علاقہ میں پائی جاتی ہے

مقدار خوراک ـــــ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک

مزاج | ـــــ غدی اعصابی گرم تر۔

افعال اثرات | غدی اعصابی ملین ہے۔ یعنی محرک جگر۔ محلل قلب و عضلات اور مسکن اعصاب و دماغ ہے۔

خواص و فوائد | ملطف، مفتح۔ مقوی دماغ و جگر ہے۔ محلل اورام ہے کاسر ریاح۔ مدر بول و حیض۔ مخرج غلیظ اخلاط یعنی سوداوی کو خارج کرتا ہے۔ نافع یرقان سکنجبین کے ساتھ بہترین مسہل صفرا خاصیت رکھتا ہے۔
غدی اعصابی ملین ہونے کی وجہ سے جگر کو مشینی طور پر تحریک غلیظ اخلاط کو خارج کرتا ہے۔ ہر قسم کی سوداوی و سردی خشکی کی غیر طبعی علامات میں انتہائی مفید ہے۔
چنانچہ وجع المفاصل۔ نقرس۔ اور ریحی دردوں کے لئے اندرونی بیرونی طور پر استعمال سے بے حد فائدہ دیتا ہے۔
خون میں صالح رطوبات کا اضافہ کر کے خشکی کو دور کرتا ہے۔ ہر قسم کے اخراج خون کو روکتا ہے۔ عضلات میں شدید تحلیل پیدا کر کے خوب پسینہ لاتا ہے۔
بندش بول اور تقطیر بول کو اپنی ارادی قوت سے درست کرتا ہے۔ اس مقصد کیلئے

اسے عام طور پر شربت بزوری کے ساتھ شامل کر کے استعمال کرتے ہیں۔
چونکہ غدی تحریک ہے اس لئے جب عضلاتی تحریک سے طحال یا جگر میں عظم ہو چکا ہو تو اس وقت اس کا استعمال بے حد فائدہ مند ہے۔ نہ صرف جگر و طحال کا عظم دور ہو جاتا ہے بلکہ عضلاتی تحریک کی تمام غیر طبعی علامات دور ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اس کے استعمال سے دائمی قبض۔ پیٹ کے فضلات۔ بواسیر خونی و بادی۔ خارش وغیرہ دور ہو جاتی ہے۔
اپنی لطافت و محلل اثر سے معدہ و امعاء کے ریاح کو تحلیل کر کے خارج کرتا ہے۔ عضلاتی اورام و درد کو روکنے کیلئے اس کی بیل کو پانی میں اُبال کر اورام پر پانی ڈالتے ہیں اور بعد میں ابلی ہوئی بیل کو ورم کی جگہ پہ باندھتے ہیں۔
معدہ میں سوزش سے ہچکی ہو تو اس کا استعمال فوری فائدہ مند ہے۔ چونکہ غدی اعصابی ہے اس لئے فاضل صفرا کو خارج کر کے یرقان جیسی غیر طبعی علامت کو چند دنوں میں درست کرتا ہے۔
یاد رکھیں غدی عضلاتی تحریک سے عضلات میں تحلیل ہو کر چکر آیا کرتے ہیں۔ اس وقت اس کو شربت بزوری کی صورت میں استعمال کرنا چاہیئے فوراً اسکو نہ دیتے ہے چکر ہٹ جاتے ہیں۔ دل کی گھبراہٹ اور بے چینی بھی دور ہو جاتی ہے۔
ہر قسم کے عضلاتی تحریک سے ہوئے والے بخاروں کو روکتا ہے۔ یاد رکھیں عضلاتی تحریک سے ہونے والے بخار عموماً جلد نہیں جایا کرتے۔ مثلاً تپ دق۔ سل کا بخار
یادداشت :۔ کتاب المفردات مصنفہ حکیم اللہ رکھا صاحب نے کثوث کو طحال کے لئے مضر لکھا ہے۔ اور مولانا محمد نجم الغنی صاحب نے اسے جگر و طحال کو قوت دینے والی لکھا ہے۔ اور حکیم محمد کبیر الدین صاحب نے قلب اور پھیپھڑے کیلئے مضر لکھا ہے۔ لیکن کسی بھی مصنف نے کوئی بھی وجہ نہیں لکھی کہ کیوں مضر ہے۔

یاد رکھیں غدی ادویہ ہمیشہ جگر و طحال کو طاقت دیتی ہیں۔ اسی طرح عضلاتی ادویہ عضلات کو قوت دیتی ہیں۔ اور اعصابی ادویہ اعصاب کو لیکن یہ بھی اس وقت طاقت دیں گی جب یہ اعضا مسکن و تسکین کی حالت میں ہوں گے۔ اگر پہلے ہی کوئی عضو شدید تحریک سے خوفناک علامتیں پیدا کر رہا ہے تو اس وقت اس کے مزاج والی ادویہ اشیاء بلکہ اغذیہ تک بھی شدید نقصان دیں گی۔ یہ تو ایک اصول کی بات ہے۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ کوئی کسی دوا کو ایک عضو کے لئے مفید لکھتا ہے اور کوئی اس عضو کو نقصان دہ۔ اور پھر وجہ بھی نہیں لکھتے۔ طالب علم کو کیا حاصل ہو گا وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پاتے گا۔ اور اس دوا کا خوف اس کے دل میں قائم ہو جائے گا کہ وہ اس مجہول دوا کو استعمال کرے یا نہ۔ کہ جس کے متعلق متضاد افعال اثرات پڑھائے گئے ہوں۔

یہی بات کثوث کے متعلق لکھی گئی ہے۔ یعنی کسی نے اس کو طحال کے لئے مفید اور کسی نے مضر لکھا ہے جو اصولاً غلط ہے۔

جل نیم

نام
ہندی میں جل نیم، بنگالی جل براہمی
انگریزی LYCOPUS EUROPAEUS

تعرف
نیم کے پتوں کے مشابہ پتے رکھنے والا۔ اور ذائقہ و بو والا مرطوب مقامات کا پودا ہے جو عام طور پر دریاؤں نہروں، اور کھالوں پر عام پیدا ہوتا ہے۔ اس کا پودا چھتے دار ہوتا ہے۔ اس کو چھوٹا پنکھڑی والا پھول لگتا ہے۔ چونکہ اس کے پتوں کا ذائقہ و بو نیم کی طرح ہوتا ہے۔ اور پانی پر نشو و نما پاتا ہے جس کی وجہ سے۔ اس کا نام جل نیم رکھ دیا ہے۔ رنگ ہرا۔ پھول مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔ کہیں سفید کہیں سیاہ اور کہیں گلابی

لگتے ہیں۔ پتے سبز

ذائقہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تلخ و تیز۔ نیم کے پتوں کے ذائقہ کے مشابہ

مقام پیدائش: ہندو پاک میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ خاص کر چھانگا مانگا کے جنگلات اور ندی نالوں کے کناروں پر کہیں کہیں پیدا ہوتا ہے۔ موسم گرما اور برسات میں اس پر بہار ہوتی ہے۔

مقدار خوراک:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۲ ماشہ سے ۹ ماشہ

مزاج:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گرم تر

افعال اثرات: غدی اعصابی ہے یعنی محرک جگر۔ محلل عضلات۔ مسکن اعصاب ہے۔ فعلی طور پر صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اسے خارج بھی کرتا ہے۔ کیمیائی طور پر بلغم پیدا کر کے خون کی خشکی کو دور کرتا ہے

خواص وفوائد: چونکہ غدی اعصابی ہے۔ اس لئے جگر کو مشینی طور پر تیز کر کے سودا کو شدت کے ساتھ صفرا میں تبدیل کر کے خارج کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے عضلات کی بہت سی غیر طبعی کیمیاوی علامات دور ہو جاتی ہیں۔ جن میں خارش جنبل۔ داد۔ بواسیر۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مصفی خون دافع امراض جگر مانتے ہیں۔ اسے عام طور پر کالی مرچ اور نمک کے ساتھ پیس کر اور سردائی بنا کر پیتے ہیں۔ سنیاسی لوگ اس کے ساتھ چاندی کا کشتہ کرتے ہیں

یادداشت: نیم اگر گرم خشک اثرات و مزاج رکھتا ہے تو جل نیم غدی اعصابی گرم تر مزاج کا حامل ہے۔ نیم کے استعمال سے اگر صفرا کی پیدائش کے ساتھ جسم میں رکاوٹ ہوتی ہے تو جل نیم صفرا کی پیدائش زیادہ مقدار کرنے کے ساتھ خارج بھی کرتا ہے۔ نیم اگر آنکھوں کو نقصان دیتا ہے تو جل نیم اس کے

اثرات کو کم کر دیتا ہے۔ یعنی نیم سے آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ چکر آجاتے ہیں تو جل نیم ان غیر طبعی علامات کو دور کرتا ہے۔

چرچٹہ

نام فارسی خار واژگونہ، سندھی ابت کنڈڑی، ہندی چرچرا۔ مرہٹی اگاڑا پنجابی پٹھکنڈا، انگریزی

تعارف ایک خودرو پیدا ہونے والی بوٹی ہے۔ شاخیں باریک باریک پتے قدرے چوڑے اور کھردرے ہوتے ہیں۔ شاخوں پر چھوٹے چھوٹے پھول لگتے ہیں۔ چرچٹہ کو پٹھکنڈا اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی شاخوں پر جو کانٹے ہوتے ہیں ان کے منہ اوپر کی بجائے نیچے ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص پودے کو نیچے سے پکڑ کر اوپر کو کھینچتا ہے یہ کانٹے الٹے ہونے کی وجہ سے ہاتھوں میں لگ جاتے ہیں اور زخم کر دیتے ہیں۔ پٹھکنڈا ماہ جنوری میں پورے شباب میں ہوتا ہے۔

رنگ: رنگت کے لحاظ سے چرچٹہ کے پھول سرخ و سفید دو قسم کے ہوتے ہیں تخم بھی سرخ ہوتے ہیں۔

مقدار خوراک: ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ، نمک چرچٹہ ۲ رتی سے ۴ رتی

ذائقہ: ———— تلخ

مزاج ———— گرم تر

افعال اثرات غدی اعصابی ہے یعنی محرک غدد، محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت و رطوبت کم مقدار بڑھا دیتا ہے۔ جسم میں کھاری پن کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص: مدر بول، مفتت حصات، دافع زہر عقرب و مار،، ،،یاح۔

دمقوی معدہ وجگر۔ محلل اورام سوداوی۔ منفث بلغم غلیظہ۔ اور مصفیٰ خون ہے اور دافع استسقاء ہے۔

فوائد:۔ ٹھکندا کا تمام پودا جس میں جڑ۔ پتے اور شاخیں ہیں سب کی سب دوائً مستعمل ہیں۔ غدی اعصابی ہونے کی وجہ سے اس کی جڑ۔ پتوں اور شاخوں کو جوش دے کر استسقاء کے مریض کو پلاتے ہیں جس سے جسم کی فاضل صفراوی رطوبات خارج ہو کر استسقاء کو مکمل فائدہ ہو جاتا ہے۔

شدید کھار اور مدر بول ہونے کی وجہ سے بندش بول کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ پتھری گردہ ومثانہ کو نہ صرف تحلیل کر کے خارج کر دیتا ہے بلکہ آئندہ کے لئے اس کی پیدائش روک دیتا ہے۔ گرم خشک زہروں کو جن میں مکھی، بچھو، اور سانپ کے زہر شامل ہیں کو فوراً بے اثر کر دیتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے اندرونی طور پہ کھلایا اور بیرونی طور پر طلاءً استعمال کرتے ہیں۔

یاد رکھیں۔ سانپ اور بچھو کے سخت قسم کے گرم خشک زہر ہیں اور مزاجاً گرم خشک ہیں ان کے لئے گرم تر یا تر گرم دوا یا کھاریں تریاق کا اثر رکھتی ہیں۔ اگر ذرا سی خشک دوا استعمال کرا دی جائے تو سانپ کے کاٹے ہوئے مسموم مریض کو شدید قسم کی سوزش اور خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے بلکہ بعض اشخاص کو سانپ کے زہر سے ہی یہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو انتہائی صفرا اور حرارت کے اجتماع کی علامات ہیں۔

ان کا علاج غدی اعصابی زہریں ہی ہوتی ہیں۔ بشدید صورتوں میں اعصابی زہریں و کھاریں تریاق کا کام دیتی ہیں۔ مثلاً ریٹھا جو ایک شدید قسم کی کھار ہے سانپ کے کاٹے ہوئے مریض کے لئے تریاق کا کام دیتی ہے۔

چرچٹا گرم تر کھار ہونے کی وجہ سے غلیظ بلغم کو رقیق کر کے خارج کرتا ہے جس سے تنگی تنفس دور ہو جاتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں یہ اعصابی دمہ کیلئے قطعاً مفید نہیں ہے۔

کیونکہ کھاریں بالخاصہ رطوبات کی پیدائیش بڑھاتی ہیں۔ جبکہ دمہ کے مریض کو پہلے ہی رطوبات و بلغم کی کثرت ہوتی ہے۔ ہاں اسے عضلاتی دمہ یا خشک کھانسی کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
چرچیٹا کے تمام اجزاء کو جلا کر کھار یا نمک تیار کیا جاتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔

ترکیب نمک چرچٹہ

چرچٹے کے سالم پودے سائے میں خشک کر کے حسب ضرورت لے کر جلا لیتے ہیں۔ اس کے بعد راکھ کو بہت سے پانی میں حل کرتے ہیں۔ ایک دو دن محلول کو ہلاتے رہتے ہیں پھر صاف پانی کو نتھار کر پکاتے ہیں یہاں تک کہ پانی جل جاتا ہے بقایا جو شئے ہوتی ہے اسے نمک کہتے ہیں۔ نمک چرچٹا کو چرچٹے کا کھار بھی کہتے ہیں۔
چرچٹے کا نمک اس کے پودے سے زیادہ تیز اثر ہے۔ اس نمک کو زیادہ تر استسقاء، تہوج اور یرقان کے مریضوں کو بکثرت استعمال کرتے ہیں۔
چرچٹے میں شنگرف۔ اور سم الفار جیسی ذی روح ادویہ کشتہ ہو جاتی ہیں۔
خونی بواسیر رد کنے کے لئے چرچٹے کے پتے کالی مرچ کے ہمراہ دینے سے فوراً فائدہ کرتے ہیں۔

نسخہ برائے یرقان، تہوج، استسقار

هوالشافی

نمک چرچٹا	مرچ سیاہ	ریوند عصارہ	جوکھار	سنڈھ
ا تولہ	ا تولہ	۶ ماشہ	ا تولہ	ا تولہ

باریک کر کے سفوف بنالیں۔ ۲، ۲ ماشہ کی مقدار میں دن میں چار بار کھلائیں مندرجہ بالا علامات کے دفعیہ کے لئے اعلیٰ چیز ہے۔

۱۹۸۱ ۱ ذم ۱.

حب الزلم

نام :۔ عربی حب الزلم، سندھی کو نگر جو بج، مصری لوگ فلفل السودان کہتے ہیں۔

تعارف :۔ ——— سیاہ مرچ سے قدرے بڑا اور چپٹا سا دانہ ہے

رنگ :۔ ——— باہر سے زرد اندر سے سفید مغز ہوتا ہے

ذائقہ :۔ ——— لذیذ شیریں۔

مقام پیدائش :۔ ——— مصر کے علاوہ بربرہ سے بھی آتا ہے۔

مزاج :۔ ——— غدی اعصابی (گرم تر)

مقدار خوراک :۔ ——— ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ۔

افعال اثرات

چونکہ غدی اعصابی مزاج کا حامل ہے اس لئے محرک جگر، محلل عضلات اور مسکن اور مقوی اعصاب ہے۔

کیمیادی طور پر صالح رطوبات پیدا کر کے قوت باہ پیدا کرتا ہے۔

خواص و فوائد

مقوی باہ، مولد منی، مسمن بدن، مدر بول ہے۔

مقوی باہ ہونے کی وجہ سے تقویت باہ کے لئے تیار ہونے والے مرکبات میں استعمال ہوتا ہے۔ منی کو کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ بوصلی سفید سے قدرے گرم ہے اور اسی کے سے فوائد رکھتا ہے۔

چونکہ مدر بول ہے اس لئے سیماب کا ادرار کر کے تقطیر بول کو مفید ہے۔

چونکہ مخرج حرارت بھی ہے اس لئے تقطیر بول میں جو جلن ہو رہی ہو ہوتی ہے۔ اسے فوراً روکتا ہے کیونکہ اس سے پیشاب خوب کھل کر آتا ہے۔

جس طرح ہلدی گرم تر ہونے کی وجہ سے جسم اور چہرے کا رنگ نکھارتی ہے اسی طرح اسے بھی چہرے پر چھائیں کو دور کرنے اور چہرے کے رنگ کو نکھارنے کے لئے

طلا کرتے ہیں۔ اس کا زیادہ مقدار میں کھانا درد سر پیدا کرتا ہے۔

برائے تقطیر بول

مغز خیارین، مغز خربوزہ، گل کیسو، حب الزلم، قلمی شورہ، ہر ایک ایک تولہ

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو ایک پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب تین چھٹانک رہ جائے اتار کر پن چھان کر محفوظ کریں۔ بوقت ضرورت ایک ایک چھٹانک دن میں تین بار پلائیں۔

خربوزہ

نام عربی بطیخ، فارسی خربزہ۔ بنگالی خربج۔ سندھی گدرہ
انگریزی MELON

تعارف مشہور عام ہے اس سے ہر شخص واقف ہے۔ جس قدر زیادہ شیریں ہو بہتر اور لطیف ہے کیونکہ اس میں حرارت کافی مقدار میں ہوتی ہے سرخ رنگ کے خربوزے اکثر ترش ہوتے ہیں جس قدر پھیکا ہو اسی قدر دیر ہضم ہے۔ اور عام طبع کے لئے ناپسند بھی ہے۔ اس کی کئی اقسام ہوتی ہیں جو علاقوں کے ناموں پر ہی مشہور ہیں۔ مثلاً بخاری۔ سمرقندی۔ دارابی۔ خراسانی۔ ہندوستان میں اعلیٰ درجہ کا خربوزہ لکھنؤ کا چتلا ہے۔ اس کی ایک قسم سردا بھی ہے جو پشاور کے علاقہ میں عام ہوتا ہے جو نہایت شیریں دلدار زرد اور تمام خربوزوں سے بڑا لمبا اور قیمتی ہوتا ہے۔

مقام پیدائش بخارا۔ سمرقند۔ اور ہند پاکستان میں مرطوب علاقوں ریتیلے بارشی علاقوں اور ندی نالوں میں کاشت کیا جاتا ہے

رنگ :- ________ سفید، زرد، سرخ

ذائقہ :- ________ میٹھا، پھیکا، ترشش

مقدار خوراک :- ________ حسب منشا یا بقدر ہضم

مزاج ________ پھیکا تر سرد۔ میٹھا گرم تر۔ ترشش سرد خشک

افعال اثرات | عام طور پر خربوزہ غدی اعصابی مزاج کا حامل ہوتا ہے یعنی غدد میں تحریک عضلات تحلیل اور اعصاب میں تسکین پیدا کرتا ہے۔

خواص و فوائد | مدر بول۔ ملین۔ مسمن بدن۔ مفرح۔ چونکہ خربوزہ ایک میوہ ہے۔ اور نہایت سستا اور عام ملنے کے علاوہ غذائے دوا ہے۔ اس لئے یہ بکثرت کھایا جاتا ہے۔

چونکہ غذائے دوا ہے اس لئے اس میں بے حد غذائیت پائی جاتی ہے۔

چونکہ یہ گرم تر ہے اس لئے اس کے متواتر استعمال سے خشکی بالکل ختم ہو جاتی ہے صالح رطوبت پیدا کر کے بدن کی لاغری کو دور کرتا ہے اور موٹاپا لاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے مسمن بدن سمجھتے ہیں۔

چونکہ ملین ہے اس لئے نہایت اچھا قبض کشا ہے اعتدال کے ساتھ کھانے سے اجابت صاف ہوتی ہے۔ لیکن کثرت سے کھانے سے دست آنے لگتے ہیں چونکہ اس کی ایک قسم پھیکی اور دیر ہضم ہے اس لئے اس قسم کے خربوزے کھانے سے بدہضمی ہو کر عموماً ہیضہ ہو جاتا ہے۔ خربوزہ کھانے کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہئے اسی طرح ہیضہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ مدر ہونے کی وجہ سے استسقاء، یرقان قرحہ مجاری۔ اور سنگ گردہ و مثانہ کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ جب پیشاب قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آتا ہو تو اس کے ۵ تولہ بیجوں کو سردائی کی طرح رگڑ کر پلانے

سے پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے۔

خربوزے کا چھلکا قے لاتا ہے۔ اس کے چھلکے کا لیپ جھاپوں کو مٹاتا ہے یہی چھلکا گوشت کے ساتھ ہانڈی میں ڈال دینے سے گوشت کو جلدی گلاتا ہے رطب ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے جریان خون کو موقوف کرتا ہے۔

درونج عقربی

نام عربی درونج عقربی، ہندی نوس ترنگ۔
انگریزی DORONICUM SCORHOIDES

تعارف یہ گرہ دار عقربی شکل کی جڑ ہے کیونکہ اس کی شکل بچھو سے ملتی جلتی ہے اس لئے اسے درونج عقربی کہتے ہیں
اس کا پودا زمین پر مفروش ہوتا ہے۔ پتوں کی شکل بادام کے پتوں جیسی روئیں دار ہوتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں ایک رومی دوسری فارسی۔ لیکن عقربی رومی سب سے بہتر ہے

رنگ پتے سبز۔ جڑ سرخی مائل۔ اندر سے سفیدی مائل
پھول زرد رنگ کے۔

ذائقہ:۔ ——— چرپرا

مقدار خوراک:۔ ——— ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ

مقام پیدائش شام، روم، افریقہ، اندلس کے کوہستان میں عام پیدا ہوتی ہے

مزاج:۔ ——— گرم تر

افعال اثرات غدی اعصابی ہے۔ یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے۔ کیمیاوی طور پر ——— صفرا کی فاضل مقدار خارج کرتی ہے۔ سوداء کا تسکین مٹاتی ہے۔

خواص و فوائد محلل ریاح، محلل قلب، دافع درد رحم۔ محافظ جنین۔ مانع طاعون، مسخن، مسکن اوجاع۔ تریاق سموم،

محلل ریاح ہونے کی وجہ سے نفخ شکم درد شکم ریحی اور وجع الرحم ریحی کو زائل کرتا ہے۔ محافظ جنین ہونے کی وجہ سے معاجین محافظ جنین میں اسکو بھی شامل کرتے ہیں۔

تریاق سموم ہونے کی وجہ سے امراض وبائی خصوصاً طاعون۔ گزیدن عقرب اور گزیدن عقرات الارض میں شرباً وضماداً استعمال کی جاتی ہے

محلل عضلات ہونے کی وجہ سے عضلات کی ہر قسم کی سوزش دور کرتی ہے۔ اور سوداوی علامات کو دور کرتی ہے جن میں یرقان اسود۔ مالیخولیا۔ مراقی۔ اختلاج قلب گردوں و مثانہ کی پتھریاں وغیرہ شامل ہیں۔

یاد رکھیں حاملہ کو ساتویں ماہ غدی عضلاتی تحریک شروع ہوتی ہے اکثر اسقاط حمل ہو جایا کرتا ہے۔ چونکہ درونج عقربی نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی دوا ہے اس لئے ایسے موقعوں پر اس کا استعمال اکثر مفید رہتا ہے۔

مفرح خوشبودار اور رطوبت کا اثر رکھنے کی وجہ سے دواءالمسک کا جزو ہے۔

یاد رکھیں دواءالمسک اعصابی غدی اثرات کی حامل دوا ہے۔ جو کئی ادویہ سے مرکب ہے اس مرکب کا سب سے بڑا فائدہ دل کو فرحت دینا ہے۔ مفرح ادویہ میں خوشبو اور تری کا اثر غالب ہونا ضروری ہوتا ہے۔ ایسے مرکبات میں اعصابی ادویہ کے ساتھ غدی ادویہ تو مل سکتی ہیں لیکن عضلاتی ادویہ یا ایسی غدی ادویہ جن کا تعلق عضلات سے ہو قطعاً نہیں مل سکتی۔ کیونکہ وہ مفرح قلب ہونے کی بجائے اختلاج و خفقان قلب اور ضعف قلب پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ چونکہ درونج عقربی بھی مفرح قلب ادویہ میں شامل ہے اس لئے اس میں خشکی بالکل نہیں ہے

اس لئے یہ گرم خشک نہیں ہو سکتی۔ زیادہ سے زیادہ حرارت کی زیادتی کی وجہ سے اسے گرم تر تسلیم کر سکتے ہیں۔

دواء المسک معتدل

ھوالشافی — گل سرخ۔ ابریشم مقرض، بہمن سفید و سرخ۔ درونج عقربی۔ بادرنجبویا۔ عود ہندی۔ دانہ الائچی خورد۔ صندل سفید کشنیز خشک گل گاؤزبان۔ تخم خرفہ، زرشک شیریں، شکر سفید، برابر وزن ادویہ شہد شکر کے برابر رب سیب شیریں شہد کے برابر۔

ترکیب تیاری — تمام ادویہ باریک پیس کر رکھ دیں۔ پھر شکر سفید۔ شہد اور رب سیب کا قوام تیار کر لیں۔ بعدہٗ تمام ادویہ کا سفوف ملا دیں۔ بس دواء المسک معتدل تیار ہے۔

مقدار خوراک ۱۔ ۷ ماشہ صبح کو، ۷ ماشہ شام ہمراہ عرق گاؤزبان یا عرق سونف

فوائد — نہایت اعلیٰ درجہ کی مفرح قلب دوا ہے۔ خفقان قلب اور ضعف قلب حار کے لئے فوری اثر ہے۔ مالیخولیا مراقی میں خصوصیت سے مفید ہے۔ سوزش معدہ اور سوزش امعا کو رفع کرنے کیلئے نہایت مفید ہے

دودھ اونٹنی

نام — عربی نام لبن الجمل، فارسی شیر مادہ شتر۔ سندھی ڈاچی جو کھیر۔ انگریزی Camelh milk

تعارف — مشہور عام ہے۔ تمام حیوانات کے دودھوں سے منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے دودھ میں سوائے نمک کے روغن کے کچھ

نشانی نہیں ہے۔ اس کے دودھ کمیں دہی جما کر چاہے جتنا بھی بلویا جائے ایک قطرہ گھی نہیں آتا۔

رنگ :۔ ــــــــــــ سفید

ذائقہ :۔ ــــــــــــ نمکین کھاری

مقدار خوراک :۔ ــــــــــــ ½ پاؤ سے ½ سیر تک

مزاج :۔ ــــــــــــ گرم تر

افعال اثرات غدی اعصابی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات مسکن اعصاب ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کی خشکی کو رفع کر کے رقت پیدا کرتا ہے۔ صفرا کی نا صرف پیدائش جاری رکھتا ہے بلکہ خارج بھی کرتا ہے۔

خواص وفوائد لطیف، مدر بول، دافع صلابت طحال۔ ورم مثانہ و جگر، ملین۔ اونٹنی کا دودھ لطیف اور مدر بول ہونے کی وجہ سے جگر کی غدی عضلاتی تحریک میں اس وقت دیتے ہیں جب صفرا کے اخراج نہ پانے کی وجہ سے ہاتھ پاؤں پر تہوج ظاہر ہو جائے۔ پیشاب کی مقدار کم ہو جائے۔ استسقاء زقی ہو جائے اس کے استعمال سے نہ صرف پیشاب زیادہ آتا ہے بلکہ پاخانے بھی پانی کی طرح آنے لگتے ہیں جس سے غدی اورام اور استسقا جیسی علامات غائب ہو جائیں پیشاب کی جلن کو مفید ہے۔ شربت بزوری کے ہمراہ سوزاک، تقطیر بول اور بندش بول کے لئے فوری اثر ہے۔ سنگ گردہ و مثانہ کے لئے اونٹنی کا دودھ مسلسل پینا پتھریاں وغیرہ کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کرتا ہے۔

چونکہ شدید محلل عضلات ہے اس لئے تحجر مفاصل کے مریض کے لئے اس کا مسلسل استعمال ہمیشہ کے لئے مرض کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتا ہے۔

اونٹنی کا گوشت دیر ہضم ردی الغذا ہے۔ عربی ملکوں کے سوا دوسرے

مسلم ممالک میں اس کا گوشت بہت کم کھایا جاتا ہے۔ قربانی کے جانوروں میں اونٹ بھی شامل ہے۔ غیر مسلم ہے۔

دوقو

نام عربی بزر جزر البری۔ فارسی تخم گزر دشتی، اردو جنگلی گاجر انگریزی WILD CARROT (SEEDS OF)

تعارف جنگلی گاجر کا پودا گاجر ہی سے ہم شکل ہوتا ہے۔ اور ایک بالشت سے دو بالشت تک ہوتا ہو اور اس کے تخم ہی دوا مستعمل ہیں جن کی شکل اجوائن سے مشابہ ہوتی ہے۔

رنگ:- ________ سفیدی مائل، قدرے خاکی۔

ذائقہ:- ________ تیز و تند اور خوشبودار

مقدار خوراک:- ________ ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک

مزاج ________ غدی اعصابی (گرم تر)

افعال اثرات غدی اعصابی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مقوی اعصاب ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں کھاد کے اثرات بڑھا دیتا ہے

خواص مدر بول، مغلظ منی، مفتت حصات، کاسر ریاح، معرق قاتل دیدان اور تنگئ حیض ہے

فوائد دوقو چونکہ غدی اعصابی ہے۔ اس لئے اسے بندش بول، تنگی بول، تنگی حیض میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ شدید حرارت غریزی کی حامل ہے۔ اس لئے وہ پتھریاں جو گردہ مثانہ میں ہوں اسے توڑ کر خارج کرنے کے لئے اسے استعمال کرنے سے ہمیشہ مفید بہت نہایت اچھے

نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔
چونکہ محلل عضلات اور مقوی اعصاب ہے اس لئے کسی قدر پسینہ بھی لاتا ہے۔
چونکہ جگر کو مشینی طور پر تیز کرتی ہے اس لئے یہ عظم جگر اور عظم الطحال کیلئے بہترین دوا ہے۔ اسی طرح عضلات کی پیدا کردہ ریاح کو تحلیل کر کے خارج کرتا ہے۔
اسی وجہ سے اسے کاسر ریاح کہتے ہیں۔
عضلاتی کھانسی جس میں بلغم جم کر اخراج نہ ہو رہا ہو کے لئے فوری اثر ہے۔ ایسی بلغم کو رقیق کر کے خارج کرتا ہے۔ پھیپھڑے اور سینہ کو صاف کرتا ہے۔ نمونیا کے مریض کے سینہ پر ضماد کرنا اور اندرونی طور پر اسے کھلانا مفید نتائج ظاہر کرتا ہے استسقار طبلی و زقی میں مفید ہے۔ قاتل دیدان ہونے کی وجہ سے پیٹ کے کدو دانوں کو مار کر خارج کرتا ہے۔ حشرات الارض خصوصاً بچھو اور سانپ کے زہر کا فادہر ہے۔

برائے کدو دانے

.۶

ہوالشافی

	مرچ سیاہ	، دودقو	، ریوند عصارہ
	۴ تولہ	۴ تولہ	۱ تولہ

ترکیب تیاری :- تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں بس تریاق کدو دانہ تیار ہے
مقدار خوراک :- نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں چار بار

فوائد کدو دانوں کو نہ صرف مارتا ہے بلکہ انہیں بذریعہ اسہال خارج بھی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ نسخہ یرقان اصفر کے لئے مفید دوا ہے۔ استسقار زقی کے لئے فوری فائدہ دیتا ہے۔
دائمی قبض اور ریاح کی زیادتی کو فوراً فائدہ دیتا ہے مسلسل کھانے سے دائمی قبض

۲ نومبر ۱۹۹۱ء

ختم ہو جاتی ہے۔ ریحوں دردوں خصوصًا اُن دردوں کے لئے جن میں مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ مقام درد پر آرہ چلایا جا رہا ہے کے لئے نہایت اچھی دوا ہے۔

دونا مروا

نام عربی مرزنجوش، فارسی مرزنگوش، سندھی مرؤ، بنگالی مرویا، مرہٹی مروا - انگریزی IPOMOEA RENNIFORMIS

تعارف یہ پودا نہایت خوشبودار مثل مروا کے ہوتا ہے۔ قد میں بھی اس کے برابر ہوتا ہے جو ڈیڑھ دو فٹ تک بلند ہوتا ہے بعض کتب میں اس کی بلندی دو تین گز تک لکھی ہے جو درست نہیں ہے۔ کیونکہ خزائن الادویہ مصنفہ حکیم نجم الغنی صاحب نے اس کے بیان میں دو عینی شاہدوں کا واقعہ لکھا ہے۔ انہوں نے اس کی بلندی ایک ہاتھ (جس کی لمبائی ½ ۱ فٹ ہوتی ہے) اور اس کی خوشبو مثل مروا لکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے دونا مروا کہتے ہیں۔ اس کے پھول مثل گل ریحان کے ہوتے ہیں۔

رنگ:۔ ——— پتے سبز۔ بیج سیاہ

ذائقہ:۔ ——— چرپرا

مقدار خوراک:۔ ——— ۹ ماشہ

مقام پیدائش گرم خشک زمین اور ریتلی زمین میں پیدا ہوتا ہے ڈیرا دوں میں بھی پیدا ہوتا ہے۔

مزاج:۔ ——— غدی اعصابی گرم تر۔

افعال اثرات غدی اعصابی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات مسکن اعصاب ہے۔

خواص

محلل اورام، مفتح وجالی، ملطف، کاسر ریاح،

محلل اورام ہونے کی وجہ سے عضلاتی اورام خصوصاً خشک سرد اور سوداوی اورام کو تحلیل کرنے کے لئے فوری اثر ہے۔

کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے پیٹ کی ریاح کو تحلیل وخارج کرتی ہے۔ قولنج ریحی کے لئے نہایت مفید ہے۔ محرک غدد ہونے کی وجہ سے عظم جگر وعظم طحال کے لئے نہایت اچھی دوا ہے اس کی نسوار لینا درد سر ریحی کے لئے مفید ہے۔

قاتل کرم ہونے کی وجہ سے اس کے جوشاندہ کو کھٹمل مارنے کیلئے چارپائیوں کی درزوں میں ڈالتے ہیں۔ اگر اس کو منہ میں چبا کر نگل لیا جائے تو منہ اور سینہ کی خشکی کم ہو جاتی ہے۔

عسر الطمث کے لئے اس کا فرزجہ بے حد مفید ہے۔

چونکہ غدی اعصابی ہے اس لئے یہ صفرا کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے استسقاء کے مریضوں کے لئے مفید خیال کیا جاتا ہے۔ استسقاء خصیہ کے لئے اندرونی وبیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں حشرات الارض کی سمیات کو دور کرنے کے لئے اندرونی وبیرونی استعمال کی جاتی ہے دبائی دنوں میں اس کا بخور مفرت دبائی اثرات کو دور کرتا ہے اور ہوام کو بھگاتا ہے اس سے تیار کئے گئے روغن سے فالج۔ لقوہ۔ استرخاء اور رعشہ کے اعضاء پر مالش کرنے سے۔ بیحد فائدہ پہونچتا ہے۔

سفوف برائے درد پیٹ بوجہ ریح وقولنج ریحی

ہوالشافی: زیرہ سفید مدبر، مرچ سیاہ۔ دونا مروا۔ سونٹھ۔ نمک۔ ہر ایک ہموزن

مقدار خوراک :۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ کی مقدار میں بوقت ضرورت استعمال کریں

فوائد درد پیٹ چاہے بوجہ بدہضمی غذا چاہے ریح معدہ یا قولنج ریحی کی وجہ سے ہو دو تین خوراک ہی سے کافور ہو جاتا ہے

رسوت

نام عربی حضض ، ہندی رسوت ، پنجابی رسونت ، اردو رس ، سندھی رسول ۔ بنگالی رس وٹ ، انگریزی EXT BERBERIS

تعرف رسونت ایک درخت کا عصارہ ہے جو دار ہلد کی طرح کا ہوتا ہے جالینوس وغیرہ یونانی اطباء نے لوکیئوں کے نام سے اس کا ذکر کیا ہے

رنگ :۔ ——— زرد سیاہی مائل چمکدار

ذائقہ :۔ ——— تلخ خراب

مقدار خوراک :۔ ——— نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک

مقام پیدائش مکہ اور ہند پاکستان میں تیار کی جاتی ہے ۔ جو رسوت مکہ میں بنائی جاتی ہے اُسے حضض مکی اور ہندوستان میں تیار ہونے والی رسوت حضض ہندی کے نام سے مشہور ہے ۔ مکے کی رسوت ہندی رسوت سے زیادہ بہتر ہے ۔ مکہ میں رسوت کا پودا عرفات یعنی میدان حج میں اور اس کے ارد گرد پیدا ہوتا ہے ۔

مزاج :۔ ——— گرم تر غدی اعصابی

خواص محرک غدد ۔ محافظ حرارت غریزیہ ، مصفی خون حابس دقابض ، دافع امراض سوداویہ وبلغمیہ ، حامل قوت لطیفہ ۔ دافع خناق ، مانع اخراج خون

افعال اثرات محرک غدد، محلل عضلات اور مقوی اعصاب ہے۔
کیمیائی طور پر خون میں حرارت غریزیہ بڑھا کر سوزش عضلات رفع کرتی ہے۔ اور خون کے قوام میں رقت پیدا کرتی ہے۔

فوائد چونکہ رسوت محلل عضلات اور دافع سوزش عضلات ہے اس لئے اندرونی بیرونی طور پر خارش۔ چنبل۔ داد اور بواسیر خشک وتر کے لئے مفید ہے، اس کے چند دن کے استعمال سے ان علامات میں خاطر خواہ کمی آجاتی ہے،
کچھ عرصہ مسلسل کھانے سے ہمیشہ کے لئے ان تکالیف سے نجات کلی مل جاتی ہے
بواسیر کا خون چاہے کتنی مقدار میں آرہا ہو اس کے استعمال سے فوراً رک جاتا ہے۔
حابس وقابض ہونے کی وجہ سے قے ددست اور بدہضمی دودھ الٹنا وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ جب آنکھوں میں سوزش شدید ہو کر ککرے پڑ جائیں تو اسے پانی میں حل کر کے آنکھوں میں ڈالنے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ اس کے ساتھ اگر افتیمون اور پھٹکڑی ملا کر آنکھوں کے اوپر لیپ کر دیا جائے تو فوراً درد میں تسکین دیتی ہے۔
غدی اعصابی اثرات رکھنے کی وجہ نکسیر کے مریض کو اس کی نسوار دینے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔
یاد رکھیں بالچر عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔ سوداویت کی زیادتی اور خشکی کی کثرت کی وجہ سے بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ رسوت سوداویت کو ختم کر دیتی ہے۔
اس لئے رسونت کا لیپ مسلسل لگاتے رہنے سے گنجاپن دور ہو جاتا ہے۔
بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ نئے بال دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں
یاد رکھیں خناق عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے۔ خناق کے مریض کو اس کے محلول سے غرغرے کرنے سے سوزش تحلیل ہو کر کسی وقت آرام آجاتا ہے۔

برائے بواسیر خونی و بادی

ہوالشافی:۔ رسوت، ریوندعصارہ، نیم کے پھل کا مغز، گندھک، قلمی شورہ،
۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۲ تولہ ۱۱ تولہ

مقدار خوراک تمام ادویہ کو باریک پیس کر بمقدار ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے یا دودھ کے استعمال کریں۔ بواسیر کیلئے فوری اثر ہے۔

رودنتی

نام فارسی سنجیونی۔ بنگالی روراونتی، گجراتی پلیو۔ مرہٹی رودنتی،
انگریزی، CRESA CRETICA

تعارف چنے کے پودے سے مشابہ ایک بوٹی ہے جو عموماً سخت اور نمناک زمین میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے چنے کے پتوں کی مانند لیکن ان سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں۔ پتوں کی پشت آسمان کی طرف اور سرخ زمین کی طرف ہوتا ہے۔ قدرت نے اُسے ایک چشمہ کی صفت بخشی ہے چنانچہ اس کے گوشوں سے ہر وقت پانی کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔
مسلسل پانی کی وجہ سے زمین میں خمیر آجاتا ہے۔ جس وجہ سے اس کی غذا میں بھی شوریت کا غلبہ معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اس کے پتوں کو چبائیں۔ تو ذائقہ شور نما کھاری معلوم ہوتا ہے نیچے کی زمین سیاہی مائل روغن دار معلوم ہوتی ہے۔ پودوں کے نیچے ہمیشہ چیونٹیاں جمع رہتی ہیں۔
یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک خورد ایک کلاں۔ خورد چنے کے پودے کے برابر کلاں دس فٹ تک بلند ہوتی ہے۔

رنگ :۔ پھول بیگنی یا سفید رنگ بعض زرد رنگ کے ہوتے ہیں ۔

ذائقہ :۔ ________ چرپرا ۔ شورہ دار

مقام پیدائش :۔ صوبہ الہ آباد ، بندراپلہ ، وزیرآباد ، شاہجہان آباد ، ریاست میسور ، کونکن اور لنکا ۔

مقدار خوراک :۔ ________ ۳ ماشہ سے ۴ ماشہ

مزاج :۔ ________ غدی اعصابی گرم تر ۔

افعال اثرات	محرک غدد ۔ محلل عضلات اور مسکن ومقوی اعصاب ، کیمیائی طور پر خون میں رطوبات اور حرارت کا اضافہ کرتی ہے

خواص :۔ معین حمل ، مسمن بدن ۔ مقوی باہ ، ملطف ، مفرح ، تریاق زہر حشرات الارض

فوائد :۔ رودنتی چونکہ محرک غدد اور محلل عضلات ہے اس لئے عضلات کی ہر قسم کی سوزش درد اور اس سے ہونے والی تمام تکالیف کو فوراً روکتی ہے ۔
چنانچہ ویدوں کے نزدیک تپ دق اور ہر قسم کے جراثیم کو ناش کرنے والی منی کو بڑھانے والی جسم کو فربہ کرنے والی اور پرمیہ کو دور کرنے والی رسائن ہے ۔
محافظ حرارت غریزی ہونے کی وجہ سے بالوں کو جلد سفید ہونے سے روکتی ہے ۔
اور زہریلے جانور کے کاٹنے پر رودنتی باڈرنگ کے ساتھ کھلانے سے زہر کے اثرات دور کر دیتی ہے ۔ مسمن بدن ہونے کی وجہ سے اسے دودھ کے ساتھ کھیر پکا کر کھاتے ہیں ۔ دماغی اور رشکی اعضاء کے لئے مفرح ہے ۔
۳،۲ ماشہ کی مقدار میں مسلسل کھانے سے حمل قائم کرتی ہے ۔

روغن اخروٹ

نام :۔ دھن الجوز ، انگریزی OIL OF WALNUT

تعارف: ________ مشہور چیز ہے

رنگ: ________ سفید

ذائقہ: ________ شیریں

مزاج: ________ گرم تر غدی اعصابی

افعال و اثرات محرک غدد، محلل عضلات اور مسکن و مقوی اعصاب محافظ حرارت عزیزی۔

فوائد غدی محرک ہونے کی وجہ سے عضلات کی ہر قسم کی سوزش رفع کرتا ہے بالوں کو تقویت دیتا ہے گرنے سے روکتا ہے اور انکی سیاہی قائم رکھتا ہے اخروٹ کے اثرات کا حامل ہے۔

روغن زیتون

نام عربی دہن الزیت، فارسی روغن زیت۔ انگریزی OLIVE OIL اردو روغن زیتون،

تعارف درخت زیتون کے پکے ہوئے پھلوں کو پیل کر نکالا جاتا ہے آسمانی کتب توریت اور انجیل میں روغن زیتون کا ذکر ہے۔ قرآن حکیم نے سورت والتین میں زیتون کا ذکر کیا ہے۔ عربی لوگ روغن زیتون گھی کی جگہ استعمال کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے زیتون کو مبارک فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں ہے مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ۔ یہی پہلا درخت تھا کہ زمین پر اترنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کا پھل کھایا۔ اس میں غذائیت بھی ہے اور روشنی حاصل کرنے کے لئے تیل بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ۔ کھانے والوں کے لئے سالن ہے۔

رنگ :۔ ________ زردی مائل

ذائقہ :۔ ________ پھیکا

مقام پیدائش :۔ ________ عربی ممالک فلسطین ۔ ایران ، جنوبی یورپ ،

مقدار خوراک :۔ ________ ۶ ماشہ سے ۲ تولہ تک

مزاج :۔ ________ گرم تر ۔ دوائے غذا ہے ۔

افعال اثرات غدی اعصابی ہے ۔ یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مقوی اعصاب ہے ۔ کیمیائی طور پر خون میں رطوبت غریزی کی پیدائش شروع کر دیتا ہے صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے ۔

خواص مرطب ، ملطف ، محلل اور مسکن ہے خفیف ملین مخرج حصات الکبد (جگر کی پتھری) ہے ۔

فوائد :۔ چونکہ ہلکا ملین و مرطب ہے ۔ اس لئے ضعیف مریضوں کی قبض کشائی کے لئے عام استعمال کیا جاتا ہے ۔ لاغر بچوں کے لیے نہایت مقوی ، غذائے دوائی ہے ۔ ان کے لئے نہایت اچھا مسمن بدن ہے

آنتوں کی سوزش اور ورم کے لئے نہایت مفید ہے ۔ جب ورم امعاء یا سدے کی وجہ سے قولنج ہو تو ایسی حالت میں سرنج کی مدد سے روغن زیتون کی پچکاری کرنا نہایت سود مند ہے ۔

روغن زیتون کا جگر پر خاص محرک اثر ہے اسی وجہ سے نالی دار غدد میں جب سکون ہو یا ان میں پتھریاں رک جائیں تو یہ روغن غدد ناقلہ کے فعل کو فوراً تیز کر دیتا ہے ۔ جس سے ان میں پھنسی ہوئی پتھریاں خارج ہو جاتی ہیں ۔

کدو دانوں کو مار کر خارج کرنے کے لئے بھی بہترین دوا ہے ۔ اس کے علاوہ

چنبل. خارش اور گنج پر لگانے سے بہت فائدہ دیتا ہے

سرپھوکا

نام یہ ہندوستان و پاکستان کی مشہور خودرو بوٹی ہے۔ ہندی میں سرپھوکا کے نام سے پکارتے ہیں، پنجابی جھوجرو اور جھانا بوٹی فارسی برگ سوفالی، گجراتی شرپنکھا، مرہٹی اہنانی، انگریزی TEPHROSA PURPURA

تعارف جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ یہ ہندوستانی بوٹی ہے۔ میدانی علاقوں میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔ اس کا پودا تقریباً دو تین فٹ بلند ہوتا ہے شاخیں پتلی ہوتی ہیں۔ پتے میتھی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اس کی پھلی چھوٹی سی خم دار تلوار کی مانند ہوتی ہے۔ جس میں مسور کے دانوں کے مشابہ تخم بھرے ہوتے ہیں

رنگ :۔ پتے سبز، پھول گلابی۔ تخم سیاہی مائل۔

ذائقہ :۔ ــــــــــــ تلخ

مقدار خوراک :۔ ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ

مزاج :۔ ــــــــــــ گرم تر۔

افعال اثرات غدی اعصابی ہے یعنی جگر و غدد کو مشینی طور پر تیز کرتا ہے۔ قلب و عضلات میں دوران خون زیادہ لاکر تحلیل پیدا کرتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں رطوبات چھڑک کر سکون پیدا کرتا ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتا ہے۔

خواص :۔ مصفی خون۔ دافع جرب۔ چنبل۔ بواسیر اور جذام۔ مدر بول، عضلاتی زہروں کا تریاق۔ دافع سوداوی بخار۔ محافظ حمل۔ کاسر ریاح دہاضم ہے۔ دافع یرقان ہے۔

فوائد :- سرپھوکہ چونکہ غدی اعصابی ہے یعنی صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے۔ اس لئے اس کا جوشاندہ مرچ سیاہ کے ساتھ پکا کر پلانے سے دو تین دن کے اندر یرقان دور ہو جاتا ہے۔

جب عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی تحریک کی تیزی سے پیشاب کے اخراج میں رکاوٹ ہو تو اس کا مندرجہ بالا جوشاندہ زیادہ پیشاب لانے کیلئے نہایت مفید ہے۔ اندرکی سوزش اور زخم بند ہو جاتے ہیں خون اور پیپ آنا موقوف ہو جاتا ہے۔

مصفیٰ خون جوشاندوں کے نسخوں میں جزو اعظم کی حیثیت سے شامل ہوتا ہے چونکہ مولد صفرا ہے اسی وجہ سے یہ چنبل داد خارش بواسیر اور پھوڑے پھنسی دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ گرم تر ہونے کی وجہ سے سردی خشکی کے درد اور ریاحی دردوں کو نہایت مفید ہے۔ محلل عضلات ہونے کی وجہ سے کاسر ریاح ہے اور ہاضم ہے۔

سریش

نام عربی غری، فارسی سریشم، سندھی تھنیں، سنسکرت چپ چپیکا، انگریزی جیلے ٹین۔ GELATIN

تعارف جانوروں کے چمڑے اور پٹھوں کو پانی میں جوش دے کر بناتے ہیں۔ لمبے لمبے اور چپٹے ٹکڑوں کی صورت میں بازار میں فروخت ہوتا ہے۔

رنگ :- ____________ خاکی۔ کسی قدر سرخی مائل

ذائقہ :- ____________ بدمزہ بدبودار

مقدار خوراک :- ____________ ایک سے ۲ ماشہ

مزاج

غدی اعصابی ہے چونکہ اس میں چربیلے مادے ہی زیادہ ہوتے ہیں اس لئے اس کا مزاج گرم تر تسلیم کیا جاتا ہے۔
بعض لوگ اسے گرم خشک مانتے ہیں لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ آگ سے جلنا غدی عضلاتی عمل ہے۔ سریش جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام دیتا ہے، اس لئے اس میں خشکی نہیں ہے۔ نظریہ مفرد اعضاء میں غدی عضلاتی کا علاج غدی اعصابی ہے اس لئے اس کا مزاج گرم تر تسلیم کرنا پڑے گا۔ سرد اسے اس لئے تسلیم نہیں کرتے کہ چربی سرد نہیں ہوتی۔

افعال اثرات

غدی اعصابی یعنی محرک غدد محلل اعصاب اور مقوی اعصاب ہے

خواص:۔ ـــــ مغلظ اور صفری ہے یعنی شدید چپک جانے والی چیز ہے

فوائد:۔ ـــــ مغلظ و مفری ہونے کی وجہ سے بعض چیزوں کے جوڑنے کے کام آتی ہے۔ عام طور پر موچی اس سے چمڑے کو جوڑتے ہیں۔ کتابوں کی جلدیں باندھنے والے بھی اسے بطور لیوی استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ مولد رطوبات ہے اس لئے اسے اندرونی طور پر سرعت انزال کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے زخم اور ران سے خون آنے کو روکنے کیلئے کھلاتے ہیں۔
محلل غدد ہونے کی وجہ سے غدی سوزشوں کو رفع کرنے کے لئے بہترین چیز ہے
یہی وجہ ہے کہ آگ سے جلے ہوئے عضو پر پانی میں حل کرکے لگاتے ہیں
ایک قسم کی سریش مچھلی سے بھی تیار کرتے ہیں جو فوائد میں اس کے قائم مقام ہے
اس کا ایک زبردست فائدہ یہ ہے کہ کسی بڑے زخم کو جو سوائے سینے کے بند نہ ہوتا ہو ایسی صورت میں سریش کو کپڑے پر لگا کر زخم کے ایک طرف چپکا کر دوسرا سرا دوسری طرف کس کر چپکا دیتے ہیں جس سے زخم کا منہ جڑ جاتا ہے۔ چند دن کے اندر زخم

بند ہو جاتا ہے۔ زخم بند ہونے کے بعد اس پٹی کو اتار دیتے ہیں۔

یا در کھیں زخم کے اندر اینٹی سپٹک دوا لگانے کے بعد ریشم کی پٹی لگائیں تاکہ زخم میں تعفن نہ ہو جائے اور اس میں پیپ نہ پڑ جائے۔

سنا

نام عربی سنائی، فارسی سنائی، بنگالی سوناکھ، انگریزی SENNA FOLIUM

تعارف سنا ایک پودے کے خشک پتے ہیں۔ جو بالکل مہندی کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ سب سے بہتر سنا مکے کی سمجھی جاتی ہے جو سنائی مکی کے نام سے مشہور ہے۔ دو سو سال قبل سنا مکے سے ہندوستان لائی گئی تھی۔ اور اس کی کاشت عرب سے کرائی گئی تھی اب پاکستان میں بھی سنا کاشت کی جاتی ہے جو سنا سندھی کے نام سے مشہور ہے سنا کے پتوں میں اس کی پھلیاں شامل ہوتی ہیں۔ استعمال کرتے وقت انہیں نکال دینا چاہیے۔

رنگ :۔ ——— زردی مائل سبز۔ پھول نیلگوں۔

ذائقہ :۔ ——— چرپرا

مقام پیدائش :۔ — مکہ، حجاز، ہندوستان میں پونا۔ پاکستان میں سندھ ہندوستان کی بندرگاہ ٹیوٹی کارن کی بندرگاہ سے بڑی مقدار میں غیر ممالک کو بھیجی جاتی ہے۔

مزاج :۔ ——— گرم تر

افعال اثرات :۔ مدر اعصابی ہے یعنی جگر کو مشینی طور پر فعل میں لے

آتی ہے۔ خشکی اور سودا کو ختم کر کے عضلات میں تحلیل پیدا کرتی ہے۔
دماغ و اعصاب میں رطوبات کا اثر قائم کر کے تقویت دیتی ہے۔ کیمیاوی طور پر صفرا کی پیدائش
کے ساتھ ساتھ اسے خارج بھی کرتی ہے۔

خواص:۔ مولد صفرا۔ قاطع سودا اور مخرج غلیظ رطوبات۔ قاتل کرم شکم
مسکن درد،

فوائد:۔ سنا نہایت اعلیٰ درجہ کی مولد صفرا ہونے کے ساتھ ساتھ مخرج صفرا
بھی ہے۔ اس لئے صفرا کی خون میں زیادتی کی وجہ سے ہونے والی علامات جن میں یرقان اور
تبوج و اماس تناسل ہیں کے لئے فوری اثر ہے۔ فاضل صفراوی رطوبات براہ دست خارج
کر دیتی ہے۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ مخرج سودا بھی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ صفرا بنتا ہی اس سودا
سے ہے جو جسم اور خون میں فاضل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مولد صفرا دوا کو قاطع سودا
کہتے ہیں۔ اسی طرح بعض سوداوی ادویہ کو مسہل بلغم کہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سودا
بنتا ہی اس فاضل بلغم سے ہے جو جسم اور خون میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو چکی ہوتی ہے
جس دوا سے بلغم سودا میں تبدیل ہو جاتی ہے اسے قاطع بلغم کہتے ہیں۔
اگر وہ دوا لینتن یا مسہل اثر رکھتی ہو تو اسے مسہل بلغم کا نام دے دیتے ہیں
یاد رکھیں جو جنس صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اسے خارج بھی کر رہی ہے وہ بلغم کو
نہ تو پیدا کر سکتی ہے اور نہ اسے خارج۔ اسی طرح ایسی دوا نہ سودا کو پیدا کر سکتی ہے
نہ اسے خارج۔ اس لئے سنا کے متعلق یہ مفروضہ بالکل غلط ہے کہ یہ تینوں اخلاط کو
بذریعہ مسہل خارج کرتی ہے۔ کیونکہ سنا کی کا صرف ایک ہی مزاج ہے۔ متزاج
کی حامل نہیں ہے اس لئے اس کا صرف ایک ہی فعل تسلیم کیا جا سکتا ہے۔
سنا چونکہ گرم تر مزاج کی حامل ہے اور مولد صفرا ہے اس لئے سردی خشکی اور سودا کو

زیادتی کی وجہ سے ہونے والے ریحی درد جن میں درد کمر، عرق النسا دائیں طرف درد پہلو (نمونیہ) وجع الورک، وجع المفاصل شامل ہیں کے لئے بہترین دوا ہے ایسی صورتوں میں اسے مسہل یا ملین مقدار میں استعمال کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اثرات ضعیف ہوں گے۔

کدو کیڑوں کو مار کر خارج کرنے کے لیے بہترین دوا ہے
سنا مکی چونکہ جگر کے ساتھ ساتھ دوسرے تمام نالی دار غدد کو مشینی طور پر تیز کرتی ہے اور ان کی رطوبات کے ساتھ ساتھ خود بھی خارج ہوتی ہے۔ اس لئے دودھ پلانے والی بچوں کی ماؤں کے دودھ میں بھی اس کا اثر آجاتا ہے جس سے بچوں کو بھی دست اور مروڑ شروع ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں صفراوی ادویہ قلب و عضلات میں شدید ضعف اور گھبراہٹ پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے انہیں ذرا سی زیادہ مقدار میں دینے سے متلی۔ قے۔ دست۔ شروع ہو جاتے ہیں۔ غدد کے سکڑنے کے ساتھ ساتھ پیٹ کے غدد میں سوزش اور ورم پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے ان میں مروڑ اور درد ہوتا ہے اس لئے انہیں یا تو کسی قدر کم مقدار میں دینا چاہیے۔ یا اعصابی غدی ادویہ کے ساتھ ملا کر استعمال کریں تو ان کا یہ نقص دور ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنا اکیلی زیادہ تکلیف دیتی ہے لیکن گل سرخ۔ روغن بادام۔ ریوند چینی۔ ملٹھی کے ساتھ استعمال کرنے سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔

عام طور پر اسے اس کی ہم مزاج ادویہ کے ساتھ استعمال کرنے سے بھی کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ اثرات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا میں اسے غدی اعصابی ادویہ کے جزو اعظم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

غدی اعصابی ملیّن

ہوالشافی — مرچ سیاہ ۱ تولہ، نوشادر ۲ تولہ، سنڈھ ۲ تولہ، سناکی ۵ تولہ

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو ملا کر باریک کر لیں۔ بس غدی اعصابی ملین تیار ہے مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے ایک ماشہ سے ۹ ماشہ کی مقداریں دن میں چار بار استعمال کرائیں۔ نہایت بے ضرر اور کارآمد نسخہ ہے۔ یرقان کی خاص دوا ہے۔ تین چار دن میں یرقان اور تہبج وغیرہ غائب ہو جاتے ہیں۔

سنگ سرماھی

نام:۔ عربی حجر السمک، فارسی سنگ سرماہی۔

تعارف:۔ سہ گوشہ چپٹا پتھر ہے جو سنول مچھلی کے سر سے نکلتا ہے۔

رنگ:۔ ______ سفید بھورا

مقدار خوراک:۔ ______ ایک ماشہ

ذائقہ:۔ ______ بے ذائقہ

مقام پیدائش:۔ ______ خلیج فارس

مزاج:۔ ______ گرم تر ہے

افعال اثرات غدی اعصابی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن و مقوی اعصاب ہے۔ کیمیاوی طور پر صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے:

خواص و فوائد:۔ غدی اعصابی ہونے کی وجہ سے مدر بول ہے۔ پتھری مثانہ

یں ہو یا گردوں یں چھوڑ کر خارج کرتا ہے
معجون سنگ سرماہی اس کا مشہور مرکب ہے۔ مرکبات کی ہر کتاب سے
اس کا نسخہ حاصل کر سکتے ہیں۔ گردہ مثانہ کی ریگ و پتھری خارج کرنے کیلئے
عام استعمال کیا جاتا ہے۔

سورج مکھی

نام :۔ عربی آذر یونہ، فارسی گل آفتاب پرست، انگریزی سن فلاور SUNFLOWER

تعارف مشہور عام پھول ہے۔ سورج کے مشابہ ہوتا ہے۔ عموماً سورج کی طرف منہ کرکے رکھتا ہے جس طرف سورج مڑتا ہے اسی طرف پھول بھی مڑتا ہے۔ چونکہ اپنا مکھ سورج کی طرف رکھتا ہے اسی وجہ سے اسے سورج مکھی کہتے ہیں۔ پھولوں کے اندر تخم لگتے ہیں جن سے تیل کشید کیا جاتا ہے۔

رنگ :۔ ________ زرد سفید

ذائقہ :۔ ________ قدرے تلخی مائل چرپرہ

مقام پیدائش :۔ ہند پاکستان اور ایران میں کاشت کیا جاتا ہے۔
بنگال میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ برگ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ۔ تخم نصف ماشہ سے ۱ ماشہ

مزاج :۔ ____ تازہ پتے گرم تر۔ روغن گرم تر۔ تخم گرم خشک

افعال اثرات غدی اعصابی ہے یعنی محرک غدد۔ محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے کیمیاوی طور پر خشکی اور غلیظ رطوبات کو رقیق کرکے خارج کرتا ہے۔ اور صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے

خواص :۔ دافع موسمی بخار۔ مدر بول۔ دافع عسر الطمث، پھیپھڑوں کے زخم

بند کرتا ہے۔ دافع عظم جگر وطحال۔ مخرج جنین۔ قاتل کرم شکم خصوصاً کدو دانے، دافع بواسیر۔ دافع تعفن،

فوائد چونکہ دافع تعفن ہے اس لئے جس مقام پر اس کی پھلواڑی ہوتی ہے اس مقام کی اردگرد کی فضا کو صاف کرتا ہے۔ جس وجہ سے وہاں کے رہنے والوں کو موسمی بخار نہیں ہوتا۔

مدر بول ہونے کی وجہ سے بندش بول اور تقطیر بول کے لئے نہایت مفید ہے خصوصاً اس کے پتوں کا جوشاندہ زیادہ مفید ہے۔

محرک جگر و غدد ہونے کی وجہ سے عظم جگر و عظم الطحال کو مفید ہے۔ اس کا روغن کدو دانوں کو مار کر خارج کرنے کیلئے بہترین دوا ہے۔ ریاح شکم تحلیل ہو جاتے ہیں چونکہ شدید محرک جگر و غدد ہے اس لئے اس کے استعمال سے رحم جیسے غدی اعضاء میں سکیڑ اور تحریک پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کی ذراسی زیادہ مقدار اسقاط حمل کا سبب بن سکتی ہے۔

اگر عضلاتی تحریک کی وجہ سے بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ ہو جائے تو اس کے ۳ ماشہ بیجوں کا سفوف ۲ ماشہ پتوں کا جوشاندہ پلانے سے بہ آسانی بچہ پیدا ہو جاتا ہے اس کا تیل صابن سازی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سورنجان تلخ

نام عربی سورنجان مُر۔ فارسی سورنجان تلخ،
انگریزی CALCHICUM CORMUS

تعارف سورنجان تلخ بھی سورنجان شیریں کی طرح ایک پودے کی جڑ ہے۔ پودا بارہ ماہ سبز رہتا ہے۔ سورنجان تلخ شکل میں گردے کے

مشابہ ہوتی ہے۔ سطح سخت۔ خاکی مائل ہوتی ہے اور بالکل ملائم ہوتی ہے۔

اس کا جوہر کالچی سے نام سے مشہور ہے۔

ذائقہ :۔ تلخ

مقدار خوراک ایک رتی سے ۳ رتی

مقام پیدائش کوہ مری سے کشمیر تک۔ اور چنبہ کے جنگلات بالائی ہزارہ۔ مالاکنڈ۔ چنبر بکرم۔ انگلستان آئرلینڈ۔ مصر۔

مزاج غدی اعصابی گرم تر۔ قریب السم ہے۔

افعال اثرات غدی اعصابی ہے۔ یعنی غدد محرک۔ عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے۔ کیمیاوی طور پر صفرا اور رطوبت پیدا کرتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ شدید مخرج صفرا ہے۔ یعنی مولد صفرا ہونے کے ساتھ ساتھ اسے خارج بھی کرتی ہے

خواص مولد و مخرج صفرا۔ کاسر ریاح۔ قاطع سودا۔ مدر بول۔ اس کے علاوہ ساقط حمل ہے۔ زیادہ وزن میں شدید مسہل اور مقئ۔ مخرش معدہ و امعاء۔ مسکن درد خصوصاً عرق النسا اور نقرس۔

فوائد سورنجان تلخ مولد و مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے صفرا کی زیادتی کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کو فوری طور پہ رد کرتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کو یرقان ہوگیا ہے جو خون میں صفرا کے بڑھ جانے کی علامت ہے اسی طرح جب صفرا کی زیادتی سے استسقاء زقی ہو جائے تو اس کے پانی کو خارج کرنے کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ ایسی صورت میں اسے ملین یا مسہل مقدار میں استعمال کرنا چاہیے چونکہ محلل عضلات ہے۔ اس لئے یہ عضلاتی سوزش جن میں خارش۔ بواسیر۔ نقرس اور

سوداوی جوڑوں کے درد حتیٰ کہ تحجر مفاصل کو بھی نافع ہے۔ جوڑوں پر گل روغن کے ہمراہ مالش کرنا بے حد مفید ہے چونکہ شدید مسہل ہے اور مقئی اثرات کی حامل ہے اس لئے اسے بطور مقئی دمہ کے مریض کو کھلانے سے تمام بلغم خارج ہو کر دورہ رفع ہو جاتا ہے۔ پیٹ کی شدید قبض۔ اور قولنج جیسی تکلیف و علامات رفع ہو جاتی ہیں۔

ایلوپیتھی میں اس سے کئی مرکبات تیار کئے جاتے ہیں۔ جو ایکسٹریکٹ۔ وائی نم اور کالچی کیم، جو جو سین کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی طرح اس کا ٹنکچر بھی تیار کیا جاتا ہے جو ٹنکچر کالچی سائی کے نام سے مشہور ہے۔ عام اطبا سورنجان شیریں کو ہی استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس میں شدید سمی اثرات نہیں پائے جاتے۔

بعض کتب میں سرنجان کے متعلق لکھا ہے کہ آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کس طریقہ سے فائدہ کرتی ہے۔

جاننا چاہیئے کہ ہر دوا غذا شے اس وقت تک اپنا اثر نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ دوا کسی مفرد عضو کے فعل میں تحریک تحلیل تسکین پیدا نہ کر دے۔

قدرت الہی نے ہر دوا غذا شے کا مادہ کسی نہ کسی مفرد عضو کے مزاج کیمطابق پیدا کیا ہے۔ جونہی کوئی مجہول دوا جسم کے اندر داخل ہوتی ہے وہ فوراً ہی اپنے مزاج کے اعضاء کو متاثر کرنا شروع کر دیتی ہے جیسے جیسے اعضاء کے افعال میں تغیر آتا ہے اسی تناسب سے علامات محمودہ یا نقصان رساں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

چونکہ سرنجان تلخ کا مادہ صفرا کو خارج کرتا ہے امعاء میں مروڑ کے ساتھ زرد پاخانے لاتا ہے۔ یہ افعال اثرات جگر و غدد کے ہیں لہذا یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ اس کا براہ راست اثر جگر و غدد پر ہوتا ہے اس کے استعمال سے غدی اعضاء مشینی طور پر تیز ہو جاتے ہیں جس سے سرنجاں کے افعال ظاہر ہوتے ہیں۔

سورنجان شیریں

نام | عربی سورنجان حلو، فارسی سرنجان شیریں، انگریزی MEADOW SAFFRON

تعارف | سرنجاں ایک بوٹی کی جڑ ہے جو سنگھاڑے کی ہم شکل ہوتی ہے اس کی بیل کے پتے گندنا کے پتوں کے مشابہ بشکر قندی اور مونگ پھلی کی طرح زمین میں پیدا ہوتی ہے

رنگ :- سفید رنگت بھرا۔ جڑ پر سرخ رنگ کا چھلکا۔ مغز اندر سے بالکل سفید۔ پھول زعفرانی

ذائقہ :- ———— شیریں

مقام پیدائش :- ———— ایران

مقدار خوراک :- ———— نصف ماشہ سے ۲ ماشہ بطور مقوی
مسہل ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ

مزاج :- ———— غدی اعصابی گرم تر۔ رطوبت فضلیہ لئے ہوئے

افعال اثرات | غدی اعصابی ہے یعنی جگر کے فعل کو مشینی طور پر تیز کرتی ہے۔ عضلات وقلب میں تحلیل اور اعصاب میں رطوبات بھیج کر مقوی صورت پیدا کرتی ہے۔ صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہیں۔ سنڈھ۔ مرچ سیاہ۔ نوشادر وغیرہ ادویہ کے ہمراہ کثرت سے مستعمل ہے۔

خواص :- محلل اورام۔ مسکن الم۔ مسہل سودا۔ ملین و مسہل غلیظ رطوبات کو رقیق کر کے خارج کرتا ہے

فوائد | چونکہ مسکن الم ہے اس لئے اس کے استعمال سے وجع المفاصل تحجر مفاصل اور نقرس کے دردوں کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

ملیّن و مسہل اثرات کی حامل ہونے کی وجہ سے آنتوں کے سدے کھولتی ہے۔
اس کی ہم مزاج ادویہ سنڈھ مرچ سیاہ نوشادر وغیرہ ہیں جن کے ساتھ بکثرت
استعمال ہوتی ہے۔ محلل اورام ہونے کی وجہ سے متورم اور دردناک جوڑوں پر بطور
ضماد کرتے ہیں۔ معجون سرنجان اس کا مشہور مرکب ہے جس کا نسخہ تمام مرکبات کی کتب میں درج ہے

سفوف برائے ریحی درد

ہوالشافی	سنڈھ	مرچ سیاہ	سورنجان شیریں
	۱تولہ	۱تولہ	۱تولہ

مقدار خوراک تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲ ماشہ کی مقدار میں دن میں
چار بار کھانے سے ہر قسم کے ریحی درد غائب ہو جاتے ہیں
نہایت اعلیٰ درجہ کا دافع سودا ہے۔ مندرجہ بالا افعال اثرات کا حامل ہے۔ صفرا کی وجہ
سے ہونی والی تکالیف کیلئے بھی بہترین دوا ہے۔

سوئے

نام عربی شبت، فارسی شبت، سندھی سوا، کشمیری سوئے،
بنگلہ شلپھا، انگریزی — DILL

تعارف سونف سے ملتا جلتا پودا ہے۔ پھول بھی سونف کی مانند
چتردار۔ تخم بھی سونف کی مانند لکیردار قدرے موٹے اور سخت
ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سوئے سونف کے پودے ہی کی پیداوار ہے جب سونف کا
پودا تخموں سے بھرا ہوتا ہے اگر اس وقت گرج چمک شروع ہو جائے تو یہ تخم
سخت ہوتے ہیں اور سوئے میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

رنگ :- سبزی مائل

ذائقہ :- تیز چرپرا

مقام پیدائش :- ہندپاکستان، سپین روس، (ترکی) قبرص

مزاج :- گرم تر۔

افعال اثرات | غدی اعصابی ہے یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مسکن اعصاب ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے۔

خواص :- مدر حیض، محلل ریاح۔ ہاضم۔ دافع سردی کے درد، مدر بول۔

فوائد :- غدی محرک ہونے کی وجہ سے کاسر ریاح اور ہاضم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوئے کے پتوں کو دھنیے کے پتوں کی طرح سالن وغیرہ میں ڈالتے ہیں۔ ایران میں پلاؤ پکاتے ہیں۔ سودا کو صفرا میں تبدیل کرکے نیست و نابود کرتا ہے اسی وجہ سے اسے گاڑھے خلطوں کو چھانٹنے والا کہتے ہیں۔

مقوی و مسکن اعصاب ہونے کی وجہ سے سوئے کی خوشبو سونگھنے سے خوب نیند آجایا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بے خوابی کے مریض کے سرہانے سبز سوئے رکھے جاتے ہیں تاکہ اس کی خوشبو سے نیند آجائے۔

عضلاتی تحریک سے رکے ہوئے رحم کے اندر کے فضلات کو خارج کرتا ہے اسی وجہ سے اسے مدر حیض کہتے ہیں حالانکہ یہ خون زیادہ لانے کی بجائے رحم کی عضلاتی سوزش کو رفع کرتا ہے اور رحم کو طاقتور بنا کر نطفہ قبول کرنے کی قوت پیدا کرتا ہے اس مقصد کے لئے اس کا جوشاندہ پلاتے ہیں اور دردناک اعضاء پر اس کا بھپارا دیتے ہیں

درد گردہ تحریکی۔ مفاصل تحریکی (درو ٹر) اور درد رحم کو رفع کرنے کے لئے اس کے

چرسٹ اندر سے میں مریض کو بٹھاتے ہیں۔

سوئے کو ہاضم۔ مدر حیض نسخوں۔ اور مقوی غرغروں میں ملاتے ہیں۔ بچوں کے لیے اس کا عرق گرائپ واٹر بنانے کے کام آتا ہے۔

شاہ پسند

نام:- (فارسی) شاہ پسند۔ (لاطینی) CENTROAREA MOSCHATE SEEDS

تعارف: ایک بیل دار پودا ہے جو اپنے پاس کی چیزوں پر لپٹ جاتا ہے پتے لوبیا کی مانند لیکن اس سے چوڑے جس وقت پھول خشک ہوتے ہیں تو ان کے نیچے تین دانے روئیں دار مائل بزردی نکلتے ہیں یہی تخم دواءً مستعمل ہیں۔

رنگ: ———— رنگ بھورا زردی مائل

مقدار خوراک: ———— ۳ سے ۵ ماشہ

مزاج: ———— گرم تر

افعال و اثرات: غدی اعصابی مسہل ہے یعنی غدی محرک، عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے۔ کیمیاوی طور پر صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ حرارت عزیزی کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔

خواص و فوائد: ایک قوی مسہل ہے۔ مدر بول ادویہ کے ساتھ صفرا کو کثرت سے خارج کرتا ہے۔ شدید قبض کی وجہ سے جب کرم شکم پیدا ہو جائیں۔ تو انہیں ہلاک کر کے خارج کرتا ہے۔

یادداشت اطبائے متقدمین کے مطابق وہ اخلاط کو خارج کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی دوا بھی ایک سے زیادہ خلط کو خارج نہیں کر سکتی، کیونکہ ہر خلط اور ہر دوا الگ الگ مزاج رکھتی ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی دوا سے دو تین متضاد مزاج کے اخلاط خارج ہوں۔

شترمرغ

نام :۔ عربی، نعام (فارسی، قو (سندھی) اُٹ پکھی (انگریزی) آسٹرچ ASTRICH

تعارف دنیا کے تمام پرندوں سے بڑا پرندہ ہے جو عرب اور افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ شترمرغ نیچے سے سر تک آٹھ فٹ تک اونچا ہوتا ہے گردن اونٹ کی طرح لمبی ہوتی ہے۔ قد اور گردن کی مشابہت کی بنا پر اسے شترمرغ کہتے ہیں چونکہ پرندہ ہے اس لئے یہ بھی انڈے دیتا ہے۔ ایک انڈہ وزن میں قریباً ڈیڑھ سیر کے ہوتا ہے۔

نہایت ہی بھولا اور احمق جانور ہے۔ کہتے ہیں کہ جب انڈہ چھوڑ کر چرنے جاتا ہے۔ تو اسے بھول جاتا ہے۔ اور کسی دوسرے انڈے پر بیٹھ جاتا ہے

رنگ :۔ ——— ہلکا سیاہ

ذائقہ :۔ ——— گوشت کا ذائقہ نمکین

مزاج :۔ ——— گرم تر

مقدار خوراک ——— ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک اس کا گوشت کھا سکتے ہیں۔

افعال و اثرات غدی اعصابی ہے۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے۔

خواص و فوائد غلیظ۔ دیر ہضم۔ دافع زہر بچھو۔ حابس رطوبات گوشت غلیظ ہونے کی وجہ سے دیر ہضم ہے۔ حابس رطوبات ہونے

کی وجہ سے بلغم اور بلغمی کھانسی کو مفید ہے۔ بلکہ بلغم و رطوبات کی وجہ سے اگر فالج ہوگیا ہو تو اس کے لئے مفید ہے۔

چیچک کے داغ رفع کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔

جو بچے جلد چلنے نہ لگتے ہوں ان کے ہاتھ پاؤں پر اس کی چربی کی مالش کرنے سے بہت جلد چلنے لگتے ہیں۔ اس کی چربی کی دھونی سے سانپ اور بچھو بھاگ جاتے ہیں۔

نوٹ یہ جانور بہت کم پایا جاتا ہے۔ اس لئے لکھنا فضول تھا۔ لیکن تحریر اس لئے کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان معلوم ہو کہ اس نے پرندے بھی کتنے بڑے اور عجیب بنائے ہیں۔

شلجم

نام (عربی) لفت (فارسی)، شلغم (سندھی)، گوگڑوں (پنجابی) گونگلو (پہاڑی)، بھپر (انگریزی) ٹرنپ TURNIP

تعارف: — مشہورِ عام ہے۔ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

رنگ: — سفید، سرخ، زرد۔ اندر سے ہر رنگ کا سفید ہوتا ہے۔

مقدار خوراک بطور ترکاری حسب منشا۔ بغیر ترکاری اس کی گندلیں اور کچا شلغم بھی کھا لیتے ہیں۔ غریبوں کے لئے مفت ملنے والی بہترین غذا ہے۔

مزاج: ـــــــــــــــ گرم تر

افعال و اثرات غدی اعصابی ہے۔ یعنی جگر و غدد کے مشینی افعال تیز کر دیتا ہے۔ حرارت کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اسے خارج بھی کرتا ہے۔ اور اعصاب میں کیمیائی تحریک پیدا کر کے تقویت دیتا ہے۔ اسی وجہ سے مقوی اعصاب کہلاتا ہے۔ عضلات کی سوزش کو تحلیل کرتا ہے۔

خواص ۔ مدربول، ہاضم، مقوی اعصاب، کثیر الغذاء، مخرج صفراء، کاسر ریاح

شلغم کو ہندو پاکستان میں بطور ترکاری عام پکا کر کھاتے ہیں، بہت

فوائد | اچھا مقوی بدن اور ملین ہے۔ سردی اور خشکی کی وجہ سے انگلیوں میں غلظت آگئی ہو تو اس کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے بلکہ اگر خشکی کی شدت سے خون میں رکاوٹ ہو کر خون کا اخراج شروع ہو جائے تو اسے بھی فوراً بند کرتا ہے ملین اور حرارت غریزی ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے بصارت کو تقویت دیتا ہے۔ مدربول ہونے کی وجہ سے تقطیر بول کے لئے فوری اثر ہے۔

صعتر

نام | عربی، صعتر فارسی، اوشن، سندھی، اسانقر، بنگلہ، سنجو شیش، انگریزی، اوری گینم ولگیر ORIGANUM VULGARE

تعارف | ایک صحرائی گھاس ہے، بعض کوہستانوں پر بھی پیدا ہوتی ہے اس کے اکثر پتوں کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ سیاہ رنگ کا صعتر فارسی کہلاتا ہے اور سفید رنگ کا صعتر جوزی۔

رنگ: ـــــ سیاہ سفید، پھول نیلے، پتے سبز

بو: ـــــ خوشبودار۔ ذائقہ ـــــ تیز چرپرا

مقام پیدائش: ـــــ خراسان اور ہندوستان

مقدار خوراک: ـــــ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک

بدل: ـــــ پہاڑی پودینہ

مصلح: ـــــ کتیرا، بادام روغن

مزاج: ـــــ گرم تر

افعال غدی اعصابی ہے یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مسئول ہے یعنی جگر و غدد میں مشینی تحریک پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اعصاب و دماغ میں ہلکی تحریک پیدا کر کے قوت دیتا ہے۔ اور دل میں مفرح صورت پیدا کر کے فرحت پیدا کرتا ہے۔

خواص مسکن، دافع درد دنداں، محلل اورام مخرج سنگ گردہ مثانہ

فوائد بوجہ قوت حرارت کے ریاح کو تحلیل کرتا اور بکھیرتا ہے۔ غلیظ مادوں میں لطافت پیدا کرتا ہے۔ معدہ، جگر اور پھیپھڑوں سے غلیظ رطوبات اور بلغم کو خارج کرتا ہے

خون کے غلیظ فضلات کو خارج کر کے اس میں لطافت پیدا کرتا ہے۔ مسکن ہونے کی وجہ سے اس کے جوشاندے کو درد دنداں میں استعمال کرتے ہیں۔ محلل اورام ہونے کی وجہ سے سرکہ یا شہد میں ملا کر اورام پر ضماد کرتے ہیں۔ جالے اور پھولے کے مریض اس کے پانی کو آنکھ میں ٹپکاتے ہیں جس سے کافی حد تک فائدہ ہوتا ہے۔ اکثر مریض اپریشن کرانے سے بچ جاتے ہیں۔ جب خشکی کی وجہ سے رحم میں درد ہو تو اس کی دو تین خوراکیں دینے سے آرام آجاتا ہے۔ گردہ مثانہ کی پتھریاں خارج کرنے اور پیشاب کی بندش سے ہونے والے مثانہ کے درد کو دور کرنے کے لئے بیحد مفید ہے۔

عصارہ ریوند

نام (عربی)، خرفیران (ہندی)، لال دس (سندھی) ریوندرس (انگریزی) الکٹریکٹ ری ہائی EXT RHEI

تعارف نیا مرریلا درخت کا رال دار گوند ہے۔ اس میں ٹے نین اور کرائی سوفین پائی جاتی ہے۔ افعال و اثرات میں ریوند چینی سے کئی گنا تیز ہے۔ لیکن بالفعل اس کے اثرات محرک جگر ہی ہیں۔

زرد سرخی مائل

رنگ: ـــــــــ بدمزہ تلخ اور خراش دار

ذائقہ: ـــــــــ

مقدار خوراک: ایک تا چار رتی، چار رتی میں ایک بہترین مسہل ہے، رتی میں سے نیم ہے

مزاج: ـــــــــ گرم تر

افعال و اثرات غدی اعصابی میں یعنی غدد جگر میں مشینی تحریک عضلات قلب میں تحلیل اور اعصاب و دماغ میں کیمیائی تحریک پیدا کرتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا فعل صفرا کا خارج کرنا ہے یعنی فضلات جگر خارج کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔

خواص: مولد و مخرج صفرا، مخرج حرارت، دافع یرقان، مخرش

فوائد قدرت نے اسے صفرا کے ہم شکل بنایا ہے۔ عملی تجربات سے بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ جسم سے خارج بھی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی مریض کو کثرتِ صفرا کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہو یعنی اسے یرقان ہو گیا ہو۔ یا استسقاء زقی، استسقاءِ دماغ، استسقا خصیہ یا چہرہ و ہاتھ پاؤں یا تمام جسم اماس کی وجہ سے سوج گیا ہو۔ یا جوڑوں پر اماس و سوجن ہو کر درد ہوتا ہو۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ چند دنوں کے اندر بذریعہ اسہال تمام فاضل صفرا خارج کر کے جسم کو اعتدال پر لے آتا ہے۔ یرقان اصفر (زرد یرقان) کا تو تریاق ہے۔ صرف ایک ہفتہ کے اندر رفع کر دیتا ہے۔

چونکہ مخرش ہے اس لئے جب اسے کوٹیں تو آہستہ آہستہ رگڑیں ورنہ غبار کی صورت میں گلے میں پہنچ کر خراش کر کے کھانسی لاتا ہے۔

چونکہ قے آور ہے اس لئے جب چھوٹے بچے کو ڈبہ کی شکایت ہو اور اسے سانس تنگی سے آتا ہو تو اس کی ایک رتی چمچہ بھر گرم پانی میں ملا کر پلانے سے کھل کر قے آجاتی ہے۔ جس سے سینہ بلغم سے صاف ہو کر سانس بغیر تکلیف کے آنے لگتا ہے۔ اور بچہ آرام سے سو جاتا ہے۔ چونکہ غدی اعصابی ہے۔ اس لئے جس عورت کو خون حیض تنگی اور

درد کے ساتھ آتا ہو یا پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو یا اسے پیچش ہو تو اسے ہرگز نہ دیں۔
جنون کے مریضوں کے لئے آب حیات ہے۔ انہیں اسے مسہل مقدار میں کھلائیں تو وہ تین دن میں اچھے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

۱۔ یادداشت متقدمین اطباء نے جس دوا کو شدید مسہل پایا اسے ہر سہ اخلاط کا مسہل قرار دیا۔ ان میں ہرڑ جمالگوٹا اور عصارہ ریوند بھی شامل ہے۔ افسوس انہوں نے مسہل کی صفت کو تو مد نظر رکھا، لیکن انہوں نے کسی دوا کے مزاج اور اس کے مزاج والی خلط کو سامنے نہ رکھا۔ کیونکہ کوئی دوا اپنے ہم مزاج خلط کو ہی خارج کر سکتی ہے۔ ہرڑ چونکہ سرد خشک مزاج کی حامل ہے لہٰذا یہ خلط سودا کو ہی خارج کر سکتی ہے۔ صفرا یا بلغم سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسی طرح جمالگوٹہ اور ریوند عصارہ چونکہ گرم خشک و گرم تر مزاج کی حامل ہیں۔ اس طرح ان کے استعمال سے صرف اور صرف صفرا ہی خارج ہو سکتا ہے۔ ان کا سودا اور بلغم سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ یادداشت ریوند عصارہ بذریعہ پیشاب اخراج پاتی ہے جس سے اس کا رنگ فوراً زرد کر دیتی ہے۔

۳۔ یادداشت عصارہ ریوند، ریوند چینی کا ست نہیں ہے جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ نامعلوم درخت کا گوند ہے۔

فندق

نام:- (عربی)، جلوز (فارسی)، بندق (انگریزی) فروٹ فلبرٹ FRUIT FILBERT

تعارف: ایک بلند بالا پہاڑی درخت کا پھل ہے جو شکل میں سہ گوشہ ہوتا ہے۔ اس کو توڑنے سے مغز بادام کی مانند مغز نکلتا ہے اسی نسبت سے اسے بادام کشمیری، بادام کوہی اور بادام سہ گوشہ بھی کہتے ہیں۔

مقدار خوراک:- ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک

شیریں اور لذیذ

ذائقہ:— بھورا سفید

رنگ:— گرم تر

مزاج:—

مقام پیدائش:— پہاڑی علاقوں میں جہاں سردی زیادہ ہو۔

افعال و اثرات | غدی اعصابی ہیں یعنی غدی محرک اعصابی مقوی اور عضلاتی محلل اور کیمیائی طور پر رطوبت عزیزی پیدا کر کے اعصاب و دماغ کو قوت دیتا ہے۔ صفرا کی حدت اور خشکی کم کر کے خون میں لطافت پیدا کرتا ہے۔

خواص:— محرک جگر، مسمن بدن، مقوی دماغ، مخرج غلیظ بلغم، دافع گنجاپن

فوائد | فندق صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے۔ کا یہی فعل جگر میں مشینی تحریک کا باعث ہے۔ چونکہ صفرا اور خشکی کم کرتا ہے۔ اس لئے صفرا کی شدت سے ہونے والی تکالیف کے لئے بہترین چیز ہے۔ چونکہ رطوبت عزیزی کا مولد ہے۔ اس لئے مقوی دماغ اور مسمن بدن ہے۔ جسم میں چربی پیدا کرتا ہے۔ اور دبلے پن کو دور کرتا ہے۔

غدی محرک ہونے کی وجہ سے گنجاپن کے لئے بے حد مفید ہے۔ غدی اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے بچھو کے زہر کا تریاق ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر فندق کا مکان کے چاروں کونوں میں ایک ایک دانہ رکھ دیں۔ تو بچھو بھاگ جاتے ہیں۔ اگر انسان اپنے پاس رکھے تو اسے بچھو نہیں کاٹتا۔ اپنی تری کی وجہ سے غلیظ بلغم کو خارج کرتا ہے۔

کسنبہ ۔ کسم

نام | (عربی)، احب قرطم (فارسی)، گل معصفر یا گل کافشہ (بنگلہ)، کسم پھول (ہندی) اکٹر (سندھی) پواڑی (سنسکرت)، کسنبہ (انگریزی)

وائلڈ سفرون سیپ فلاور۔ WILD SAFFRON SAP FLOWER

تعارف ایک گز تک بلند پودے کے بیج ہیں۔ پتے نیم کے پتوں سے مشابہ، پھول خار دار سرخ زعفرانی، پھولوں کو گل عصفر یا کسنبہ کا پھول کہتے ہیں۔ پھول کے نیچے ایک غلاف ہوتا ہے۔ جس میں سات آٹھ کی قدر چپٹے چو گوشیہ بیج ہوتے ہیں۔ جس کو تخم قرطم یا اس کے دوسرے ناموں سے پکارتے ہیں۔

رنگ: ــــــ پھول سرخ، بیج سفید

مقام پیدائش، ہندو پاکستان کے میدانی علاقوں میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔

ذائقہ: ــــــ تلخ

مقدار خوراک: ــــــ ۳ ماشہ سے ۱۰ ماشہ

مزاج: ــــــ گرم تر

افعال و اثرات غدی اعصابی ہے یعنی غدی محرک۔ اعصابی مقوی اور عضلاتی محلل ہے۔ کیمیائی طور پر صفرا کی پیدائش کر کے اس کا اخراج بھی کرتی ہے۔

خواص: ــــ دافع یرقان، مخرج صفرا، تریاق سموم، مدر بول، مقوی باہ

فوائد مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے زرد یرقان کے لئے فوری اثر ہے۔ گرم تر مزاج کی حامل ہونے کی وجہ سے گرم خشک بہت سی زہروں کی تریاق ہے۔ خاص طور پر بچھو کے زہریلے اثر کو فوراً رفع کر دیتی ہے۔ جونہی بچھو کاٹے اس کا بیج یا غلاف یا پتا ہی منہ میں رکھ کر چبائیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے درد غائب ہو جاتا ہے۔

مدر بول ہونے کی وجہ سے بندش بول اور گردہ مثانہ کی پتھریوں کو نکالنے کے لئے مفید ہے مقوی باہ ہونے کی وجہ سے اس کے پھولوں کے رنگ سے کپڑے رنگ کر زمانہ قدیم کے لوگ پہنا یا کرتے تھے۔ جوارش قرطم اس کا مشہور مرکب ہے۔

کسوندی

نام (پنجابی)، تلوار پھل (بنگالی) کاشوندہ (سنسکرت)، کاس مردکر (انگریزی) نیگرو کافی NEGRO COFFEE

تعارف کسوندی کا پودا دو گز تک بلند ہوتا ہے۔ پتے تینا کی سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ ان سے مکروہ قسم کی بدبو آتی ہے۔ اس کو ایک بالشت لمبی پھلیاں لگتی ہیں۔ جو تلوار کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اسی نسبت سے اسے تلوار بھی کہتے ہیں۔

اس کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ زرد پھولوں والی ۲۔ سیاہ پھولوں والی۔ جس کو کالی کسوندی بھی کہتے ہیں۔ یہ بہت کم یاب ہیں۔

رنگ :۔ کچی پھلیاں سبزی مائل، پکنے پر سیاہ ہو جاتی ہیں۔ پھول زرد و سیاہ

ذائقہ :۔ ——— تلخی لئے ہوئے چرپرا

مزاج :۔ ——— گرم تر

مقدار خوراک :۔ ——— ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک

مقام پیدائش جنوبی ہند، سری لنکا اور کوہ ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔

افعال و اثرات غدی اعصابی ہے۔ یعنی غدی محرک، اعصابی مقوی، عضلاتی محلل ہے۔ کیمیاوی طور پر صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہے۔ اور خون میں رطوبت کی پیدائش بڑھا کر دماغ و اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔

خواص تریاق سموم۔ محلل اورام۔ مخرج صفرا۔ مسکن اوجاع۔ مفاصلہ مدر بول

فوائد کسونڈی افعال اثرات خواص فوائد ہیں۔ بالکل کسنبہ سے ملتی جلتی ہے اگر وہ یرقان کے لئے مفید ہے تو یہ بھی مفید و موثر ہے۔ اسی طرح کسونڈی بھی تریاق سموم ہے۔ اسی طرح دوسرے افعال بھی اس میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ ہذا انہیں ایک دوسری کا بدل سمجھ کر استعمال کر سکتے ہیں۔

نوٹ کسونڈی کو استسقاز قی میں خصوصیت سے استعمال کر سکتے ہیں نہایت موثر دوا ہے۔

کلتھی

نام (عربی) حب القلت (فارسی) سنگ شکن (مرہٹی) کلتھ (گجراتی) کلتھی (سندھی) کلٹی (بنگلہ) کلتی (انگریزی) ہارس گرام HORSE GRAM

تعارف کلتھی السی کے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن اس کے دانے السی سے بڑے اور قدرے گولائی میں ہوتے ہیں۔

رنگ: ——— چمکدار نیلاہٹ لئے ہوئے۔ اندر سے مغز سفید

ذائقہ: ——— شیریں

مقام پیدائش: ——— ہندو پاکستان کے میدانی علاقوں میں خود رو پیدا ہوتی ہے

مقدار خوراک: ——— ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک

مزاج ——— گرم تر

افعال و اثرات محرک جگر۔ محلل عضلات اور مقوی اعصاب و دماغ۔ کیمیاوی طور پر خون میں صفرا کو بڑھا دیتی ہے۔ اور اس کا اخراج بھی شروع کر دیتی ہے۔ کیمیاوی طور پر ایک شدید گرم کھاد ہے۔

خواص محرک جگر و غدد و غشا مخاطی۔ مولد و مخرج صفرا، قاطع سودا، مدر بول، کاسر ریاح۔ مقوی اعصاب۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔

فوائد قانون مفرد اعضا میں یہ بات تسلیم شدہ ہے۔ کہ جو شے صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتی ہے۔ وہ نالی دار غدد جنہیں غدد ناقلہ بھی کہتے ہیں کو تیز کرتی ہے۔ اور عضلات کے فعل میں شدید تحلیل پیدا کرتی ہے،

اب ظاہر ہے کہ جب عضلات کا فعل تیز ہو اور غدد ناقلہ میں سکون کی وجہ سے صفرا کی پیدائش تقریباً بند ہو چکی ہو تو جسم میں تحجر مفاصل۔ گردوں اور مثانہ میں پتھریاں، پیٹ میں ریاح کی پیدائش۔ ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں دوا ایسی مفید ہو سکتی ہے۔ جو ایک طرف تو صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہو یعنی نالی دار غدد کے فعل میں تیزی پیدا کرتی ہو۔

چونکہ کلتھی میں یہ صفات بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ اس لئے یہ خصوصیت سے کاسر ریاح مخرج مفتح سنگ گردہ و مثانہ ہے۔ بلکہ خون حیض کی رکاوٹ بندش بول اور سوزش رحم کو دور کرتی ہے۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جو آلائش اور مواد اندر رہ جاتا ہے۔ اس کو رفع کرنے کے لئے کلتھی کا جوشاندہ پلاتے ہیں۔ پھوڑوں کا خاتمہ کرنے کے لئے اس کا جوشاندہ بے حد مفید ہے۔

مجربات

جوشاندہ برائے پتھر گردہ و مثانہ

ہوالشافی: اجوائن ۲ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۱۰ عدد۔ نوشادر ۳ ماشہ کلتھی ۶ ماشہ۔ سرپھوکہ ۶ ماشہ۔

تمام ادویہ کو ½ سیر پانی میں بھگو دیں۔ دو تین گھنٹہ بعد ابالیں جب ½ ۱ پاؤ رہ جائے تو آدھ آدھ پاؤ دن میں تین بار پلاویں۔ بندش بول، ریگ گردہ مثانہ کے لئے لاجواب جوشاندہ ہے۔

اسی جوشاندہ کو اگر عسر الطمث کی مریضہ کو پلائیں تو خون بغیر تکلیف کے آنے لگتا ہے۔

کوٹھ

نام:- (عربی) قسط (فارسی) کوشتہ (بنگالی) کُٹر پاچک انگریزی COSTUS ROOT

تعارف کوٹھ ایک خوشبودار جڑ ہے۔ جس کا پودا چھ سات فٹ بلند ہوتا ہے۔ ساون بھادوں کے بعد اس کی جڑیں نکالتے ہیں۔ اس کی دو اقسام ہیں ایک شیریں ایک تلخ۔

نوٹ پوکھر مول کی جڑ کوٹھ سے ملتی جلتی ہے لیکن افعال میں مختلف ہے۔ لالچی دوکاندار اسے کوٹھ میں ملا کر فروخت کر دیتے ہیں۔

رنگ: ________ سفید زردی مائل۔

ذائقہ: ________ شیریں و تلخ

مقدار خوراک: ________ ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ

مزاج تلخ غدی عضلاتی شیریں غدی اعصابی یعنی اول گرم خشک دوم گرم تر

مقام پیدائش کشمیر کا مرطوب علاقہ۔ کلکتہ اور بمبئی میں کثیر تعداد میں پیدا ہوتی ہے۔

افعال و اثرات تلخ غدی عضلاتی یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے۔ شیریں۔ غدی اعصابی ہے یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔

خواص محرک غدد۔ مقوی اعصاب۔ قاتل کرم شکم۔ منفث بلغم مسکن اوجاع۔ نافع۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ اور عرق النسا۔

محل سوزش عضلات

جسم انسانی میں چونکہ حرارت کی پیدائش کا تعلق جگر کے ساتھ ہے

استعمال

اور حرارت ہی جسم میں ہضم غذا و تحلیل کا کام کرتی ہے۔

مولد حرارت ادویہ ہیں کلنجی بھی شامل ہے۔ جو حرارت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہے۔

ایک اہم نقطہ

یہاں اس نقطہ کو ذہن نشین کر لیں۔ جو ادویہ حرارت کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اسے روکتی ہیں۔ ان کے مسلسل استعمال سے تقطیر بول کی شکایت اور فضلات میں تحلیل کا عمل بہت زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن ان کا اخراج بہت کم ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جو ادویہ حرارت کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہیں وہ مدر بول اور فضلات کو تحلیل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا اخراج بھی کرتی ہیں۔

چونکہ کوٹھ تیریں بھی ان صفات کی حامل ہے۔ لہذا یہ مدر بول ہونے کے ساتھ ساتھ سنگ گردہ مثانہ کو تحلیل کر کے خارج بھی کرتی ہے۔

چونکہ محرک غدد ہے لہذا گردن مثانہ کے عظم غدد کو تحریک میں لا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے۔ اور پیشاب کے اخراج میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے اگر حیض اور نفاس میں رکاوٹ ہو تو کوٹھ اس رکاوٹ کو دور کر کے بغیر تکلیف حیض جاری کرتی ہے۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے وجع المفاصل اور ریحی درد کو مفید ہے۔

نام | (عربی) رطب (ہندی) نخل (فارسی) خرمائے ہندی (ملتانی) پنڈ (سندھی) کتل (بنگلہ) کھجور (انگریزی) ڈیٹ DATE

تعارف | مشہور عام ہے۔ عراق میں پیدا ہونے والی کھجور بہترین سمجھی جاتی ہے۔ عرب ملکوں سے آنے والی بعض کھجوروں میں گھٹلی نہیں ہوتی۔ پاکستان میں ہونے والی کھجور چھوٹی اور قدرے سیاہ ہوتی ہے

رنگ ——— سیاہی مائل سرخ، خشک کھجور سفید مائل سرخ

ذائقہ ——— خوشبودار شیریں۔

پیدائش | ہند پاکستان۔ ایران۔ عراق۔ ترکی۔ عراق میں کھجور کی پیداوار تین لاکھ ٹن سالانہ ہے۔

مقدار خوراک ——— حسب منشا

مزاج ——— گرم تر۔ غذا لئے موہے

افعال و اثرات | غدی اعصابی ملین ہے۔ کیمیائی طور پر حرارت کی پیدائش کے ساتھ ساتھ رطوبت غریزی بھی پیدا کرتی ہے۔

خواص | مسمن بدن۔ محرک جگر۔ مقوی دماغ۔ مفرح قلب دافع سل و دق۔

فوائد | قرآن حکیم میں کھجور کے متعلق سورہ رحمٰن میں اس طرح ذکر ہے۔ فیھما فاکھۃ ونخل ورمان۔ اس آیت کریمہ میں کھجور کو پھل لکھا ہے۔ اور انار کے ساتھ ملایا ہے۔ ان سے پہلے کئی نعمتوں کا ذکر ہے بار بار اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو انسانوں اور جنوں کو گن کر کہتا ہے، کہ فبای آلاء ربکما تکذبٰن تم اللہ اللہ تعالیٰ کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
یاد رکھیں کہ کھجور اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ اس کی اہمیت سے کوئی انسان انکار نہیں کر سکتا۔ اس میں بے انتہا غذائی طاقت ہے۔ اس کے چند دانے کھا

کہ صحابہ کرامؓ نے کئی کئی دن تک جنگیں لڑی ہیں۔
طبی اور فنی طور پر ہم اسے مولد حرارت عزیزی اور رطوبت عزیزی مانتے ہیں
جن انسان میں یہ دونوں چیزیں وافر مقدار میں ہوتی ہیں۔ وہی لوگ نیک متقی
پرہیزگار، صحت مند، بہادر اور جفاکش ہوتے ہیں۔
چونکہ کھجور ایک پھل اور میوہ ہے۔ لہٰذا اس میں جزو بدن ہونے کی بے حد
استعداد پائی جاتی ہے۔ اس کا فضلہ برائے نام بنتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس
کے استعمال سے جسم میں چربی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان
کی صحت قابل رشک ہو جاتی ہے۔
دبلے پتلے انسانوں، ٹی بی، سل دق کے مریضوں کے لئے آب حیات ہے۔
میرے خیال میں کھجور بادام کے قائم مقام ہے۔ اور بادام سے کئی گنا سستی ہے
غریب لوگ آسانی سے خرید سکتے ہیں۔ فالج اسقل کے مریضوں کے لئے اس
کا کھلانا یا اس کا جوشاندہ بنا کر پلانا نہایت مفید ہے۔
چونکہ مولد رطوبت عزیزی ہے۔ اس لئے یہ مقوی دماغ ہے۔ محرک اعصاب
اور خوشبودار ہونے کی وجہ سے مفرح قلب اثرات کی حامل ہے۔

کیلا

نام: ــــ (عربی) موز (بنگالی) کلہ (سندھی) کیلو (انگریزی) بینانا BANANA
تعارف: ــــــــ مشہور و معروف پھل ہے۔
رنگ: ــــــــ باہر زردی مائل بسرخ اندر سفید
ذائقہ: ــــــــ شیریں خوشبودار
مقدار خوراک: ــــــــ حسب منشاء
مقام پیدائش: تمام ملکوں کے میدانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔

مزاج:۔ —— گرم تر۔ ملین زیادہ مقدار میں۔ البتہ تھوڑی مقدار میں قابض۔

افعال و اثرات | غدی اعصابی ہے۔ یعنی محرک غدد محلل عضلات اور مقوی اعصاب ہے۔

خواص | کثیر الغذا، مسمن بدن، دافع خشونت، حابس اورام، مدر بول۔

فوائد | ایک خوشبودار شیریں پھل ہے۔ اس لئے تمام لوگ اسے کھاتے ہیں۔ تمام پھلوں سے سستا پھل ہے۔ دل میں بہت جلد فرحت لاتا ہے۔ کثیر الغذا ہونے کی بنا پر قوت دیتا ہے۔ مسلسل کھانے سے فربہی لاتا ہے۔

چونکہ صفرا اور رطوبت عزیزی کا مولد ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال سے خشک کھانسی اور گلے کی خشونت دور ہوتی ہے۔ اندرونی بیرونی کسی بھی مقام سے خون آنے کو مانع ہے۔ کثرت حیض کو روکنے کے لئے اس کے رس کا پلانا فوری علاج ہے اس کی جڑ کے پانی میں سہاگہ اور قلمی شورہ ملا کر پلانے سے سوزاک جاتا رہتا ہے۔

جلے ہوئے مقام پر کیلے کا لیپ کرنا جلن اور سوزش کو رفع کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جہاں کیلے کے درخت ہوں وہاں سانپ نہیں آتے

سانپ کے زہریلے اثر کو زائل کرنے کے لئے اس کا پھل اور پانی پلانے سے زہر رفع ہو جاتا ہے۔ یعنی کیلا تریاق افعی ہے۔

گلو

نام | (ہندی، گرچ (اردو) گلو (بنگالی) گلانچہ (گجراتی) گل بیل (انگریزی) ٹاینوسپورا کارڈی فولیا TINOSPORA CORDIFOLIA

تعارف مکانوں، درختوں پر چڑھنے والی ایک بیل ہے۔ اس کے پتے پان کے مشابہ ہوتے ہیں۔ نیم کے درختوں پر چڑھنا بہترین خیال کی جاتی ہے۔

رنگ: مٹیالی یعنی مٹی رنگی۔

ذائقہ: تلخ

مقدار خوراک لکڑی ۱ تا ۲ تولہ آب ۱/۲ ۱ تا تین تولہ ست گلوار ماشہ تا ۱/۲ ۱ ماشہ

مزاج: گرم تر

افعال استعمال غدی اعصابی ہے۔ یعنی محرک جگر محلل عضلات اور مقوی اعصاب ہے۔

خواص: محرک جگر۔ مصفی خون۔ مدر بول۔ دافع مزمن بخار

فوائد گلو چونکہ جگر کے مشینی افعال کو تیز کر دیتی ہے۔ اس لیے اس کے استعمال سے جسم کے اندر رکے ہوئے غلیظ فضلات رقیق ہو کر خارج ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے خون صاف ہو کر پھوڑے پھنسیاں رفع ہو جاتی ہیں۔

پرانے بخار جو عموماً سوداویت اور خشکی سے ہوتے ہیں جن میں تپ دق کا بخار بھی شامل ہے، رک جاتا ہے چنانچہ بخار کہنہ کے لئے سبز گلو کے ٹکڑے رات کو گرم پانی میں بھگو دیتے ہیں۔ اور صبح کو زلال لے کر پلا دیتے ہیں۔ اگر تازہ گلو کا پانی پلایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ چونکہ کسی حد تک مدر بول بھی ہے۔ اس لئے سوزاک اور تقطیر بول کے لئے بھی مفید ہے یرقان کیلئے خصوصیت سے مفید ہے۔

گوشت بکری

نام :۔ عربی الحم الماعز فارسی، گوشت انگریزی، GOAT'S MEAT

تعارف مشہور عام ہے۔ ہر شخص واقف ہے۔ بھیڑ کے گوشت سے کسی قدر سرخ اور بھینس کے گوشت سے کسی قدر سفید ہوتا ہے۔ نوجوان کا گوشت ہلکا سرخ اور بوڑھی بکری کا گوشت گہرا سرخ ہوتا ہے۔

ذائقہ :۔ ——— پھیکا

مقدار خوراک :۔ ——— حسب منشاء

مزاج :۔ ——— گرم تر۔ غذائے خالص

افعال و اثرات غدی اعصابی ہے یعنی محرک غدی۔ عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔

خواص غذائے خالص۔ زود ہضم۔ مقوی غدد۔ مولد خون صالح الکیموس۔

فوائد بکری کا گوشت تمام ملکوں میں بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ پکنے پر بہت لذیذ اور ذائقہ دار ہوتا ہے جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ اگر مسلسل گوشت بکرا کھایا جائے تو جسم میں حرارت غریزی کے ساتھ ساتھ رطوبت غریزی بھی بڑھ جاتی ہے جس سے جسم کا رنگ کندن کی طرح اور چھریرا بدن ہو جاتا ہے۔ چونکہ بکری عام طور پر آک بھی کھایا کرتی ہے۔ اس لئے اس کا گوشت خاص طور پر پرانے بخار خصوصاً تپ دق کے لئے مفید اور مقوی غذا ہے۔ گرم تر ہونے کی وجہ سے خشکی کو رفع کرتا ہے۔ سوداویت کا قلع قمع کرتا ہے۔ کمزور اور نحیف مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں مختلف چرند پرند اور حیوانات کے گوشت میں قدرت نے فطرتاً بہت کچھ فرق رکھا ہے۔ اگر ہم بکری کے گوشت کو مزاج کے لحاظ سے سب سے زیادہ معتدل خیال کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں حرارت رطوبت اور ریاحی

مادے تقریباً معتدل ہیں۔ اگران کے مقابلے میں بھیڑ دنبہ گائے اور بھینس کے گوشت کو استعمال کریں۔ توان میں بکری کی نسبت حرارت کم۔ رطوبت اور ریاحی مادے زیادہ پائیں گے۔ اسی طرح اگر بکری کے مقابلے میں مُرغی۔ بطخ تیتر و بٹیر وغیرہ پرندوں کا گوشت استعمال کریں توان میں حرارت کے ساتھ خشکی کے اثرات زیادہ محسوس ہوں گے۔ منہ خشک ہوگا پیاس بار بار لگے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر خاص وعام بکری کے گوشت کو زیادہ پسند کرتا ہے۔

بکری کے کلیجے کا پانی شب کوری کے مریض کی آنکھوں میں ٹپکاتے ہیں چند دنوں کے اندر اندر شب کوری دور ہو جاتی ہے۔ اگر بکری کے پتے میں کالی مرچیں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ پانی خشک ہو جائے۔ پھر مرچوں کو پیس کر پتھری کے مریضوں کو کھلائیں۔ پتھریاں براہ پیشاب ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جائیں گی۔

دق الاطفال کے مریض بچوں کو بکرے کی کلیجی توے پر خشک کردہ کھلانے سے بخار دست۔ قے اور سوکڑا رفع ہو جاتا ہے۔ مجرب نسخہ یہ ہے۔

برائے دق الاطفال، سوکڑا

ھُوَالشَّافی — قول ڈوڈے ۲ تولہ تباشیر ۲ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۲ تولہ ناریل دریائی ۱ تولہ الائچی خورد ۱ تولہ کشتہ ابرک ۶ ماشہ کلیجی بکرا بریاں ۵ تولہ۔

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک: چار چار رتی دن میں چار بار

فوائد: بچوں کے سوکڑا کے لیے لاجواب دوا ہے

گوماے

نام (ہندی) گوما یا گما (بنگلہ) درون پُشپی (گجراتی) تنبو (سندھی) گومی (انگریزی) لیوکس لنی فولیا LEUCOS LINIFOLIA

تعارف برسات کے آخر اور موسم سرما کے شروع میں جوار وغیرہ کے کھیتوں میں فصل خریف کے ساتھ بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ سیدھی شاخیں نکلتی ہیں۔ پتوں کی جڑوں میں سے ہی پیالہ نما پھول نکلتے ہیں۔ اسی نسبت سے بنگلہ اور سنسکرت میں، درون پشپی یعنی پیالہ نما پھول والا پودا کہتے ہیں۔ پھول اخروٹ کے برابر لگتا ہے جس سے تیز ناخوشگوار بو آتی ہے۔

رنگ: ——— پھول سفید سبزی مائل

ذائقہ: ——— کڑوا

مزاج: ——— گرم تر

مقدار خوراک: ——— ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

مقام پیدائش: ——— ہند و پاکستان میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔

افعال و اثرات غدی، اعصابی ہے۔ یعنی غدی محرک اعصابی مقوی اور عضلاتی محلل ہے۔

خواص: ——— محلل اورام، دافع تپ کہنہ، سانپ کاٹے کا تریاق۔

فوائد نئے و پرانے بخاروں کے لئے بالخاصیت مفید ہے۔ البتہ غلیظ بلغم سے ہونے والے بخاروں کے لئے زیادہ مفید ہے۔

پھوڑوں پر اس کے پتے گرم کر کے باندھنے سے تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اسی

طرح دردناک ورموں پر اس کے پتے یا پھولوں کا بھرتہ باندھنے سے جلد تحلیل کر دیتا ہے۔

ایک تولہ بوٹی پانی میں پیس کر کھلانے سے مار گزیدہ کے زہر کو بے اثر کر دیتی ہے۔ یرقان اور تھوہر داماس کو نافع ہے۔

گیندے کا پھول

نام:۔ (فارسی) گل صد برگ (انگریزی) MARIGOL, CALENDULA

تعارف گیندے کا پودا سیدھا شاخ دار ہوتا ہے۔ پتے بیضوی موٹے رونگٹے دار ہوتے ہیں۔ شاخوں کے سروں پر ایک ایک زرد چمک دار گول کٹوری نما پھول ہوتا ہے۔ اس کی بہت سی پنکھڑیاں ہوتی ہیں اس لئے اس کو گل صد برگ کہتے ہیں۔

اس کے پھول پتے دوا مستعمل ہیں۔

رنگ:۔ ——— سرخ زرد۔ نارنجی۔ پتے سبز

ذائقہ:۔ ——— ذائقہ پھیکا تیز بو

مزاج:۔ ——— گرم تر

مقدار خوراک:۔ ——— تازہ ایک تولہ

افعال استعمال غدی اعصابی ہے۔ یعنی غدی محرک۔ عضلاتی محلل اعصابی مقوی ہے۔ کیمیائی طور پر صفرا کی تیزی کم کرتی ہے۔

فوائد گیندے کے پھول انتہائی لطیف ہونے کی وجہ سے فوراً جسم پر اثر ہو جاتے ہیں چنانچہ ان کے پھولوں اور کونپلوں کو پانی میں جوش دے کر اور مصری ملا کر احتباس بول کے مریض کو پلاتے ہیں صرف دو تین خوراکوں سے ہی پیشاب کھل جاتا ہے۔ مسکن درد ہونے کی وجہ سے

یعنی درد دل کے علاوہ سوزاک. تقطیر بول پیشاب کا جلن کے ساتھ آنے
کے لئے بے حد مفید ہے.
محلل اورام ہونے کی وجہ سے اس کے پھولوں کی پلٹس پستانوں کے ورم
کو تحلیل کرتی ہے.
گیندے کے پھولوں اور پتوں کا پانی یرقان کے مریضوں کو بیحد مفید ہے.
گرم تر ہونے کی وجہ سے خون کو غلاظت سے صاف کر کے پاک کرتا ہے.
خواص: ــــ محلل. مصفی خون. قابض. مدر بول. مسکن.

گیہوں

نام ــــ (عربی) حنطہ (فارسی) گندم (بنگالی) گم (سندھی) کنک (انگریزی) وہیٹ WHEAT

تعارف ــــ مشہور غلہ ہے. اس میں ۱۰ تا ۱۵ فیصد نائیٹروجنی مادہ ۶۰ تا ۹۰ فی صد نشاستہ دار روغنی مادہ ہوتا ہے.

رنگ: ــــ زرد. سرخ. قدرے شیریں.

مزاج: ــــ گرم تر.

مقدار خوراک: ــــ حسب منشا. غذائے خالص.

افعال و اثرات ــــ غدی اعصابی ہے. یعنی غدی محرک اعصابی مقوی اور عضلاتی محلل کیمیاوی طور پر رطوبت غریزی پیدا کرتی ہے.

خواص: ــــ غذائے خالص. ہاضم. مسمن بدن. کثیر الغذا.

فوائد ــــ تمام اناجوں کی سرتاج ہے. گندم انسان کو بلا ناغہ تمام عمر ملتا رہے. اس سے کبھی بھی نفرت نہیں کرتا. بلکہ فرحت
محسوس کرتا ہے. اس کے برعکس چنے، باجرہ، مکی، جوار، جو، مونگی، موٹھ، ماش

وغیرہ کو چند دن متواتر کھا کر اکتا جاتا ہے. اور دل بھر جاتا ہے. اگر چند دن اور کھانا پڑے تو نفرت کرنے لگتا ہے.

عام طور پر گندم کو چپاتی کی صورت میں کھایا جاتا ہے. اسے اور زیادہ لذیذ بنانے کے اور بھی کئی طریقے ہیں. دڑدڑا کر کے دلیا بنا لیتے ہیں. گندم کو باریک دانہ دار بنا کر سوجی بناتے ہیں. جس سے حلوہ تیار کرتے ہیں. عام دیہاتی لوگ اس کے آٹے سے بھی حلوہ بنا لیتے ہیں. اس کے میدہ سے سوئیاں اور جلیبیاں بناتے ہیں. اس کے میدہ کو خمیرہ کر کے خمیری روٹی، بسکٹ، ڈبل روٹی، نان وغیرہ بناتے ہیں جو چائے کے ساتھ ناشتہ کے طور پر کھاتے ہیں.

گندم کی روٹی گوشت کے شوربہ میں گوندھ کر کھانا کمزور اور نحیف مریض کے لئے بے حد مفید ہے. گندم کا دلیا پیچش کے مریض کے لئے بہترین زود ہضم غذا ہے. اس کی جلیبیاں دودھ میں کھانا مسمن بدن ہیں. حلوہ بھی رطوبت غریزی سے بڑھا کر جسم میں چربی بڑھاتا ہے اور ملین ہے۔

مامیران

نام

(اردو) ممیرا (سندھی) ممیرو (آسام) مشمی ٹیٹا.

(انگریزی) کوپٹس ٹیٹا COPTIS TEETA

تعارف

ہلدی کی مانند ایک بوٹی کی گرہ دار جڑ ہے. مامیراں چینی اس کی بہترین قسم ہے. اس کی جڑ میں جزو موثرہ کے طور پر ۸ فیصد بربرین پایا جاتا ہے.

اس کا پتہ گھرے شگافوں کے ذریعے تین حصوں میں بٹا ہوتا ہے.

جڑ سے ایک ڈنٹھل نکلتا ہے. جس پر تین سفید رنگ کے ڈنڈی دار پھول لگتے ہیں.

مقام پیدائش: چین اور کشمیر میں اچھی قسم کی پائی جاتی ہے۔

رنگ: —— باہر سے زردی مائل اور سیاہی، اندر سے ہلدی جیسی زرد۔

مقدار خوراک: —— ایک ماشہ تا دو ماشہ

ذائقہ: —— تلخ

مزاج: —— گرم تر

افعال و اثرات | غدی اعصابی ہے۔ یعنی غدی محرک۔ اعصابی مقوی اور عضلاتی محلل۔ کیمیائی طور پر رطوبت غریزی پیدا کرتی ہے۔ جس کا دباؤ گردوں کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔

خواص: —— جالی۔ کاسر ریاح۔ مدر بول اور ہاضم۔

فوائد | چونکہ مزاجاً گرم تر ہے۔ اور رطوبت غریزی کو پیدا کرتی ہے۔ اس لئے آنکھوں کی سوداوی سوزش (خشکی سے سوزش) کو بصورت سرمہ ڈالنے سے رفع کرتی ہے۔ ہاضم اور کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے اپھارا بدہضمی کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ جالی ہونے کی وجہ سے خارش۔ دھدر۔ برص کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس طرح اس کا سرمہ آنکھوں کی خارش جالا۔ پھولا اور ناخونہ وغیرہ کے لئے انتہائی مفید ہے اور مدر بول ہونے کی وجہ سے بندش بول کی حالت میں مفید ہے۔

مرچ سیاہ و سفید

نام | (عربی) فلفل اسود (فارسی) فلفل سیاہ۔ فلفل گرد (اردو) کالی مرچ (گجراتی) کالو مرچ (سنسکرت) مروہت (انگریزی) بلیک پیپر BLACK PEPPER

تعارف: —— چنے سے قدرے چھوٹی جھری دار گول تخم ہے جو ایک

بیل دار بوٹی کے گچھوں کی صورت میں لگتی ہے۔ جب پھل ہرے سے لال ہونے لگتا ہے۔ توڑ کر خشک کر لیتے ہیں۔

یادداشت

ذاتی تجربات اور مفردات کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جب سیاہ مرچ کا بیرونی چھلکا اتر جاتا ہے۔ تو وہ سفید مرچ بن جاتی ہے۔ لہٰذا قارئین ایک دوسری کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں۔

رنگ: ـــــ باہر سے سیاہ۔ اندر سے سفید

ذائقہ: ـــــ چرپرا

مقام پیدائش: ـــــ مالابار۔ ٹراونکور۔ کوچ بہار

مقدار خوراک: ـــــ ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک

مزاج: ـــــ گرم تر

افعال واثرات

غدی اعصابی ہیں۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہیں۔ کیمیائی طور پر حرارتِ عزیزی کی پیدائش کے ساتھ ساتھ رطوبتِ عزیزی پیدا کرتی ہے۔ فاضل صفرا کو خارج کرنے میں اول درجہ کی دوا ہے۔

خواص

محرک جگر، مولد صفرا۔ کاسر ریاح۔ قاطع سودا۔ مخرج بلغم مدربول۔ معرق۔ مخرج سنگ و دیگر گردہ مثانہ۔ ملین۔

فوائد

بہت کم ایسی ادویات ہیں۔ جو خالص صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ رطوبت عزیزی بھی پیدا کریں۔ ایسی ادویات ہی جسم سے خوفناک امراض کو دور کر سکتی ہیں۔ مرچ سیاہ بھی ان صفات کی حامل ہے۔

جب جگر گردے ٹھنڈے ہو جائیں، معدہ میں ریاح و ترشی کی زیادتی ہو جائے۔ اور عضلات میں سوزش سے درد ہو تو یہ ایک کامیاب دوا ہے۔ اس

کے علاوہ سوداوی علامات مثلاً یرقان اسود، اپھارا، مالیخولیا، تبخیر، بےخوابی قبض۔ یہی دردوں میں یقینی دوا ہے۔ خشک کھانسی اور غلیظ بلغم کے اور بلغمی بخار کے دفیہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

سنڈھ کے بعد مرچ کا درجہ ہے۔ عموماً سنڈھ کے ساتھ ملا کر استعمال کی جاتی ہے۔ اگر اس کی مدرتاثیر بڑھانا ہو تو اس کے ساتھ نوشادر اور قلمی شورہ ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ جس سے یرقان اصغر چند دنوں کے اندر خارج کر دیتی ہے۔ گرم مصالحہ میں جزو اعظم کے طور پر استعمال کی جاتی ہے عضلاتی تحلیل سے ہونے والے فالج اور لقوی کے لئے بہت اچھی دوا ہے۔

۱/۲ ماشہ کی مقدار میں بہترین ملین ہے۔ زیادہ مقدار میں کھلانے سے پاخانے میں جلن اور بار بار پاخانے آنے لگتے ہیں۔ اور پیشاب بھی زیادہ آنے لگتا ہے۔

بعض اوقات سر سے کسی وجہ سے بال گر جایا کرتے ہیں۔ جو گنج سے ایک علیٰحدہ صورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مرچ کا لیپ کرنا چاہیئے۔ چند دنوں میں بال دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

بعض دفعہ عضلاتی تحریک سے دست آیا کرتے ہیں۔ جس کی علامت یہ ہے کہ دست آنے کے فوراً بعد اپھارا آجایا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں مرچ سیاہ اور سنڈھ ملا کر دو دو ماشہ آدھ آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں فوراً دست اور اپھارا ختم ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی نسخہ جات کا جزو اولین ہے۔

برائے یرقان

ھو الشافی:۔ نوشادر ۲/۱ حصہ، سنڈھ ۲ حصہ، مرچ سیاہ ۱ حصہ

سنا مکی ۵ حصہ، ریوند عصارہ کل حصّوں کا ۸/۱ حصّہ۔
مقدار خوراک:- ۲/۱ ماشہ سے ۲/۱-۱ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی۔

مکڑی کا جالا

نام (عربی) نسج عنکبوت (فارسی) ابرہ کیا (سندھی) مکڑی جو جارو (انگریزی) کاب ویب۔ COBWEB

تعارف مکڑی اس کائنات میں ایک ایسا کیڑا ہے۔ جو اِدھر اُدھر چلنے کے لیے اور اپنے رہنے کے لیے اپنے لعاب سے جالا بناتی ہے۔ اور اسی میں اپنے انڈے دیتی ہے۔ مکڑی کو تو کم استعمال کرتے ہیں۔ البتہ اس کے جالے کو دوا ءً استعمال کرتے ہیں

رنگ:- ——— سفید

مقام پیدائش:- ——— پرانے اور بند کمروں میں۔

مقدار خوراک اندرونی طور پر کم مستعمل ہے۔ اس لیے مقدار خوراک متعین نہیں ہو سکی۔

مزاج:- ——— گرم تر

افعال واثرات غدی اعصابی ہے۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔

خواص:- ——— قابض، مسکن درد ہے۔

فوائد ضماداً گل اعضا کا خون بند کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ نکسیر بند کرنے کے لیے ماتھے پر لیپ اور ناک میں نسوار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ملیریا بخار روکنے کے لیے اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر تو کھلا دیتے ہیں۔ بیرونی طور پر گلے

میں تعویذ بناکر ڈالتے ہیں۔
چونکہ بے ذائقہ ہے اس لئے بچوں کو کونین کی جگہ آسانی سے کھلا سکتے ہیں۔

مکو

نام (عربی) عنب الثعلب (فارسی) روباہ تریک (بنگالی) کاک ماچی (پشتو) کرماچو۔ تیمنکے (ملتانی) کرڈیلوں (سندھی) پٹ پیردں (پنجابی) کانواں کوٹھی۔ گاچ ماچ (اردو) پیلک۔ (انگریزی) سولے نم نائگرم S-NIGRUM

تعارف اس کا پودا نصف گز سے ایک گز تک بلند ہوتا ہے۔ گہرے سبز پتے ہوتے ہیں۔ شاخوں پر سفید نیلگوں سے پھول لگتے ہیں۔ جو شناخت میں بڑی مدد دیتے ہیں۔ شاخوں پر گچھوں کی صورت میں پھول لگتے ہیں۔ جو پختہ ہونے پر قدرے پیلے ہو جاتے ہیں۔ جن میں باریک باریک بیج ہوتے ہیں۔ دیہاتی لوگ اس کا ساگ پکا کر کھاتے ہیں۔

ذائقہ: ———— خام پھل تلخ، پختہ شیریں۔

مقدار خوراک خشک ۳ تا ۶ ماشہ پتوں کا پانی ۴ تا ۵ تولہ عرق مکو ۱۰ تولہ۔

مقام پیدائش ہندوپاکستان کے ہر میدانی علاقہ میں پائی جاتی ہے عام طور پر برسات کے موسم میں زیادہ اگتی ہے۔

مزاج: ———— گرم تر

افعال و اثرات غدی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں سے صفرا کو خارج کرتی ہے۔ اور رطوبت غریزی بڑھاتی ہے۔ جوں جوں

رطوبت عزیزی بڑھتی ہے۔ دماغ واعصاب طاقتور ہو کر صفراء حرارت کی قوت کو توڑ دیتے ہیں۔ خشکی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

خواص رادع۔ محلل اورام۔ مدر بول۔ مسکن حرارت۔ دافع اماس وتہوج۔

فوائد کئی بار پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ کہ ہر حیاتی عضو اپنی کیمیائی تحریک میں اپنی پیدا کردہ خلط کو خون میں جمع کرتا ہے اور وہ اپنی مشینی تحریک میں اسے خارج کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے پیدا ہونے والی علامات کو بھی رفع کرتا ہے۔

یعنی کسی عضو کی کیمیائی تحریک کا علاج اسی عضو کی مشینی تحریک ہے۔ جگر وغدد کی جب کیمیائی تحریک زوروں پر ہوتی ہے۔ تو درج ذیل غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس وقت تک رفع نہیں ہوتیں جب تک جگر کی مشینی تحریک غلبہ نہ پالے۔ غیر طبعی علامات میں یرقان اصفر۔ اماس تہوج۔ ہاتھ پاؤں اور چہرہ کی سوجن۔ تمام جسم کی سوجن۔ صفراوی خارش استسقاء زقی۔ غدودوں کا بڑھ جانا۔ بندش بول۔ تقطیر بول وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے پتوں کو کوٹ کر اور کسی تیل میں گرم کر کے آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگانے سے زخم اور آبلے ختم ہو جاتے ہیں۔

ورم دماغ صفراوی میں سر پر اس کی پلٹس باندھنا نہایت فائدہ مند ہے مکو کا کچا پانی سخت قے آور ہے۔ بعض دفعہ مریض اس سے سخت متنفر ہو جاتا ہے۔ مکو کی جڑ کا جوشاندہ پلانا نیند آور ہے۔

عام طور پر آب مکو اور آب کاسنی سبز مروق ملا کر پلاتے ہیں۔ جو جگر اور گردے۔ انتڑیوں کے اورام کے لئے فائدہ مند ہے۔

مرضم داخلیوں کے استعمال کے لئے آب مکو استعمال کرتے ہیں۔

اس کی تازہ کونپلوں کی بھجیا کھانے سے حرارت اور پیاس کو تسکین ہوتی ہے۔

اور پیشاب بھی کھل کر آنے لگتا ہے۔
عرق مکو اس کا مشہور و معروف مرکب ہے۔

نمک

نام (عربی) ملح (پشتو) مالگہ (بنگلہ) نون (سندھی) لون (مرہٹی) میٹھا (انگریزی) سالٹ SALT

تعارف نمک ایک مشہور عام اور کثیر الاستعمال شے ہے۔ نمک کی کئی اقسام ہیں۔

۱:۔ معدنی نمک مثلاً نمک طعام یا لاہوری نمک، یہ کھیوڑہ ضلع جہلم اور کالا باغ ضلع میانوالی سے عام نکلتا ہے۔ اسی نمک میں شیشہ نمک شامل ہے۔
۲:۔ نباتاتی نمک مثلاً مولی کا نمک اسی طرح دوسری بوٹیوں کے نمک کھائے جاتے ہیں۔
۳:۔ سمندری نمک :۔ یہ نمک ساحلی علاقوں میں سمندر کے پانی کو سورج کی تپش سے خشک کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ اسے سی سالٹ SEA SALT بھی کہتے ہیں

مقدار خوراک ایک ماشہ سے ۴ ماشہ قے لانے کے لئے ۱ تولہ تا ۲ ۱/۲ تولہ

ذائقہ: کھارہ، نمکین

مزاج: گرم تر

افعال و اثرات غدی اعصابی ہیں۔ یعنی غدی محرک اعصابی مقوی اور عضلاتی محلل ہیں۔ کیمیائی طور پر جگر و غدد میں مشینی تحریک پیدا کر کے صفرا کا اخراج کرتے ہیں۔

خواص :۔ ہاضم ۔ مخرج بلغم ۔ محرک غدد ناقلہ ۔ قے آور ۔ دافع ترشی

فوائد کون شخص ہے جو نمک کو روزانہ کسی نہ کسی مرتبہ اور مزے سے لے کر نہیں کھاتا ۔ وہ شعوری اور غیر شعوری طور پر لازمی استعمال کرتا ہے ۔ تو وہ جانتا ہے ہی ۔ مگر جب وہ مولی ، شلغم ، گاجر ، ساگ وغیرہ کھاتا ہے ۔ تو بھی نمک کھاتا ہے ۔ لیکن اس کا شعور نہیں سمجھتا کہ ان میں نمک قدرتی طور پر موجود ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان ہر روز اپنی غذا میں کم و بیش نمک لازمی کھاتا ہے ۔ مگر نمک کے فوائد سے کوئی شخص بھی واقف نہیں ۔

نمک روزانہ استعمال ہونے والی چیز ہے ۔ اس سے ہر فرد و بشر کو پوری واقفیت ہونی چاہیے ۔ کیونکہ اکثر امراض اس کے غلط استعمال سے پیدا ہوتے ہیں ۔ اور رفع بھی کیے جا سکتے ہیں ۔

یاد رکھیں جس چیز کے استعمال کی زندگی اور کائنات میں زیادہ ضرورت ہوتی ہے ۔ اس کو قدرت زیادہ پیدا کرتی ہے ۔ جیسے ہوا ، پانی ، آگ ، لکڑی ، چونا اور نمک وغیرہ ۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت نے نمک کو جمادات ، نباتات ، گوشت اور پانی میں وافر مقدار میں پیدا کیا ہے ۔ جو ذرا سی محنت سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے ۔

جاننا چاہیے کہ قدرت نے دنیا میں دو ہی قسم کی چیزیں بنائی ہیں ۔ ایک کھاری دوسری تیزابی ۔ ان دونوں کے مرکب کا نام نمک ہے ۔ جو قدرتی طور پر کانوں میں پایا جاتا ہے ۔ اور مصنوعی طور پر انسان مختلف چیزوں کے نمک بنا لیتا ہے ۔ مثلاً سوڈیم ، پوٹاشیم ، کیلشیم ، ہڑمہ ، سلفر وغیرہ ۔ اس کے علاوہ سونا ، چاندی ، تانبا ، جست کے بھی نمک بنائے جاتے ہیں جن کے الگ الگ فوائد ہیں ۔ لیکن مجموعی طور پر خواص و فوائد کے لحاظ سے باہم مناسبت رکھتے ہیں ۔ جیسے ہر قسم کی کھاری اشیاء اور تیزابی اشیاء باہم مناسبت رکھتی ہیں ۔

یاد رکھیں ، ہر معالج کو یہ جاننا چاہیے کہ نمک کی ضرورت کیوں ہوتی ہے ۔ خون پر کیمیاوی طور پر اس کا کیا اثر ہے ۔

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ نمک کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب جسم میں رطوبات کی کمی اور خشکی ہو جائے۔ خاص طور پر جب پیاس لگے۔ کیونکہ پیاس ہی ایک ایسی علامت ہے۔ جو یہ بتاتی ہے۔ کہ خون میں رطوبت (لمف) کی کمی ہے۔ نمک کا یہ خاصہ ہے کہ وہ خون میں لمف کو بڑھا کر اعضاء پر گراتا ہے۔

نمک کے استعمال سے پیاس اس لئے زیادہ لگتی ہے کہ وہ پانی کو زیادہ جذب کراتا ہے۔ اور گردوں۔ مثانہ اور جلد کے راستے براہ پیشاب اور پسینہ خارج کرتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے جگر وغدد (گلینڈز) خصوصاً گردوں اور جگر کے افعال تیز ہو جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اس کے کثرت استعمال سے پسینہ پیشاب اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے۔ خون میں چونے اور فولاد کی کمی ہو جاتی ہے۔ دوران خون اور دل سست پڑ جاتا ہے۔ البتہ جب خون کے گاڑھے پن سے دل بیٹھ رہا ہو۔ اور دوران خون رک رہا ہو۔ جیسے عام طور پر ہیضے کے مریض میں پایا جاتا ہے۔ تو اس وقت نمک کا استعمال دوران کو جاری اور دل کی حرکت کو تیز کر دیتا ہے۔

یاد رکھیں اس کے کثرت استعمال سے چہرہ بے رونق۔ بال سفید اور بڑھاپا جلد آتا ہے۔

البتہ جن لوگوں کے گلے پڑے رہتے ہوں۔ ہمیشہ نزلہ بند رہتا ہو۔ خشک کھانسی یا غلیظ بلغم آتی ہو۔ پیاس زیادہ لگتی ہو۔ پیشاب میں جلن رہتی ہو۔ ان کے لئے نمک کا زیادہ استعمال ضروری ہے۔

یورک ایسڈ کی تکلیفیں جن میں سینہ کی جلن۔ دردسر۔ گلے پڑنا۔ جوڑوں میں نقرسی درد۔ گردوں میں درد۔ پتھریاں۔ وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

نمک کے غرارے بدبو دہن۔ گلے پڑنا۔ درد دانت اور مسوڑھوں کے پھوٹنے میں بے حد مفید ہے۔

چونکہ اس میں ایک قسم کی تریاقی صفت پائی جاتی ہے اس لیے زہریلے اجزاء اور جراثیم کو فنا کرتا ہے. محلل ہونے کی وجہ سے تحلل اور ام اور سوزش ہے. اس لیے بیرونی طور پر اس کو تنہا یا کسی دوائیں ملا کر استعمال کرنے سے نئے پرانے اورام. درد. اور نقرسی جوڑوں پر لیپ کرتے ہیں. آنکھوں اور کانوں میں بھی ڈال سکتے ہیں. ناک میں بطور نسوار نوشادر کے ہمراہ استعمال کرنا درد سوداوی کے لیے فوری اثر ہے.

تمام چورنوں اور ہاضم دواؤں میں خصوصیت سے استعمال ہوتا ہے.

یادداشت

چونکہ نمک کا مسلسل استعمال دل میں انتہائی تحلیل اور جگر میں انتہائی تحریک (غدی اعصابی) پیدا کرتا ہے جس سے دل میں انتہائی بے چینی گھبراہٹ اور کمزوری ہو جاتی ہے. ڈاکٹر اس صورت کو ہائی بلڈ پریشر کہتے ہیں. اسی وجہ سے وہ بلا تخصیص ہر قسم کے نمک کو ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو بند کرا دیتے ہیں.

حقیقت یہ ہے کہ نمک خوردنی اگر ہائی بلڈ پریشر پیدا کرتا ہے. تو مولی کا نمک. شلغم کا نمک. جوکھار اور قلمی شورہ جو سرد قسم کے نمک ہیں. ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لیے بے حد مفید و موثر ہیں. اگر یہ نمک نہ مل سکیں تو ان نمکیات کی سبزیاں ہی استعمال جائیں. جن میں مولی، گاجر. شلغم. پالک وغیرہ شامل ہیں.

نوشادر

نام (عربی) ملح النار (سندھی) اچھرو (ہندی) نوسادر (بنگالی) نشیدل (سنسکرت) نرسادر (انگریزی) امونیم کلورائیڈ

AMMONIUM CHLORID

تعارف نمک کی طرح نوشادر بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اکثر کانوں میں قدرتی طور پر بھی ملتا ہے۔ اور مصنوعی بھی بنا لیتے ہیں۔ عام طور پر نوشادر ٹھیکری اور نوشادر ڈنڈا کے نام سے بازار میں ملتا ہے۔

رنگ نوشادر ٹھیکری توڑنے پر دانہ دار سفید سیاہی مائل ڈنڈا ڈلی دار سفید ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲ تا ۸ رتی

ذائقہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شور

مزاج:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گرم تر

افعال و اثرات غدی اعصابی ہیں۔ یعنی غدی محرک، عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہیں۔

خواص محرک جگر۔ جالی۔ دافع سوزش عضلات۔ مخرج صفرا۔ مدر بول۔ ہاضم۔ مسکن۔ قاطع تیزابیت۔ کاسر ریاح

فوائد چونکہ جگر و غدد کے لئے محرک ہے۔ اس لئے جب ان میں سکون اور بلغم کا غلبہ ہو۔ عظم جگر و عظم الطحال کی حالت پیدا ہو چکی ہو۔ ان کے لئے نوشادر کامیاب اور یقینی دوا ہے۔ نالی دار غدد کو تیز کر کے پیشاب لاتا ہے۔ اور سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کرتا ہے۔ محلل عضلات ہونے کی وجہ سے عضلات کی خشکی قلب و عضلات کا سکیڑ اور جسم کے دبلے پن کے لئے ایک کامیاب دوا ہے۔ جسم اور خون میں تیزابیت کا خاتمہ کرتا ہے۔ مسکن اور کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے اپھارا۔ ریح معدہ، درد معدہ کے لئے بھروسہ کی دوا ہے۔ اس مقصد کے لئے حب کبد نوشادری بناتے ہیں۔ بیرونی طور پر مسوں کو گرانے کے لئے ملا کرتے ہیں۔ برص بہق۔ خارش اور گنج پر لگاتے ہیں۔ جالی ہونے کی وجہ سے سرمہ میں ملا کر آنکھ کی اکثر تکالیف جن

میں جالا، پھولا اور خارش قابلِ ذکر ہیں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قانون مفرد اعضائے کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات کا جزوِ اعظم ہے۔

مزاج اطبائے نے اس کو چوتھے درجے میں گرم اور چوتھے درجے میں خشک لکھا ہے۔ حیرت کا مقام ہے کہ یہ ایک شدید قسم کی کھار ہے۔ جو جگر کو تحریک دینے کے ساتھ ساتھ اعصاب کو بھی طاقت دیتی ہے۔ جس سے ایک طرف حرارت غریزی بڑھتی ہے دوسری طرف رطوبت غریزی کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے خشکی کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے حابی ہونے کی وجہ سے گرم خشک کہا گیا ہے۔ تو یہ صحیح نہیں ہے۔ حابی تو تیزابات بھی ہیں۔ وہ سب گرم خشک نہیں ہیں۔

یاد رکھیں کھاریں گرم اور سرد تو ہو سکتی ہے۔ جو سرد خشک سے خشک گرم ہوں گی مثلاً لسی۔ املی آلو بخارہ۔ مالٹا کنوں سرد خشک ترشیاں ہیں۔ ان کے برعکس اچار، ترش آم۔ منقی اور تیزاب گندھک۔ خشک ترشیاں ہیں۔ ان میں تری کا نام نشان بھی نہیں۔

چونکہ نوشادر ایک گرم کھار ہے۔ لہٰذا اس کا مزاج گرم خشک قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ اس کا اصل مزاج گرم تر ہے۔

ہارسنگھار

نام (بنگالی) شیول (گجراتی) پربوٹی (سنسکرت) شیپھال (انگریزی) نائٹ جسمن NIGHT-JASMINE

تعارف پندرہ بیس فٹ اونچا ایک درخت ہے۔ جس کے تنے اور ڈالیوں کی چھال پر سفید رنگ کے نقطے بشکل گاؤزبان کے ہوتے ہیں۔ پھول کی پتیاں سفید اور ڈنڈیاں سُرخ ہوتی ہیں۔ اس کے پھول

شام کو کھلتے ہیں اور صبح کو گر جاتے ہیں۔ اس کے پتے بیج بطور دوا مستعمل ہیں۔ ڈنڈیوں سے کپڑے رنگتے ہیں۔

مقدار خوراک: ایک سے ۲ ماشہ

مزاج: گرم تر

مقام پیدائش: ہند و پاکستان میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ سنٹرل انڈیا کے جنگلات میں ہر جگہ خودرو پیدا ہوتا ہے۔

افعال و اثرات: غدی اعصابی ہیں۔ یعنی غدی محرک۔ اعصابی مقوی اور عضلاتی محلل ہے۔

خواص و فوائد: اس کے پتوں کو ادرک کے پانی میں رگڑ کر دینا پرانے اور کہنہ بخار کے لئے مفید ہے۔ خونی بواسیر کے لئے اس کے پھول کا زلال بے حد مفید ہے۔ تازہ پتوں کا رس شیر خوار بچوں کے لئے بے ضرر مسہل ہے۔ گوندا ور جڑ مغلظ منی ہیں۔ اسی وجہ سے اسے مقوی باہ کہتے ہیں اس کے پتوں کا جوشاندہ مدر بول تاثیر رکھتا ہے۔

ہڑتال ورقیہ

نام: (عربی) زرنیخ طبقی (بنگلہ) ہری تال (انگریزی) ییلو آرسینک سلچی ڈیم YELLOW ARSENIC SULCHIDUM

تعارف اور مزاج: ہڑتال ایک معدنی چیز ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں ا۔ ہڑتال ورقیہ ۲۔ میشانی ہڑتال ۳۔ ہڑتال گئو دنتی جو گندھک کی طرح کانوں سے نکلتی ہے۔ مگر اس کے جوہر میں ارضی مادہ کے ساتھ رطوبت کا اثر بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت نے اسے مٹی سے ہی چمکدار اوراق کی صورت میں پیدا کیا ہے۔ جس ہڑتال میں میشانی نکت اور اوراق کی کمی ہوتی ہے۔

اس میں رطوبت کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضاً
میں مٹیالی ہڑتال کو گرم خشک اور ورقیہ ہڑتال کو گرم تر تسلیم کیا گیا ہے۔

یادداشت

ہر قسم کی ہڑتال کو گرم تر مانتے ہیں۔ اور حکما ہر قسم کی ہڑتال کو گرم خشک
تسلیم کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان کے مختلف مزاجوں نے ہی ان کی مختلف شکلیں عطا کی
ہیں۔ ہڑتال گئودنتی جو رنگت میں بالکل سفید اور اس کی تہوں میں بالکل لچک
نہیں پائی جاتی۔ اس لئے اس میں تری تو نام کو نہیں ہے۔ جہاں تک گرمی کا تعلق ہے۔
ان ارضی اشیا میں پائی جاتی ہے جن میں گندھک وافر مقدار میں ہو۔ ہڑتال ورقیہ اور
مٹیالی ہڑتال میں تو گندھک وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ لیکن ہڑتال گئودنتی میں
گندھک کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اس میں حرارت بھی نہیں ہے۔

چونکہ تجربات و مشاہدات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس میں نہ تری
ہے نہ گرمی۔ لہٰذا اس کا مزاج سرد خشک ہے۔ قانون مفرد اعضاً میں یہی تسلیم
کیا گیا ہے۔

مقدار خوراک — ہڑتال ورقیہ ۲ تا چار چاول۔ ہڑتال مٹیالی ۲ تا ۳ چاول
ہڑتال گئودنتی چار رتی سے ایک ماشہ۔

ذائقہ: ——— تمام اقسام کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

افعال و اثرات — ہڑتال ورقیہ غدی اعصابی یعنی محرک۔ اعصابی مقوی اور
عضلاتی محلل ہے۔ مٹیالی ہڑتال۔ غدی عضلاتی ہے یعنی
غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہے۔ کیمیائی طور پر خون کے قوام کو رقیق کر کے
اس کے اخراج میں مدد دیتی ہے۔ ہڑتال گئودنتی۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی
محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیائی طور پر خون کے قوام کو غلیظ کرتی ہے۔

اور اس کے اخراج میں مانع ہے۔

خواص ہڑتال ورقیہ۔ اکال محلل۔ حابی۔ قاتل کرم شکم۔ مصفی خون۔ مقوی باہ۔ دافع حمیات۔ مقوی اعصاب۔ دافع تعفن۔

فوائد ہڑتال ورقیہ چونکہ اکال محلل اور حابی ہے۔ لہٰذا اس کو زیادہ تر فروح جنبشہ میں تنہا یا مراہم میں استعمال کرتے ہیں۔

مثلاً جب زائد گوشت پیدا ہو جائے۔ جس میں ہر قسم کے مسے بھی شامل ہیں مثلاً بواسیر مسے اور مسوڑھوں میں زائد گوشت پیدا ہو جانا وغیرہ

قروح جنبشیہ میں بعض اوقات کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ہڑتال ورقیہ کو کسی نہ کسی صورت میں ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ بلکہ آنتوں کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

بعض اشخاص کے ایسی جگہ بال ہو جاتے ہیں۔ جو ان کے حسن میں مانع ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہڑتال ورقیہ کو اجزائین میں ملاکر طلا کریں تمام بال اکھڑ جائیں گے اور پھر دوبارہ پیدا نہیں ہوں گے۔

بعض جگہوں کے بال صاف کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا دوبارہ پیدا ہونا بھی صحت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مقامات کے بال صاف کرنے کے لئے ہڑتال کو چونا کے ساتھ ملاکر طلا کرنے سے بال بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ اور دوبارہ بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے فالج کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ خصوصاً دائیں طرف کے فالج کے لئے بہترین دوا ہے۔

خشک دمہ کے مریضوں کے لئے اس کا دھواں تنگئ تنفس فوراً درست کرتا ہے۔ بند بلغم کو رقیق کر کے جاری کرتا ہے۔

دافع تعفن ہونے کی وجہ سے بخاروں خصوصاً کہنہ بخاروں کے لئے فوری اثر ہے۔ دق سل میں اکثر بلغم کے ساتھ خون آیا کرتا ہے۔ ہڑتال ورقیہ خون روکنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

یادداشت

ہڑتال ورقیہ کو عام طور پر کشتہ کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ میرے تجربات میں یہ بات تحقیق ہوئی ہے کہ ہڑتال ورقیہ بغیر کشتہ کے بھی مقررہ مقدار میں مفید و مؤثر ہے۔

جو حکماء اسے دوسری اشیاء کے ساتھ کشتہ کرتے ہیں حقیقت میں ان اشیاء کے اثرات بھی اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں جس سے وہ کشتہ کے اثرات مختلف پاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس کی اصلاح کر دی ہے۔ یہ عمل تو بغیر کشتہ کرنے سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

میرے تجربات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر اسے دو تین گھنٹہ تک رگڑا جائے تو اتنی ہی زیادہ جاذب و مفید و مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

یادداشت کشتہ جات کے بارے میں میں پہلے بھی اسی کتاب میں کسی جگہ لکھ چکا ہوں کہ جو اشیاء پس نہیں سکتیں۔ جن میں لوہا۔ تانبہ۔ چاندی اور دوسری دھاتیں۔ نباتات میں کچلہ۔ مرجان۔ شاخ مرجان۔ بارہ سنگھا وغیرہ انہیں کسی طریقے سے پیسنے کے قابل کر لیا جائے۔ جسے ہم کشتہ کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ جس کی پہچان یہ ہے کہ جب انہیں ایک یا دو فٹ سے گرایا جائے تو غبارے کی طرح اڑنے لگیں۔ بس ان کا کشتہ تیار ہے۔ جو اشیاء بغیر کشتہ کے صرف رگڑنے سے ہی ایسی صورت اختیار کر جائیں۔ انہیں کشتہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان میں سنکھیا۔ ہڑتال ورقیہ شنگرف۔ دار چکنا۔ رسکپور وغیرہ سبھی شامل ہیں۔

ہڑتال ورقیہ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ غدی اعصابی اکسیر میں جزو اعظم کے طور پر شامل کی گئی ہے۔

ہفت برگ

نام :۔ (عربی) ماذریون (لاطینی) میزرین MEZEREON

تعارف

ماذریون تیز اور زہریلے دودھ والی بوٹی ہے۔ اس کے پتے چھوٹے اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں اس کے یہی پتے دوائً مستعمل ہیں۔ اکثر حکمائے کے نزدیک جب تک پتے سبز ہوتے ہیں اس وقت تک انہیں استعمال کرنا چاہیئے۔ زرد ہونے پر زہریلے ہو جاتے ہیں۔

ذائقہ :۔ چرپرا قدرے تلخی مائل۔

مقدار خوراک :۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ۔

مزاج :۔ گرم تر۔

افعال و استعمال

غدی اعصابی ہے یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہیں۔ کیمیائی طور پر صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے۔ نالی دار غدد کو اس حد تک تحریک دیتا ہے کہ صفرا کے شدید اخراج سے قے اور صفراوی دست آنے لگتے ہیں۔

خواص

مسہل صفرا محرک نالی دار غدد۔ مقوی اعصاب۔ شدید مسہل و قے آور حابی۔ مدر بول قاتل کرم شکم۔

فوائد

ہفت برگ کو مسہل قوی ہونے اور پانی کی مانند صفراوی دست لانے کی وجہ سے استسقائے یرقان اور کرم امعاء میں استعمال کرتے ہیں۔ تیز حابی ہونے کی وجہ سے خارش۔ چنبل۔ داد وغیرہ پر مناسب ادویہ کے ساتھ ملا کر لگاتے ہیں محلل عضلات ہونے کی وجہ سے وجع المفاصل کی اس صورت میں مفید ہے۔ جب جوڑوں پر ورم آگیا ہو۔ ایسی صورت میں اسے مسہل مقدار میں کھلاتے ہیں۔

یادداشت

اس کا دودھ سمِ قاتل ہے۔ اور شدید قے آور ہے۔ اس کے استعمال میں لاپرواہی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

ایک واقعہ

ماذریون کے متعلق ملا احمد تبتی کے تاریخ الحکماء میں ایک مریض کا واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک استسقاء ذقی کے مریض کو وہاں کے اطبا نے لا علاج قرار دیکر مایوسی کا اظہار کیا مریض بھی ناامید اور مایوس ہو گیا اور مریض نے فیصلہ کیا کہ اب میں کسی قسم کی دوائی نہیں کھاؤں گا۔ اور نہ کوئی علاج کروں گا۔ اب مجھے میرے حال پر چھوڑ دو جو چاہوں گا کھاؤں گا کیونکہ اب میری چند دن کی زندگی باقی ہے۔ اب میں پرہیز کر کر بھوکا نہیں مروں گا۔ طبیبوں نے علاج بند کر دیا ہے مریض مایوسی کے عالم میں گھر سے باہر نکل گیا اور اور بازار میں گھومنے لگا۔ اسی اثنا میں اس نے خوانچہ فروش کے پاس ٹڈی پختہ کو فروخت ہوتے دیکھا۔ اس نے کچھ ٹڈی خرید لی اور مروجہ طریقہ کے مطابق پکا کر کھا لیا۔ کھانے کے گھنٹہ بعد اس کے پیٹ سے زردی مائل پتلے پانی جیسے متعفن دست شروع ہو گئے۔ جوں جوں دست آتے تھے پیٹ چھوٹا ہوتا جارہا تھا۔ اسے حوصلہ ہوا کہ ٹڈا میرے لئے مفید ہے۔ لہذا اس نے چند دن ٹڈے اور کھائے جس سے مسلسل دست آتے رہے۔ بالآخر مریض کا جسم اور پیٹ دبلا ہو گیا۔ اس طرح مریض کو استسقاء سے مکمل چھٹکارا مل گیا۔

جب مریض مکمل شفایاب ہو گیا۔ تو وہ ان طبیبوں کے پاس گیا اور کہا کہ تم تو میرا علاج نہیں کر سکے قدرت نے میرا علاج خود ہی کر دیا ہے اور اب میں بالکل تندرست ہوں۔ ان طبیبوں نے جنہوں نے اس کا علاج کیا تھا اس سے پوچھا کہ تم نے کونسی دوا کھائی ہے اس نے جواباً کہا میں نے کوئی دوا نہیں کھائی۔ بلکہ میں نے ایک خوانچہ فروش سے چند ٹڈیوں کو پکا کر کھایا ہے جس سے مجھے دست زرد رنگ کے بہت آئے اور اب میں دستوں کے بعد

بالکل تندرست ہوں۔ ایک تحقیقاتی طبیب نے ٹڈیاں فروخت کرنے والے سے پوچھا کہ یہ ٹڈیاں تم نے کہاں سے پکڑی تھیں۔ وہاں کی زمین کیسی تھی کس قسم کی بوٹیاں وہاں اُگی ہوئی تھیں اس نے کہا وہاں ماذریوں کی بہتات تھی۔ اس طرح وہ طبیب راز کو پا گیا کہ چونکہ ٹڈیاں ماذریوں کو کھاتی ہیں اور ماذریوں سے شدید دست آتے ہیں اس لئے مریض نے جب ٹڈیاں کھائیں تو اسے بھی جلاب لگ گئے اور وہ استسقا جیسی خطرناک تکلیف سے نجات پا گیا۔

یاد رکھیں ماذریوں میں قوت اسہال خصوصاً صفراوی اسہال لانے کی بہت زیادہ قوت ہے۔ چنانچہ ایک درم ماذریوں کھلانے سے اتنے دست آتے ہیں کہ روکنے مشکل ہو جاتے ہیں بعض تو دست نہ رکنے کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ طبیب ایک درم میں کھلا کر غلطی کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ ایک درم کا آٹھواں حصہ کھلانا شروع کر دیں روزانہ مریض سے پوچھتے رہیں کہ پاخانہ پتلا اور جلاب کی طرح آنے لگا ہے یا نہیں۔ جب پاخانے پتلے آنے لگ جائیں تو ماذریوں کی مقدار قدرے کم کر دیں تاکہ مسلسل جلاب نہ آتے رہیں اور مریض کمزور نہ ہو جائے۔

چونکہ مخرج صفرا ہے اماس تہوج اور سوجن رفع کرنے کے لئے فوری اثر ہے یرقان اصفر کو دستوں کی راہ چند دن میں خارج کر دیتا ہے۔

چونکہ جالی اور مخرش ہے اس لئے دو چند گندھک کے ساتھ ملا کر دھدر اور چنبل پر ضماد کرنے سے انہیں ختم کر دیتا ہے۔ محلل عضلات ہونے کی وجہ سے اختلاج قلب اور دردِ دل کو نافع ہے۔

انتباہ بعض طبیبوں ماذریوں کی تیزی اور مسہلاً تاثیر دیکھ کر اسے تدبیر کے

کھلانا مناسب نہیں سمجھتے خصوصاً اس کا سمی اور قتال تصور کیا جاتا ہے۔ بعض طبیب تو اسے اصلاح و تدبیر کے بعد بھی کھلانے سے روکتے ہیں۔
لیکن افسوس ایسے طبیب مادریوں وغیرہ کی اصلاح کی ہدایت تو کرتے ہیں۔
لیکن اس کی مقدار خوراک میں کمی نہیں کرتے جو باعث نقصان ہے۔

یاد رکھیں

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کوئی زہر پیدا نہیں کیا ہم اپنی غلطی سے کسی دوا کو زیادہ وزن میں کھلا کر نقصان اٹھاتے ہیں اور اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کی بجائے دوا کو کشتہ یا مدبر وغیرہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ دوا سے جب نقصان ہوتا ہے یا مریض ہلاک ہو جاتا ہے یا تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ تو دوا کو زہر، زہر ہلاہل یا سمی دوا کہنے لگ جاتے ہیں جبکہ یہ دوا کا قصور نہیں ہے دوا تو جتنی مقدار میں دی گئی اس نے اتنی تیزی دکھائی اگر مریض اتنی تیز دوا برداشت نہیں کر سکتا تو اسے مدبر یا کشتہ کرنے کی بجائے کی گنا کم کر کے کھلانا چاہیے۔ بشرطیکہ اس دوا کی مریض کو ضرورت ہو اگر ضرورت نہ ہوئی تو صحیح مقدار خوراک پر بھی نقصان دے گی

یاد رکھیں ہومیو پیتھی میں جتنی تیز اثر ادویہ ہیں وہ سب کی سب طبیبوں کی بتائی ہوئی زہروں سے بنائی جاتی ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ انہیں بے ضرر اور نقصان سے بہتر سمجھا جاتا ہے جو حقیقتاً درست نہیں ہے۔
کیونکہ ہومیو پیتھی دوا چاہیے کتنی ہی کم مقدار میں کھلائی جائے۔ اگر مریض کے جسم کو اس کی ضرورت نہیں تو وہ لازمی کم و بیش نقصان یا تکلیف دے گی۔ چونکہ مسکن اعصاب ہے اس لئے اس کا ذرا سا سفوف مسوڑھوں پر لگانے سے درد دانت رک جاتا ہے

ہلدی

نام (عربی) عروق الصُّفر (فارسی) زرد چوب. بنگلہ ہلٹ (گجراتی) ہلدر. (مرہٹی) ہلدل (کشمیری) لدر، (سندھی) ہیڈ (انگریزی) ٹرمرک TURMERIC

تعارف ایک پہاڑی نباتات کی جڑ ہے۔ اس کی شاخیں تقریباً دو گز لمبی، ہوتی ہیں۔ شاخوں کے سروں پر زرد رنگ کے خوشے لگتے ہیں۔
ہلدی میں گندھک کا جزو کیمیائی طور پر سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ گویا یہ نباتاتی گندھک ہے۔ ہلدی میں ایک قسم کا تیل پایا جاتا ہے، جسے ٹرمرک آئل کہتے ہیں۔

رنگ:۔ زرد ذائقہ:۔ نیم چرپرا خوشبودار
مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ۳، ماشہ مزاج:۔ گرم تر
مقام پیدائش:۔ مدراس، جنوبی ہند، بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان)

افعال و اثرات غدی اعصابی ملین ہے۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل۔ اعصابی مقوی ہے۔ کیمیائی طور پر صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اسے خون سے اخراج بھی کرتی ہے۔ اور اعصاب میں تقویت پیدا کر کے خون میں صالح بلغم بننے کے لیے حالات سازگار کرتی ہے۔

خواص محلل۔ ملین۔ ہاضم۔ کاسر ریاح۔ مصلح۔ گرم مسالہ قائم مقام گندھک

فوائد و استعمال:۔ ایک مشہور کہاوت ہے کہ چوہے کو ملی ہلدی کی گانٹھ۔ وہ بن گیا پنساری۔ اس کہاوت میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ پنساری کی دکان میں اہم شے صرف ہلدی ہی ہے۔ اسی طرح ایک دوسری کہاوت ہے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکڑی، رنگ آئے چوکھا۔ گویا ہلدی ہی ایک۔۔۔

واحد شے ہے جو رنگنے کے کام آتی ہے۔ مثلاً ہانڈی میں مفید ہونے کے ساتھ ساتھ اس کو خوش رنگ بھی بنا دیتی ہے۔ اسی طرح آشوب چشم میں، کپڑا رنگ کر آنکھ پر ڈالتے ہیں۔

اسی طرح "بیاہ شادی" کے موقع پر "دولہا دلہن" کو اس سے تیار شدہ ابٹن مل کر نہلاتے ہیں۔ اس سے جلد خوب صاف ہو جاتی ہے۔ دوسرے رنگت میں ھلکا پن پیدا ہو کر حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

ہلدی ایک مفید و مؤثر ترین شے ہونے کے باوجود عوام اور حکما اسے کچھ اہمیت نہیں دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ نہ صرف غذا کا ایک جزو ہے۔ بلکہ بے ضرر دوا بھی ہے جو ہمارے جسم کو کندن بنانے کا وصف بھی رکھتی ہے۔

یاد رکھیں ہمارے جسم کے نزدیک سب سے زیادہ حیوانی اجسام ہیں مثلاً جانوروں کے گوشت اور ان کے دودھ و انڈے وغیرہ

دوسرے نمبر پر نباتات ہیں۔ جن میں ہر قسم کے اجناس پھل۔ اغذیہ ادویہ وغیرہ ہیں۔ تیسرے نمبر پر جمادات ہیں جو دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ یاد رکھیں گندھک اور اس کے مرکبات جماداتی اشیاء ہیں۔ ان کو مصفیات خون ادویہ میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ کیمیائی طور پر سائنسی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہلدی نباتاتی گندھک ہے۔ اس میں سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ گندھک آملہ سارہ اگر گرم خشک ہے تو ہلدی گرم تر۔ اس لئے ہلدی گندھک سے بھی اعلیٰ ہے دوسرے نباتات ہونے کی وجہ سے اور بھی انسان کے نزدیک ہے۔ اور اس کے لئے مفید و موثر ہے۔

انہی صفات کی حامل ہونے کی وجہ سے سوزشی اورام کو تحلیل کرنے کے لئے پلٹس میں شامل کرتے ہیں۔ جس سے فوراً ورم کے مقام پر سوزش جلن اور ورم میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

گردہ اور پیشاب کی جلن۔ مقعد کی جلن۔ پیچش وغیرہ کے لئے بے نظیر دوا ہے۔
خون کی تیزابیت کی تریاق ہے۔ جسم کے اندر سے سوزاکی مادہ جسکو سائیکوسس
کہتے ہیں۔ اس سے دور ہو جاتا ہے۔

اس قبیل کی دیگر ادویہ جو اس کے ہمراہ یا اس کی مدد کے لئے استعمال کی
جاسکتی ہیں۔ ان میں ملٹھی۔ روغن زیتون۔ گھی۔ شہد۔ نیم بکائن وغیرہ قابل ذکر
ہیں۔ قانون مفرد اعضا میں اسے بہت استعمال کیا جاتا ہے

مرکبات ہلدی

سفوف ہلدی	ھوالشافی:۔ ہلدی ۵ تولہ۔ ملٹھی ۵ تولہ سونف ۵ تولہ سفوف تیار کرلیں۔
مقدار خوراک:۔	دو ماشہ سے تین ماشہ
افعال و اثرات	غدی اعصابی ہیں۔ پرانا نزلہ زکام کھانسی۔ بدہضمی سوزاک۔ نیا پرانا پیچش اور تقطیر بول عسر الطمث وغیرہ کے لئے مفید ہے۔
اکسیر ہلدی	ہلدی تین حصے۔ ریٹھہ ایک حصہ۔ گولیاں بقدر نخود تیار کرلیں۔ مندرجہ بالا علامات کے لئے اکسیر ہے
تریاق اصغر	ہلدی پندرہ حصہ۔ شیر عشر ایک حصہ ملا کر محفوظ کر لیں۔ تپ دق و سل کا تریاق ہے۔
سرمہ ہلدی	ہلدی اور سرمہ سفید ہم وزن لے کر باریک سرمہ کرلیں۔ سوزاکی آنکھ۔ اور سوزشی آنکھ میں بے مثل ہے۔ یہ خوراکی طور پر بھی کھلا سکتے ہیں

ہیلونے

نام	(فارسی)، مارچوبہ (عربی) عودالحیۃ (سندھی)، بھجر بھٹوں (بنگلہ) ناگ دنا (ہندی)، ناگ دون (انگریزی) ARTIMESIA VUGARIS

تعارف نیل کی قسم کے بیجوں والی سہ گوشہ تخمی بنات ہے۔ جس کے پتے چھتے دار، جڑ لمبی اور پھل گول ہوتے ہیں۔ ہر پھل سے تین تین تخم نکلتے ہیں۔ یہی تخم دواءً مستعمل ہیں۔

نوٹ تخم ہلیون تخم آکسن سے ملتے جلتے ہیں۔ بعض لالچی دوکاندار ہلیون کی بجائے تخم آکسن دے دیتے ہیں۔

ذائقہ:۔ ــــــــــ تلخ

رنگ:۔ ــــــــــ بیج سیاہ

مقدار خوراک:۔ ــــــــــ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ

مزاج:۔ ــــــــــ گرم تر

افعال و اثرات غدی اعصابی ہے۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔ کیمیائی طور پر صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کر لی ہے۔

خواص محلل۔ مفتح سدد۔ مدر بول۔ مخرج سنگ گردہ و مثانہ۔ دافع یرقان۔ مخرج صفرا۔

فوائد مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے آنتوں کے سدّوں کو توڑتی ہے۔ محلل ہونے کی وجہ سے جوڑوں کی بستہ رطوبات کو تحلیل کرتی ہے۔ عضلاتی سوزش کو نا صرف تحلیل کرتی ہے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کے مقابلہ میں جسم میں ردِ عمل پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ اس کے استعمال سے بواسیر۔ خارش۔ چنبل اور داد کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

یاد رکھیں عضلاتی تحریک ہی سے مثانہ و گردوں میں پتھریاں ہوا کرتی ہیں۔ ہلیون نہ صرف پتھریوں کو توڑتی ہے۔ بلکہ انہیں خارج بھی کرتی ہے۔

چونکہ جگر کی مشینی تحریک پیدا کرتی ہے۔ جس سے صفرا کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال سے جگر کے سدّے دور ہو کر یرقان چند دنوں کے اندر ختم ہو جاتا ہے۔ مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے وضع حمل میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مشہور ادویہ کے مختلف زبانوں میں نام

کتاب المفردات کی کتب میں مشہور و معروف ادویہ اردو عربی۔ فارسی ، سنسکرت اور انگریزی زبانوں کے ناموں سے مشہور ہیں۔ افادہ قارئین کے لیے چند ادویہ کی فہرست درج کر رہا ہوں۔ تاکہ انہیں حاصل کرتے میں آسانی ہو۔

نام دوا	زبان	نام دوا	زبان
آسگند	فارسی اور مارواڑی زبان کا لفظ ہے پنجابی میں آکسن کہتے ہیں۔	آکھ پرنی	جال گوٹے کی جڑ کو کہتے ہیں۔
		آل	سنسکرت میں لمبے کدو کو کہتے ہیں
آشش	سنسکرت کا لفظ ہے پینے والی شے کو کہتے ہیں مثلاً آشش جو	آنبلی	گجراتی زبان میں املی کو کہتے ہیں
		آنس الارواح	اسطوخودوس
آشش بجگیان	جند بد ستر	آنغر دیا	بھلاوہ
آفتاب گردش	سورج مکھی	آنولہ سار	گندھک آملہ سار
آفتاب پرست	گرگٹ	آورتنی	مرور پھلی
آکاش	سنسکرت میں ابرک کو کہتے ہیں	آدر مالی	یونانی زبان میں شہد کو کہتے ہیں۔
آکاش ماکسی	" " بالچھڑ	آوّل	گجراتی میں آنول کو کہتے ہیں۔
آکرکرا	بنگالی میں عاقر قرحا	آہک	فارسی میں چونے کا نام
آکو	بنگالی میں گنا کو کہتے ہیں۔	آہن	لوہا

نام دوا	زبان
آہی	ہرن
اباذیر	وہ شے جس سے غذا کو خوشبودار بنایا جائے مثلاً گرم مصالحہ کے اجزا لونگ دارچینی زیرہ وغیرہ
ابریمون	ایرسا
ابن الما	مرغابی
ابولاجباد	گندھک
ابوالارواح	پارہ
ابوجہل فاربوزی	ترکی زبان میں ثمرہ یا اندرائن کو کہتے ہیں۔
ابوالحیات	پانی
اجھبتت	سنسکرت میں کلونجی کو کہتے ہیں
اہیینم	سنسکرت میں افیون کو کہتے ہیں
اُم کٹارا	اونٹ کٹارا
اثمد	سرمہ کو کہتے ہیں۔
اجمود	گجراتی میں اجوائن دیسی کو کہتے ہیں
احشاء البطن	پیٹ کے اعضا جس میں معدہ جگر طحال اور انتڑیاں وغیرہ شامل ہیں
احشاء الورک	اس میں مثانہ اور رحم شامل ہیں۔

نام دوا	زبان
ادرک	کچے سونٹھ کو کہتے ہیں۔
اوپیم	انگریزی لغت کا لفظ ہے عرف عام میں افیون کو کہتے ہیں۔
ارنب بری	خرگوش
ارنب بحری	سمندری یا دریائی خرگوش
ارن لوچن	سنسکرت کا لفظ ہے جس کا مطلب کبوتر ہے۔
اریٹھو	مارواڑی میں ریٹھہ کو کہتے ہیں
ازدا	ترکی میں ایلوا یعنی صبر کا نام
ازمالوکس	اجوائن خراسانی
اسپ	فارسی میں گھوڑے کو کہتے ہیں۔
اسپرٹ	شراب مقطر اس کو الکوحل بھی کہتے ہیں اس میں دس فیصد پانی اور نوے فی صد پورے حجم روح شراب ہوتی ہے۔ ایسی شے بے رنگ شفاف سیال ہے اس کی بو خوشگوار اور ذائقہ تیز ہوتا ہے آگ دکھانے سے آسانی جل اٹھتی ہے۔ جلنے کے بعد کچھ باقی نہیں بچتا۔

نام دوا	زبان
اسپرزہ	اسبغول
استخوان	ہڈی یا ہڈیوں کے ڈھانچہ کو کہتے ہیں جن پھلوں کی گٹھلی ہوتی ہے ان کی گٹھلی کو بھی استخوان کہتے ہیں۔
استخوانِ خرما	چھوہارے کی گٹھلی
اسد	شیر کو کہتے ہیں
اسرب	فارسی میں سیسے کا نام ہے
اسقوربدوس	پنیر مایہ شتر اعدال
اشخار	فارسی میں سجی کو کہتے ہیں جو کپڑے دھونے کے کام آتی ہے ایک قسم کی الکلی یعنی کھار ہے۔
اُشنہ	عربی میں چھریلے کا نام ہے۔
اصل الکبر	کبر کی جڑ۔ کبر کی جڑ
اصل العاج	گیلانی نے بیروج الصنم کا نام لکھا ہے
اصل الفلفل	پیپلا مول
اصل السوس	ملٹھی
اصل المرجان	مونگے کی جڑ
اصل اربعہ	چار جڑوں کا نام ا۔ اسود یعنی اجوائن، سونف، خطمی، کریل کی جڑ

نام دوا	زبان
اطموط	ریٹھے۔ سپاری اور مروڑ پھلی کے مجموعے کو کہتے ہیں۔
اعزوس	خرگوش
اقطن	لغت یمن میں مونگ کا نام ہے۔
اقلیمیا	جب سونے چاندی یا سونے اور تانبے کو صاف کرنے کے لئے جب گھلاتے ہیں۔ تو پگھلنے پر ان پر میل آجاتی ہے جو وزنی ہوتی ہے وہ نیچے بیٹھ جاتی ہے اور جو ہلکی ہوتی ہے وہ اوپر آجاتی ہے۔ اوپر والی میل کو عنقودی کہتے ہیں۔ اور نیچے والی میل کو صفائحی عنقودی کہتے ہیں۔ سونے چاندی کی میل کو زیادہ مفید جانتے ہیں۔
اقلیمیائے نحاسی	تانبے کی میل
اقلیمیائے فضی	چاندی کا میل جو کان سے نکال کر پہلی بار پگھلانے سے نکلتا ہے۔
اکلیل آہو	تخم اوٹنگن کو کہتے ہیں۔

اکاس بیل امردیل، افتیمون گرمیوں کے موسم میں۔

برسیم بالوں کے کھیتوں میں خودرو پیدا ہوتی ہے بالوں کی طرح باریک ہوتی ہے۔ جن پودوں پر نشو ونما پاتی ہے انہیں خشک کر دیتی ہے یعنی ان کی غذا خود کھا کر ان کی نشو ونما روک دیتی ہے۔

دوسری قسم بیریوں پر ہوتی ہے رسیوں کی طرح موٹی موٹی ہوتی ہے اس کی بھی جڑ نہیں ہوتی جس بیری پر پہنچ جائے اسے خشک کر کر دیتی ہے

مزاج گرم خشک ہے۔ غدی اعصابی ہے محلل اورام ہے۔ میں اسے گل کیسو کے ساتھ ملا کر عضلاتی غدی و غدی عضلاتی اورام تحلیل کرنے کے لئے پانی میں پکا کر ٹکور کراتا ہوں۔

اگن جو بیر بہوٹی

آل دراز کدو کو کہتے ہیں عربی میں تلخ کدو کو بھی کہتے ہیں۔

الاؤ یونانی میں روغن زیتون کا نام ہے۔

الکلائیڈ ڈاکٹری میں کھاری جوہر کو کہتے ہیں۔

الکلائین کھار کو انگریزی میں الکلائین کہتے ہیں۔

الکلی ڈاکٹری میں کھاری دوا کہتے ہیں۔

الکہل ڈاکٹری اصطلاح میں شراب دوا نشہ کا نام ہے اسے روح الخمر بھی کہتے ہیں۔

یہ زیادہ تر ڈاکٹر ٹنکچر بنانے میں کام آتی ہے۔

عربی زبان میں الکوحل مطلق روح یعنی خالص کو کہتے ہیں جس میں پانی بالکل نہیں ہوتا۔ کم طاقت والی شراب میں ۹٪ پانی ہوتا ہے۔ ریکٹی فائیڈ سپرٹ میں ۱۰٪ پانی ہوتا ہے

اگر اس میں سے ۹٪ پانی اڑا دیا جائے تو باقی خالص الکحل رہ جاتی ہے۔ جو بے رنگ بے بو، فوراً اڑ جانے والا اور نمی کو فوراً جذب کرنے والا سیال ہوتا ہے۔

انارگلی | گل انار

انارگیرا | پوست خشخاش، دُودُھ چونکہ پوست خشخاس کھانسی کو مفید ہے اس لئے اسے انار گیرا کہتے ہیں. اسی نسبت سے اسے عربی میں رمان السعال کہتے ہیں ۔

انار لیسین | سورہ لیسین پڑھا ہوا انار نوروز کے اندر چالیس بار سورہ لیسین پڑھ کر ایک انار پر پھونک مارتے ہیں جو کوئی اس انار کو دوسرے کی شرکت کے بغیر کھائے۔ تمام سال امراض سے محفوظ رہے گا ۔

انسان المآ | بہ اطبائے یونانیوں کے نزدیک ایک دریا حیوان ہے۔ اس کو نبات المائی بھی کہتے ہیں ۔

بعض کا خیال ہے کہ وہ ایک مچھلی ہے جو بحیرہ روم میں پائی جاتی ہے ۔ بہو بہو انسان جیسی ہوتی ہے ۔ کہتے ہیں کہ شام کے سمندر سے ایک مچھلی نکلتی ہے جس کی صورت آدمی جیسی ہوتی ہے اس کے چہرے پر داڑھی بھی ہوتی ہے جو سفید ہوتی ہے. اہل شام اس کو شیخ الیم کہتے ہیں. وہ ایک قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بادشاہ نے پکڑ کر ایک عورت کے ساتھ جلنسی ملاپ کرا دیا جس کے نتیجے میں اس عورت کے ایک لڑکا پیدا ہوا ۔ جب لڑکا جوان ہوا ۔ تو اس لڑکے سے پوچھا گیا کہ تیرا باپ کیا کہتا ہے ۔ اس نے جواب دیا کہ میرا باپ یہ کہتا ہے ۔ کہ تمام حیوانوں کی دم تو پیچھے سے نکلتی ہے ۔ ان لوگوں کی دم چہرے پر کیوں ہے ۔

اہھییں | سنسکرت میں افیون کو کہتے ہیں.

اہھیین بیج | سنسکرت میں خشخاس کو کہتے ہیں

اہلیج اسود | کالی ہریڑ

اہلیج اصغر | ہلیلہ زرد

ابارج | سقمونیا

ایکونائیٹ | میٹھا تیلیا۔ انگریزی میں بچھناگ کہتے ہیں ۔

بزرالرمان انار دانہ، انار کے بیج

بزرالسفندان سرسوں

بزرالسفرجل بہیدانہ

بزرالفجل مولی کا بیج

بزرقطونا اسبغول

بزرالقنب بھنگ کے بیج

بزرالہندبا کاسنی کے بیج

بزعالہ بکری کا بچہ

بسد جڑ مرجان، مونگے کی جڑ اسے اصل المرجان بھی کہتے ہیں ۔

بصل پیاز

بطیخ عربی میں خربوزے کو کہتے ہیں

بغرا خزائن الملوک میں ہے کہ ایک قسم کے آش کا نام ہے ۔

یہ بغرا خان بادشاہ خوارزم کے لئے ایجاد کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ خود بادشاہ خوارزم نے ایجاد کیا تھا ۔

بغرا کا اصل نام بغرا خان تھا جو بعد میں حذف کر دیا گیا ۔ یہ ایک قسم کا پلاؤ ہے جو گوشت چنے ۔ گھی ۔ قند ۔ سرکہ

اور گاجر وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے ۔ ہند پاکستان میں یوں تیار کیا جاتا ہے

ہوالشافی

چنوں کا آٹا مصالحہ کے ساتھ پانی میں پکا کر ایک برتن میں پھیلا دیتے ہیں یا لمبی لمبی بتیاں بنا کر گھی میں تل کر یا گھی اور دہی میں پکا کر شوربہ میں رکھ کر کھاتے ہیں جو نہایت مزیدار ہوتا ہے

بقر عربی میں گائے کو کہتے ہیں ۔

بقلہ ساگ سرسوں یا پالک وغیرہ

بقلتہ الحلبہ میتھی کا ساگ

بگھاری گجراتی میں ہلینگ کا نام ہے

بلخیہ بید مشک، چونکہ ملک بلخ میں بہت پیدا ہوتا ہے اس لئے بلخیہ کے نام سے مشہور ہے

بلسان طبی اصطلاح میں اس سے مراد درخت بلسان ہے اس کی لکڑی کو عود بلسان پھل کو حب بلسان اور اس کے رال یا روغن کو روغن بلسان کہتے ہیں ۔

باد رنجبویہ — یہ نرم ملائم بالدار بوٹی ہے۔ بلی اس کی خوشبو پر عاشق ہے۔ بلی کو جونہی اس کی خوشبو ملتی ہے فوراً اسے تلاش کر کے اس کے ساتھ لوٹ پوٹ ہو جاتی ہے یعنی کھیلتی ہے۔ کبھی اس کے اوپر چڑھتی ہے۔ کبھی اوپر گرتی ہے اس کے ساتھ اس طرح کھیلتی ہے جیسے یہ بھی زندہ ہے اور آگے پیچھے بھاگتی ہے۔ اسی نسبت سے اسے بلی لوٹن بھی کہتے ہیں

بادیاں — سونف کو کہتے ہیں۔

باسکا — بنگالی میں اڑوسہ کو کہتے ہیں۔

باسہ — ہندی میں جدوار کو کہتے ہیں۔

بال جیون — دودھ، چونکہ دودھ کے پینے پر بچوں کی زندگی کا انحصار ہے اس لئے اسے سنسکرت میں بال جیون کہتے ہیں۔

بالسم — روغن بلسان۔ جو درخت بلسان سے حاصل کیا جاتا ہے۔

بام — یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے جو مالش کی دوا کی نشاندہی کے لئے بولا جاتا ہے اس لئے بام مالش کی دوا کو کہتے ہیں۔

ببری — ہندی میں تخم ریحان کو کہتے ہیں

ببول — کیکر کا درخت

ببول زیاس — گوند کیکر

بٹاٹا — انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آلو کے ہیں جو مشہور ترکاری ہے

بجیا — ہندی میں بھنگ کو کہتے ہیں۔

بز — بکری

بروجا — بیروزہ

برڈتا — ابہل

بزرالبنج — اجوائن خراسانی

بزرالبطیخ — خربوزے کا بیج

بزرالبصل — پیاز کا بیج

بزرالحنا — مہندی کا بیج

بلسان پیرو ڈاکٹری میں بالسم آف پیرو کو کہتے ہیں۔

بلسان ہندی گرجن کا تیل چالمرگرے کا تیل

بلیا کھے پنچ مول سنسکرت میں پانچ جڑوں کا نام ہے مثلاً ۱ ہلدی ۲ گلو ۳ مینڈھا سنگی ۴ سیم ۵ پیٹھا کی جڑ

بل پا شان کرناٹکی زبان میں سنکھیا کو کہتے ہیں۔

ملبیلہ بہیڑے کو کہتے ہیں۔

بندق ہندی ریٹھا

بنگ فارسی میں بھنگ اور عربی میں قنب کہتے ہیں۔

بونیمار بگلا۔ یہ زیادہ تر پانی کے کنارے رہتا ہے کہ اسی خوف سے کہ مبادا پانی کم نہ ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ باوجود تشنگی پانی نہیں پیتا۔ بعض کے نزدیک وہ پانی کے کنارے اس لئے رہتا ہے کہ وہ مچھلیوں کا شکار

اسے بآسانی مل جاتا ہے۔

بورہ شکر سرخ اور شکر سفید یعنی کھانڈ کو بھی کہتے ہیں۔

بورکیس سہاگہ، بورک ایسڈ۔ سہاگہ

بوزدان بوزیدان

بوئے جہوداں گوگل

بھط حقیقت میں بھت ہے جو بگڑ کر یہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ یہ ایک قسم کا مریضوں کے لئے کھانا ہے جو چاولوں کو دودھ اور گھی کے ساتھ پکانے سے بنتا جو ہلکا، لذیذ اور ہاضم ہے۔

بھوم چھتر کھنب، کھمبی

بھوم گگل مرہٹی زبان میں بھنبیا گوگل کہتے ہیں۔

بھیم سین سنسکرت میں بھیم سینی کافور کو کہتے ہیں۔

بیخ الجبار جڑ انجبار

بیخ سوسن ایرسا کی جڑ۔ اگر صرف ایرسا لکھا ہو تو اسے

بھی جڑ ایرسا مراد لی جاتی ہے۔

بیخ کبر کربر یا کبریل کی جڑ۔ یہ خودرو جھاڑیں دار پودا ہے اس پر چھوٹے چھوٹے کانٹے لگتے ہیں پھول سرخ پھل کچا سبز اور پختہ میں سرخ ہوتا ہے دیہاتی لوگ اس کا اچار بنا کر کھانے کے ساتھ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔

بیخ جگری ریوند خطائی چونکہ ریوند خطائی جگر جگر کے لئے محرک و مقوی ہے اس نسبت سے اسے بیخ جگری کہتے ہیں۔

بیخ چوب چینی چوب چینی

بیخ کوہی شوکراں۔ اسے اجوائن خراسانی بھی کہتے ہیں۔

بیخ مرجان مونگے کی جڑ

بید انجیر اونڈ یا ہرنولی ہندو پاکستان میں گھروں کھیتوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے اس کے پھل کو تخم اونڈ کہتے ہیں یہی وہ پھل ہے جس میں سے کسٹرائل نکالتے ہیں جو اعلیٰ درجہ کا ملین اور قبض کشا ہے اس کے پتوں کو آگ پر گرم کر کے تیل لگا کر درد اور سوزش والے مقام پر لگاتے ہیں یعنی ٹکور کرتے ہیں ٹکور سے درد اور ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔

بید انجیر خطائی جمالگوٹہ یہ شکل میں تخم اونڈ یعنی ہرنولی کے بیج کی طرح کا ہوتا ہے لیکن تخم اونڈ سے قدرے چھوٹا ہوتا ہے۔ تخم اونڈ بے ذائقہ لیکن جمالگوٹہ چرپرا

یادداشت جمالگوٹہ کی تیزی اور جالی دست آور جالی اور آبلہ انگیز ہے چاول کا آٹھواں حصہ کھانے سے جلاب آور دست لگاتا ہے اکال اور سوزش ناک ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال سے ڈرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے حجگادری قسم کے اطباء بھی اسے مدبر کر کے استعمال کرتے ہیں۔ بعض اس کے پتا کو زہر یلا سمجھتے ہوئے

مدبر کرنے سے پہلے پتا نکالتے ہیں۔ افسوس کہ کوئی طبیب اس کی مقدار خوراک کم کرنے کا سوچتا ہی نہیں بلکہ اسے مدبر یا بریاں کر کے استعمال کرنے کو ترجیح دیتا ہے اسی غلطی کی وجہ سے وہ ہمیشہ نقصان اٹھا کر پریشان ہوتا ہے۔

میں نے آج تک اسے بغیر مدبر اور بغیر بریاں کئے اور بغیر پتا نکالے قلیل مقدار میں کھلا کر ہزاروں، بلکہ لاکھوں بندگانِ خدا کو مستفید کیا ہے۔

میرا حجالگوڑ کا ایک مشہور نسخہ ہے جو ملین اور مسہل بھی ہے بے خطا جلاب آور اور قبض کشا ہے۔

ھوالشافی

نمک خوردنی — مغز حجالگوڑہ

ایک کلو — ۱۰ گرام

پیس کر کیپسول ۵ گرین میں ڈال کر دن میں تین بار کھائیں۔

گردوں کی سوداوی پتھریاں جسے یورک ایسڈ کی پتھریاں بھی کہتے ہیں نکالنے

کے لئے بے ضرر ہے۔

باتیس — مٹھا تیلیا یا بچھناگ

بیل گری — بیل کا گودا

پیت پاپڑا — سنسکرت میں شاہترہ کہتے ہیں۔

پترج — تیزپات کو کہتے ہیں۔

پتھر چٹہ — ایک قسم کی مچھلی کا نام ہے جس کے سر میں سے پتھر نکلتا ہے جسے سنگ سرماہی کہتے ہیں۔

پچلاہا — سپستان، لسوڑیاں

پچوکا — منڈی بوٹی

پپرنی — ڈھاک اس کی گوند کو کمر کس کہتے ہیں۔

پپلی یا پیپل — سیاہ مرچ کو کہتے ہیں۔

پنبہ دانہ — کپاس کا بیج مغز بنولہ

پنج پایہ — کیکڑے کو کہتے ہیں۔ جو سمندری جانور ہے

پنج بیج — سنسکرت میں پنج بیج مراد ہے، مثلاً رائی اجوائن دیسی، زیرہ سفید، تخم خشخاش اور اجوائن خراسانی

اسی طرح

کھیرے کے بیج، ککڑی کے بیج، انار دانہ کنول گٹہ اور کوہنج کے بیج مراد ہے وغیرہ

پنج چھیر درحقیقت اصل لفظ پنج شیر ہے یعنی پانچ قسم کے دودھ۔ یہ لفظ شیر (دودھ) سے بگڑ کر چھیر بنا ہے۔

بڑ یا بوہڑ کا دودھ، گولر کا دودھ پارس، پیپل کا دودھ اور پاکھڑ کا دودھ

پنج سگندھ کافور، مرچ سیاہ لونگ، جائفل اور سپاری۔

پنج لون نمک سانبھر، سہاگہ نمک لاہوری، نمک سیاہ سیندھا لون

پنج لوہ تانبہ۔ رانگ۔ سیسہ کانسی اور فولاد

پنج امرت دودھ، دہی، گھی شہد اور چینی یعنی کھنڈ

پنج مول گوکھرو، سال پرن، پتھون

چھوٹی کٹائی جسے عرف عام میں چھوٹی کٹائی کہتے ہیں۔ بڑی کٹائی جسے اونٹ کٹارا کہتے ہیں۔

پنج مول کے آٹھ دس نسخے لکھے ہیں میں نمونے کے طور پر دو نسخوں پر ہی اکتفا کیا ہے۔

۲۔ گوکھرو۔ جھر بیری (جنگلی بیری) (اندرائن) تمہ کی جڑ، کسوندی، سرس کا پیڑ

پنج موتر ویدک حضرات کی اصطلاح ہے۔ گائے، بھینس بکری، بھیڑ اور گدھی کا پیشاب مراد ہیں۔

پودینہ صحرائی جنگلی پودینہ مشکطرا مشیع

پودینہ کوہی پہاڑی پودینہ

پیاز عنصل پیاز دشتی۔ پیاز جنگلی

تاج الملوک بچھناگ کا پھول

تالیس پترج تالیس پتر کا نام ہے سنسکرت کا لفظ ہے

تاما بنگالی زبان میں تانبے کو کہتے ہیں۔

تباشیر بنسلوچن

تتلی سداب، تین داتی

تخم ترہ تیزک جرجیر، تارا میرا اسوں اس کا تیل سر پر لگایا جاتا ہے۔

تخم بنگ اجوائن خراسانی

تخم خیارین کھیرے اور ککڑی کے بیج

تخم شاہ سپرم تخم ریحان

تخم قنب بھنگ کے بیج

تخم کبکو کالا دانہ

تخم کتان السی کے بیج

تخم مرغ انڈا

تراب عربی میں مٹی کا نام ہے

ترپھلا ویدک اصطلاح ہے جس سے ہڑ، بہیڑا، آملہ مراد ہے بعض طبیب خوشبودار تین کے مجموعہ کو ترپھلہ کہتے ہیں مثلاً جائفل سپاری، لونگ۔ بعض تین میٹھی اشیاء کو ملاکر کہتے ہیں، مثلاً انگور۔ انار۔ کھجور وغیرہ

ترمج تربوز۔ بنگالی زبان کا لفظ ہے۔

ترمیرہ تارا میرا۔ جرجیر

تریاق اینٹی ڈوٹ۔ ضد، تریاق ہر اس دوا کو کہتے ہیں۔ جو زہر کا مقابلہ کرے مثلاً کھارین (الکلی) کا ترشی (تیزاب) تریاق یا اینٹی ڈوٹ ہے

تلخ ہندوانہ کوڑتمے کا پھل۔ اندرائن کا پھل

تمام بتر تیزپات

تمر ہندی املی

تنکار فارسی زبان میں سہاگہ کہتے ہیں۔

توتیا نیلا توتیا شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ توتیا دھواں ہے یا وہ بخارات ہیں جو تانبے کو پتھر سے

جدا کرتے وقت اُٹھتے ہیں جب تانبے کو پگھلاتے ہیں تو کچھ وزنی اور بوجھل مواد نیچے بیٹھ جاتا ہے انہیں اقلیمیا کہتے ہیں۔ یہ سفید توتیا کہلاتا ہے

توتیائے اخضر اور توتیائے سبز

نیلا توتیا

توتیائے ہندی | یہ ہندی زبان کا لفظ ہے اسے بھی نیلا تھوتھا کہتے ہیں

توز | ایک بڑے درخت کا نام ہے اس سے روغن بلسان کی طرح کا ایک روغن نکلتا ہے۔ اس کی گوند کو کہربا کہتے ہیں۔

تیج پات | تیزپات

ٹرپن ٹائین | تارپین کا تیل

ٹنکچر اسٹیل | لوہے کا ٹنکچر

ٹنکچر اوپیائی | افیون کا ٹنکچر

ٹنکچر الیسافیٹیڈا | ہینگ کا ٹنکچر

ٹنکچر کارڈیم | الائچی کا ٹنکچر

ٹینک ایسڈ | مازو کا تیزاب

ٹنکچر ویلیرین | بالچھڑ کا ٹنکچر

ٹنکچر ہائیوسائمس | اجوائن خراسانی کا ٹنکچر

ثدی | پستان۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔

ثریا | عربی میں جھنڈی کو کہتے ہیں۔

ثعلب | لومڑی

ثفل | تہہ نشینی مادہ (تلچھٹ)

ثمر البلادر | بھلاداں

ثوم | عربی میں لہسن کا نام ہے

جاپھل | جائفل

جات پھل | جائفل

جال | پیلو کا درخت۔ بن۔ ہند و پاکستان میں خودرو میدانوں جنگلوں اور سڑکوں کے کناروں پر عام پیدا ہوتا ہے اس کے بہت شیریں اور میٹھا پھل لگتا ہے جسے پیلاں یا پیلو کہتے ہیں۔

جزوِ اعظم بھنگ

جساد زعفران

جفرات گجراتی اور خراسانی زبان میں دہی کو کہتے ہیں جو دودھ کو جاگ لگا کر (ترشی لگا کر) بنائی جاتی ہے۔

جل یہ ہندی اور سنسکرت کا لفظ ہے اس سے مراد پانی ہے۔

جمل عربی میں اونٹ کو کہتے ہیں

جوزبوا جائفل

جوز الطیب جائفل

جوز الماثل دھتورہ کا پھل

جیپال مرہٹی میں جمالگوٹہ کہتے ہیں۔

چار تخم تخم ریحان، تخم کنوچہ اور تخم بارتنگ تینوں برابر برابر تخم اسپغول سب کے برابر۔ اسے چار تخم کہتے ہیں۔

چار دانہ اجوائن دیسی، ہالوں کلونجی اور میتھی۔ اسی طرح ایک اور نسخہ میں یہ چار اجزا ہیں۔ مالکنگنی۔ پنواڑ کے بیج۔ باپچی اور ہالوں یہ برابر وزن استعمال ہوتے ہیں۔

چتر جات چار دواؤں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ مثلاً تج، تیزپات، ناگ کیسر اور الائچی بعض کے نزدیک یہ نسخہ درج ہے۔ الائچی خورد، دارچینی، تیزپات اور ناگ کیسر وغیرہ درج ہے

چندل صندل کا معرب ہے۔ یاد رکھیں صندل سوائے ہندوستان کے کسی ملک میں پیدا نہیں ہوتا۔

چندن ہند و پاکستان میں صندل کے نام سے مشہور ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا خوشبودار مفرح قلب دوا ہے جو لکڑی کی شکل میں ملتا ہے یہ لکڑی بڑی خوشبودار ہوتی ہے، ہندو راجے مہاراجوں کی چتا اس کی لکڑی سے ہی جلائی جاتی ہے۔

چھکنی | نکچھکنی

چھوٹے چنے۔ فارسی میں نخود کو کہتے ہیں۔

چھل چھبیلا چھڑیلا

چھل چھبیرا پنجابی میں چھڑیلا کو کہتے ہیں۔

حب البطم جبة الخضرا

حب البطیخ خربوزے کا بیج

حب الرمان انار دانہ

حب السفرجل بہیدانہ

حب السلاطین جاگوٹہ

حب السودا اسے حبة السودا بھی کہتے ہیں۔
اصلی نام کلونجی ہے

حب العرعر ابہل

حب القرع کدو کے بیج

حب القطن مغز بنولہ

حب القلت بھلاداں

حب الموک جالگوٹے کا نام

حب النیل کالادانہ

حجر | عربی میں پتھر کو کہتے ہیں جیسے خانہ کعبہ کا حجر اسود (کالا پتھر)

حجر الابیض ، سفید پتھر ، سنگ سفید

حجر الاحمر سرخ پتھر

حجر الاعرابی سنگ جراحت

حجر اغاطیس سفید پھٹکڑی

حجر البصری سنگ بصری

حجر السمک سنگ سرماہی

حرمل اسپند کا نام ہے

حشیش | مرطوب علاقوں کی گھاس سے قدرے اونچی گھاس ہے لاہور میں دریائے راوی کے کنارے اور راولپنڈی میں سڑکوں کے اردگرد اور مری کے پہاڑوں پر خودرو پیدا ہوتی ہے دکانوں پر خشک فروخت ہوتی ہے جو گھوٹ کر سردائی کی طرح پی جاتی ہے ہندی میں حشیش قنب کہتے ہیں۔

حلزون | سنکھ۔ بعض کوڈی کو حلزون کہتے ہیں جو اس کی چھوٹی قسم ہے

حلیب | "تازہ دوہا ہوا دودھ

حیہ سانپ

حیات البطن پیٹ کے کیڑے کیچوئے، گنڈوے

جنگلی چوہا، چوہے کی

خارپشت قسم ہے جس کی پشت پر کانٹے ہوتے ہیں اسی نسبت سے اسے خارپشت کہتے ہیں۔

خارخسک گوکھرو عرف عام میں بھکھڑا کہتے ہیں اس پر بھی کانٹے ہوتے ہیں۔

خاکشی خوب کلاں

خایہ ابلیس کرنجوہ

خبث الحدید لوہے کا میل

خبث الذہب سونے کا میل

خبث الرصاص رانگ کا میل

خبث الفضہ چاندی کا میل

خبث النحاس تانبے کا میل

خبز روٹی عربی میں روٹی کو کہتے ہیں

خبز الحمص چنے کی روٹی

خراطین کیچوئے۔ خراطین کے معنی مٹی سے پیدا ہونے کے ہیں۔ چونکہ کیچوے یا گنڈوے نم دار زمین میں پیدا ہوتے ہیں اس لئے انہیں عربی میں خراطین کہتے ہیں

خردل عربی میں رائی کو کہتے ہیں۔

خرما چھوارے کا نام ہے

خرمائے تر تازہ چھوارے۔ نرم چھوارے

خرمہرہ کوڈی۔ کوڈیاں چھوٹی ہوتی ہیں اور بڑی بھی شوقین لوگ گدھوں کی خوبصورتی کے لئے گدھے کے گلے میں ہار کی طرح ڈالتے ہیں اسی نسبت سے اسے خرمہرہ کہتے ہیں۔

خصیۃ الثعلب ثعلب مصری حقیقت میں ثعلب مصری چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں لیکن خصیۃ الثعلب بڑے دانے ہوتے ہیں جو بالکل لومڑی کے خصیہ کی طرح ہوتے ہیں اسی نسبت سے اسے خصیۃ الثعلب کہتے ہیں۔

خنزیر نر سور کو کہتے ہیں جبکہ مادہ

کو خنزیرہ کہتے ہیں۔

خون سیاؤشاں سرخ رنگ کی ڈلیاں ہیں۔ جنہیں دم الاخوائن کہتے ہیں۔ یہ خون بند کرنے کے لئے بے ضرر دوا ہے۔

خیارشنبر املتاس کا نام ہے جو ملین اور قبض کشا ہے پنجاب میں دیہاتی عورتیں ایک دو دن کے بچوں کو پاخانہ لانے کے لئے دیتی ہیں۔

دارشکنہ دارچکنا - دل چکنہ

دارفلفل اس کی جڑ پیپلا مول کہلاتی ہے۔ فلفل دراز بھی کہتے ہیں۔

دال چینی دار چینی

دتورا دھتورے کا نام ہے

دخان دھواں۔ کاجل۔ جب کسی شے کو جلایا جاتا ہے تو اس کا دھواں اٹھتا ہے اگر اس دھوئیں کو چھت وغیرہ پر ٹھنڈا کر کے جمع کر لیا جائے تو وہ کاجل کہلاتا ہے۔

دخان التواریر شیشے کا دھواں جب شیشے کو گلاتے ہیں تو وہ بھٹی کی چھت پر جم جاتا ہے اسے اکثر سرموں میں ملاتے ہیں۔

دخان الکند کندر کا دھواں آنکھ کے امراض میں نافع ہے

دُر موتی کو کہتے ہیں۔

درخت وکریا سرس کا پیڑ

درخت شورہ پیلو کا درخت۔ پیلو کی شاخوں میں دانتوں کو صاف کرنے کی بے حد قوت ہے اس لئے اس کی مسواک کی جاتی ہے۔

دُردی کسی محلول میں غیر حل شدہ مادہ نیچے بیٹھ جاتا ہے وہی دُرد یا دُردی کہلاتا ہے۔

دُریتیم بڑا موتی چونکہ یہ موتی جب سیپی سے نکلتا ہے اس میں صرف ایک ہی ہوتا ہے اسی سے اسے دریتیم کہتے ہیں۔

دس مول یا دش مول | دس لوٹیوں کی جڑوں

کا نام ہے۔ مثلاً۔
۱۔ سال پرنی اسے مرہٹی میں سالوں کہتے ہیں۔ بعض نے جنگلی گانجا بتایا ہے۔
۲۔ پورشٹ پرنی اسے پھتوں بھی کہتے ہیں۔
۳۔ بڑی کٹائی ۴۔ چھوٹی کٹائی اسے بھٹ کٹیا اور ران وانگی بھی کہتے ہیں۔ ۵۔ گوکھرو اسے پنجابی میں بھکڑا کہتے ہیں ۶۔ بیل۔ یہ ایک مشہور پھل ہے جس کا سیب کی طرح مربہ ڈالا جاتا ہے۔ ۷۔ ارنی۔ اسے نگھنڈ پرکاش میں ایرن اور ٹانکل اور نرویل بھی کہا ہے۔
۸۔ ٹین لوٹ ۹۔ پہاڑ مول یعنی کالی پہاڑ
۱۰۔ ستون یعنی کاسمری اسے بعض جگہ گنبھاری بھی کہتے ہیں۔

بعض کتب میں یوں لکھا ہے۔

۱۔ سال پرنی ۲۔ پھتوں ۳۔ چھوٹی کٹائی ۴۔ بڑی کٹائی ۵۔ گوکھرو ۶۔ بیل۔ ۷۔ ارلوسہ ۸۔ کاسمری ۹۔ پاٹل
۱۰۔ ارنی۔

دماغ

عربی میں بھیجا کہتے ہیں۔

دماغ البغل گھوڑے کا بھیجا۔
دماغ الاجاج مرغی کا بھیجا۔
دماغ الدیک مرغے کا بھیجا
دوغ دہی

دھات

وہ ارضی چیزیں جو تیز آگ پر پگھل جاتی ہیں۔ مثلاً سونا۔ چاندی۔ تانبہ۔ قلعی وغیرہ ہندوپاک کے دیہاتی لوگ مٹی کو بھی دھات کہتے ہیں۔

دُہن تیل کا نام ہے۔

دُہن حب سلاطین روغن جماگوٹہ
ڈالیوٹ ایسٹک ایسڈ پانی ملا ہوا سرکہ کا تیزاب
ڈالیوٹ سلفیورک ایسڈ پانی ملا ہوا گندھک کا تیزاب۔
ڈالیوٹ نائٹرک ایسڈ پانی ملا شورے کا تیزاب۔

زرنیخا ہڑتال ورقیہ ۔ زرنیخ
رام تلسی سیاہ پھولوں والی تلسی
زاج ابیض سفید پھٹکری
زلف عروساں ایک روئیدگی ہے جسے قداح مریم کہتے ہیں اس کے پھولوں کی لمبی لمبی بالیں ہوتی ہیں اور وہ باہم ایسی لپٹی ہوتی ہیں جیسے گندھی ہوئی زلف ۔ اسی نسبت سے اہل شیراز اسے زلف عروساں کہتے ہیں ۔
زم زم کیمیاگر پارے کو کہتے ہیں ۔
زنبور بھڑ کا نام ہے
زنبور عسل شہد کی مکھی
زنجار زنگار ۔ اکثر زنگار تانبہ اس سے مراد ہے ۔
زنجار جدید لوہے کا زنگار
زنجبیل عربی میں سونٹھ کا نام
زنجرف شنگرف
زنجفر شنگرف
زہر دارو تریاق ۔ کسی زہر کا تریاق انگریزی میں اینٹی ڈوٹ کہتے ہیں ۔

زیت روغن زیتون
زیرہ کرمان ایران میں کرمان ایک شہر ہے جہاں سے جو زیرہ سیاہ آتا ہے اسے زیرہ کرمانی کہتے ہیں ۔
ژالہ آسمان سے گرنے والی برف جیسے عرف عام میں اولا اور عربی میں ژالہ کہتے ہیں ۔
سائیٹرک ایسڈ ست لیمو ۔ لیمو کا تیزاب
ساگ ایک ترکاری کا نام جو سرسوں شلغم ۔ پالک اور راسوں کی گندلوں اور کچے پتوں کو پکا کر بنایا جاتا ہے ۔ گھی مرچ مصالحہ ملانے سے بڑا لذیذ اور مزیدار بن جاتا ہے ۔ ملین اور قابض کتا ہے ۔ مختلف علاقوں اور ملکوں میں مختلف ناموں سے مشہور ہے ۔ راجپوتانہ دکن میں بھاجی ۔ فارسی میں تره اور عرب میں بقل بولتے ہیں ۔
سہاگ سونے چاندی کو پگھلانے والا مثلاً سہاگہ سونے چاندی قلعی وغیرہ کو پگھلنے میں بہت مدد دیتا ہے ۔

قلمی کرلا کے لگاتے وقت اسے استعمال کرتے ہیں۔

سرطان | جو سمندری پانی میں عام کیکڑے کا نام ہے۔ پایا جاتا ہے

سرکہ ہندی کانجی کا نام ہے

سعفر جل عربی میں بہی کو کہتے ہیں۔

سگ کتے کو کہتے ہیں۔

سلطان الاشجار سرس کا پیڑ

سلفر انگریزی میں گندھک کو کہتے ہیں۔

سلفیٹ آف آئرن ہیرا کسیس

سلفیٹ آف کاپر نیلا تھوتیا

سلفیورک ایسڈ تیزاب گندھک

سلمانی دارچکنا۔

سم الفار چوہے کی زہر۔ یہ لفظ دو کلموں سے مل کر بنا ہے سم بمعنی زہر اور فار بمعنی چوہا اسی نسبت سے اسے سم الفار کہتے ہیں

سنا مکی کی سنا۔

سنبل الطیب بالچھڑ

سنچل لون مارواڑی میں سیاہ نمک

کہتے ہیں۔

سنگ پشت فارسی میں کچھوے کو کہتے ہیں۔ پنجابی لوگ اسے کچھو بولتے ہیں۔ اس کی پشت پتھر کی طرح سخت ہوتی ہے اسی نسبت سے اسے سنگ پشت کہتے ہیں

سنگ جہنم سلور نائٹریٹ کو کہتے ہیں

سنگ خدا ایک مرکب کا نام جس کا نسخہ یہ ہے

ھوالشافی

پھٹکڑی۔ نیلا تھوتیا اور قلمی شورہ ہر ایک ہم وزن سب کو پگلا کر یکجان کر لیں پھر بیسواں حصہ کافور ملا کر بتیاں بنالیں۔ رگڑوں، دہوں کو تحلیل کرنے کے لئے آنکھ اکٹے کر گھساتے ہیں۔ یا چھوتے ہیں۔

سنگ ماہی سنگ سرماہی۔

سوپ صابن

سورج پھل گجراتی زبان میں سورج مکھی کہتے ہیں یعنی یہ اپنا منہ سورج کی طرف رکھتا ہے اسی لئے اسے سورج مکھی کہتے ہیں۔

سرس عربی میں ملمی کے پیڑ کا نام ہے اس کی جڑ کو اصل السوس کہتے ہیں جو ذائقہ میں قدرے شیریں اور نزلہ زکام کھانسی کے لئے ابال کر لیتے ہیں۔

سویق عربی میں ستو کا نام ہے۔

سویق ارز چاول کے ستو

سویق الرمان انار کے ستو

سویق حمص چنے کے ستو

سویق شعیر جو کے ستو

سینا سباری بلوط کا نام

سیکران اجوائن خراسانی

سیماب پارہ

سیماب طبع پارے کی طبیعت والی وہ دوا جو معمولی حرارت سے پارے کی طرح متاثر ہو جائے سیماب طبع کہلاتی ہے۔

سیندھو لون بنگالی اور کرناٹکی میں نمک لاہوری کو کہتے ہیں

شامی اس سے ایک قسم کا کباب مراد ہے جو قیمہ گوشت اور چنے کی دال کے ساتھ یا تنہا ابال کر پیس کر گرم مصالحہ ملا کر گھی میں تل لیتے ہیں یہ کباب بے حد لذیذ ہوتے ہیں

شاہین عقاب۔ باز ایک قسم کا شکاری پرندہ ہے نہایت تیز اور چالاک اور خوشباد جانور ہے۔

شاہین جب شکار کے قریب پہنچتا ہے تو نیچے سے جست لگا کر شکار کو پکڑتا ہے پرندے اسے دور سے دیکھ کر اتنے خوف کھاتے ہیں کہ چھپ جاتے ہیں۔ بعض تو خوف کے مارے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر پاتے باز آ بھی جائے تو بچنے کے لئے پر تک نہیں ہلاتے یہ پرندوں کا بے خوف و خطر شکار کرتا رہتا ہے۔

علامہ اقبالؒ نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔

بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

شب پھٹکڑی

شب احمر سرخ پھٹکری

شب یمانی وہ پھٹکڑی جو یمن کے پہاڑوں سے ٹپک کر جمتی ہے اسے یمن سے حاصل کر کے دوسرے ممالک کو بھیجتے ہیں۔

شبت سوئے سوئے کا ساگ

شب انگیز مقوی باہ ادویہ

شجر موسیٰ موسیٰ کا درخت اسے موسیٰ کا درخت اس لئے کہتے ہیں کہ موسیٰ نے وادی یمن میں کوہ طور کے حوالی میں انوار حق تعالیٰ کی تجلی اس درخت میں دیکھی تھی اسی نسبت سے یہ شجر طور، نخل طور اور شجر موسیٰ کہلاتا ہے

شحم عربی میں چربی کا نام ہے۔

شحم الحنظل اندرائن یعنی تمہ کے اندر کا گودا جو روئی کی طرح نرم ہوتا ہے۔ اس میں بیج شامل نہیں۔

شربت چینی کا شہد کی طرح گاڑھا قوام شربت کہلاتا ہے

طبیب حضرات جڑی بوٹیوں کو پانی میں ابال کر چھن لیتے ہیں اس چھنے ہوئے پانی میں چینی ملا کر قوام کر لیتے ہیں۔ جس چیز کو پانی میں جوش دیا ہوتا ہے اسی کا نام شربت ہے۔

شش پھیپھڑہ

شکر پارہ ایک قسم کا لذیذ حلوہ ہے جیسے سوہن حلوہ کہتے ہیں۔

شکر سفید چینی۔

شلاجیت پنجابی میں سلاجیت کو کہتے ہیں

شنگرف سفید دسکپور کو کہتے ہیں۔

صمغ عربی عربی میں کیکر کی گوند کو کہتے ہیں۔

صندل ابیض صندل سفید

طحال عربی میں تلی کو کہتے ہیں۔

طلا سونا سب دھاتوں سے قیمتی ہے ہر ملک میں اس کی مانگ ہے کسی ملک کی کرنسی کا انحصار سونے پر ہی ہوتا ہے۔

طوتیا نیلا توتیا۔

طبن الحکمت گل حکمت ہے۔

ریاض الادویہ ریاض الادویہ کے مصنف یوں رقمطراز ہیں۔ ایک حصہ کاغذ، ایک حصہ نمک ملا پانی میں بھگو دیں صبح مل کر صاف کر لیں اب چالیس حصہ زرد مٹی باریک کرکے اور چھان کر ملا دیں چوتھا حصہ آدمی کے سر کے بال کتر کر ملا دیں۔ اتنی ہی گھوڑے کی لید پیس کر ملا لیں پھر گولیاں بنا کر خشک کرکے محفوظ کر لیں۔ یہ مٹی کے کرڑے، آتشی شیشی کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھنے کے لئے بہترین لیپ کرتے ہیں

طین ملتانی ملتانی مٹی۔ گاچنی۔ ننھے بچوں کی تختیوں پر لگانے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

عروسک بیربہوٹی

عسل عربی میں شہد کو کہتے ہیں۔

عسل نحل مکھی کا شہد

عشر آک کے پودے کا نام ہے۔

عصارہ الخشخاس افیون

عصارۃ السوس ست ملٹھی

عطارد کیمیا گروں کی اصطلاح میں پارے کو کہتے ہیں۔

عطر جہانگیری یہ گلاب کے عطر کا نام ہے ملکہ نور جہاں نے جہانگیر کے عہد میں ایجاد کیا۔ اسی وجہ سے عطر جہانگیری کہلانے لگا۔

عقاب ایک پرندے کا نام کیمیا گروں کی اصطلاح میں عقاب نوشادر کو کہتے ہیں۔

عقرب بچھو کا نام ہے۔

علق جونک کو عربی میں علق کہتے ہیں یہ جانور جوہڑوں اور تالابوں میں عام پایا جاتا ہے جب گائے یا بھینس یا انسان پانی میں داخل ہوتے ہیں تو چپکے سے چمٹ کر خون پینے یا چوسنے لگتا ہے جب خون سے بھر جاتا ہے تو خود بخود اتر جاتا ہے

طبیب حضرات بیماروں کے پھوڑے پھنسیوں کو ختم کرنے کے لئے جونکیں پکڑ کر لگاتے ہیں۔ جس سے پھوڑے خون کی کمی سے بیٹھ جاتے ہیں۔

ختم شد

تحقیقات تشریح اعضائے انسان
المعروف
اناٹومی و فزیالوجی آف قانون مفرد اعضاء
مصنف: حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانیؒ
تحریک تجدید طب رجسٹرڈ پاکستان کی طرف سے ہر سال فاضل قانون مفرد اعضاء کا امتحان لیا جاتا ہے۔ مگر ابھی تک نصاب نامکمل تھا مجبوراً دوسرے مصنفین کی کتب نصاب میں شامل کی گئی تھیں۔ لیکن یہ مجبوری تھی۔ اب قانون مفرد اعضاء کے تحت اناٹومی و فزیالوجی کی کتاب شائع ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد تحقیقات علم الامراض اور ان کا علاج" کی کتاب شائع ہو رہی ہے۔ جس میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے اسباب علامات اور علاج تفصیل سے دیئے گئے ہیں۔
ملنے کا پتہ
یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں فون ۲۷۷۳
یٰسین طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور